

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 16 فروری 2010ء بمطابق یکم ربیع
الاول 1431ھ، ہجری چار بجکر پینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔
قُلْ أَنْعَلِمُونَ اللَّهَ بِدِينِكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ O
يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا قُلْ لَا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَمَكُم بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ
إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ O إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ۔
(ترجمہ): ان سے کہو کیا تم خدا کو اپنی دینداری جتلاتے ہو۔ اور خدا تو آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں
سے واقف ہے۔ اور خدا ہر شے کو جانتا ہے۔ یہ لوگ تم پر احسان رکھتے ہیں کہ مسلمان ہو گئے ہیں۔ کہہ دو
کہ اپنے مسلمان ہونے کا مجھ پر احسان نہ رکھو۔ بلکہ خدا تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کا راستہ
دکھایا بشرطیکہ تم سچے (مسلمان) ہو۔ بے شک خدا آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے اور جو کچھ
تم کرتے ہو اسے دیکھتا ہے۔ وَآخِرُ الدَّعْوَانَا أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: ’کوئٹہ اور‘: جناب مفتی سید جانان صاحب، سوال نمبر 202۔

* 202 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر ایلیمینٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ہنگو کی تحصیل ٹل کے ہائی وپرائمری سکولوں میں کتنے اساتذہ تعینات ہیں؛

(ب) مذکورہ سکولوں میں خالی آسامیوں کی تعداد کیا ہے، نیز حکومت نے ان خالی آسامیوں کو پر کرنے

کیلئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) ضلع ہنگو کی تحصیل ٹل میں مردانہ ہائی،

مڈل اور پرائمری سکولوں میں 510 اساتذہ تعینات ہیں جبکہ زنانہ ہائی، مڈل اور پرائمری سکولوں میں

126 اساتذہ تعینات ہیں۔

(ب) ضلع ہنگو کی تحصیل ٹل کے سکولوں میں خالی آسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	آسامی کا نام	مردانہ	زنانہ
1	پرنسپل	02	0
2	ہیڈ ماسٹر / ہیڈ ماسٹریس	07	01
3	ایس ایس	08	0
4	ایس ایس ٹی	17	05
5	سی ٹی	0	02
6	اے ٹی	0	04
7	ڈی ایم	0	04
8	پی ای ٹی	0	01
9	ٹی ٹی	0	0
10	قاری	0	0
11	پی ایس ٹی	0	0
	ٹوٹل	34	17

حکومت خالی آسامیوں پر اساتذہ کی تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے، اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کیلئے ای ڈی اوز (ای اینڈ ایس ای) کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ گریڈ پنڈرہ تک آسامیوں پر بلا کسی تاخیر مروجہ قانون کے مطابق تعیناتی عمل میں لائیں گے جبکہ حال ہی میں حکومت نے کنٹریکٹ ایس ای ٹیز کو ریگولرائز کرنے کے احکامات جاری کئے ہیں جبکہ سبجیکٹ سپیشلسٹ کی ریگولرائزیشن 'انڈر پراسس' ہے۔ محکمہ ہڈانے پبلک سروس کمیشن صوبہ سرحد کو ایس ایس ٹی، ہیڈ ماسٹر، ایس ایس اور پرنسپل کی ریگولرائزیشن دی ہے، پبلک سروس کمیشن صوبہ سرحد مذکورہ آسامیاں مشتہر کر چکا ہے، ضروری کارروائی کے بعد انشاء اللہ تقرریاں جلد عمل میں لائی جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، خہ ضمنی سوال پکبنے شتہ دے؟

مفتی سید جانان: جی ضمنی سوال دا دے۔ دلته پہ جز نمبر 5 کبنے دوئی لیکلے دی چہ پہ ضلع هنگو کبنے "تحصیل ٹل کے سکولوں میں خالی آسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے"، دا جی نہہ سکولونہ تول پہ تحصیل کبنے دی او پہ نہہ سکولونو کبنے لکہ دوئی چہ کوم لیککی نو یو ہیڈ ماسٹر نشتہ دے۔ زہ ستاسو پہ وساطت باندے د منسٹر صاحب نہ دا تپوس کومہ چہ آیا دو مرہ لوبے ادارے چہ پہ ہغے باندے د ملک او د قوم پیسے خرچ کیری نو دا بغیر د سربراہ خنگہ چلیری؟ لس سکولونہ او مطلب دا دے چہ پہ یو سکول کبنے ہم ہیڈ ماسٹر نشتہ او لاندے دا لیککی چہ انشاء اللہ د دے تقرری بہ زر تر زہ مونر کوؤ او پہ اخر کبنے جی، یو گزارش کوم، دوئی پہ اخر کبنے لیکلے دی چہ "محکمہ ہڈانے پبلک سروس کمیشن صوبہ سرحد کو ایس ای ٹی، ہیڈ ماسٹر، ایس ایس اور پرنسپل کی ریگولرائزیشن دی ہوئی ہے۔ پبلک سروس کمیشن صوبہ سرحد مذکورہ آسامیاں مشتہر کر چکا ہے، ضروری کارروائی کے بعد انشاء اللہ تقرریاں جلد عمل میں لائی جائیں گی"۔ دا جی، تقریباً د تیر شوے کال نہ یو ملگری دلته دا خبرہ او چتہ کرے وہ خو ہغہ انشاء اللہ تراوسہ پورے روانہ دہ او آئندہ بہ انشاء اللہ تقرری زراوشی۔

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم، سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): مہربانی سپیکر صاحب۔ د سوال پہ جواب کبنے مونر تفصیل ور کرے دے او خنگہ چہ جانان صاحب خبرہ او کرہ نو

پہ توله صوبہ کبے د ہیڈ ماسٹرانو او د سربراہ چہ کوم د هغوی کمے دے ، دا مخکبے ہم ما دلته کبے وئیلے وو چہ دا کمے زمونر سره موجود دے او چونکہ 80% پروموشن دا ډیپارٹمنٹ کوی او 20% کار چہ کوم دے نو هغه د پبلک سروس کمیشن دے ، مونر د خپل حدہ پورے تقریباً چہ پہ صوبہ کبے خومره پوستونہ خالی دی نو پہ هغے باندے مونر خپل ډیپارٹمنٹیل پروموشن کمیتی چہ کومه ده نو هغے پرے خپل کار کرے دے او تقریباً 80% کار پہ هغے باندے پہ توله صوبہ کبے شوے دے او چہ خومره د هیڈ ماسٹرز ، هیڈ میسٹریسز او د پرنسپلز چہ کوم کمے دے نو دا به انشاء اللہ برابر شی۔ ظاھرہ خبره ده سپیکر صاحب ، دا ډیر Lengthy process دے او د بدقسمتی نه د تیر وخت نه دا کمے راروان دے او دا تقریباً د لسو پینخلسو کالو نه راروان دے۔ پہ دے فلور باندے زه دا انفارمیشن ورکومه چہ دا زمونر د حکومت کریڈٹ دے چہ پہ هغے باندے مونر خپل کار او کرو او دا چہ په اخره کبے جانان صاحب کومه خبره او کره ، د پبلک سروس کمیشن چہ کومه Purview ده ، 3747 پوستونہ دن نه تقریباً یو کال مخکبے مونر ورکرے دی نو پہ هغے کبے هغوی ډیر اپوائنٹمنٹس کرے هم دی او اپوائنٹمنٹس په هغے باندے روان دی ، ایس ای تی او ایس ایس ، نو دا هم یو خبره ده چہ دا کوم کنٹریکٹ زمونر سره وو د ایس ایس او ایس ای تی ، په هغے کبے هم مونر تقریباً 1350 پرمنٹ کری دی ، ریگولرائز کری دی۔ د ایس ایس سمری هم انشاء اللہ چیف سیکرٹری صاحب ته تلے ده او زرت زره به هغه ایس ایس هم او کری او دا د هیڈ ماسٹرانو دا خبره چہ کومه ده نو دا به انشاء اللہ زرت زره حل شی ، دا په پراسس کبے ده ، په پائپ لائن کبے ده جی۔

جناب سپیکر: دا پبلک سروس کمیشن تیزی نشی راوستے بابک صاحب؟ دا سکولونہ Basic لږ دغه دی۔ بابک صاحب کا مائیک آن کریں۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: داسے ده جی چہ دا خبره د د هاؤس په نوٹس کبے وی چہ د 2004 نه چہ خومره 'ویکنٹ' پوستونہ وو زمونر سره د پبلک سروس کمیشن د Purview نو د 2004 نه پبلک سروس کمیشن ته تلے نه وو نو دا هم زمونر د حکومت کریڈٹ دے چہ کله مونر راغلو نو 3747 پوستونہ چہ پہ صوبہ کبے

’ویکنت‘ و نو ہغہ مونبر ہلتہ اولیبرل۔ پہ دے ستیج باندے کم از کم مونبر پبلک سروس کمیشن Blame کولے نہ شو چہ ہغے پہ خپل کار کنبے سستوالے کپے دے، دا د پپارٹمنٹ کمزوری وہ او د تیر حکومت کمزوری وہ چہ ہغے ’ویکنت‘ پوسٹونہ ہلتہ لیبرلے نہ وو۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب! زما یو ضمنی سوال دے۔

جناب سپیکر: خو صرف د ہنگو او د تل پہ بارہ کنبے چہ وی، د بل خہ نہ جی؟

مفتی سید جانان: زما خبرہ جی، زما خبرہ جی نیمہ پاتے شوہ۔

جناب سپیکر: جی، مفتی کفایت اللہ۔

مفتی سید جانان: زہ جی دا گزارش کوم چہ دوئ د مونبر تہ دا اووائی چہ د دغہ وخت پورے بہ یو تائم مقررہ شی، دا سیاسی خبرہ نہ دہ، دا د بچو د مستقبل خبرہ دہ جی۔ دا د یو ہنگو مسئلہ نہ دہ، دا د تولے صوبے مسئلہ دہ او بل حکومت چہ راشی نو ہغہ بہ وائی چہ تیر شوے حکومت داسے کپی دی، بیا چہ بل راشی نو ہغہ بہ وائی چہ تیر حکومت داسے کپی دی۔ د دے جی یو حل راو بنکل پکار دی، دا دو مرہ ادارے دی او د لکھونو، کرورو نو خرچے ورباندے کیری نو دا بہ سفارش تہ پرتے وی، مونبر وایو چہ د پبلک سروس کمیشن خودا اندازہ دہ چہ دوہ کالہ پہ پورہ کیدو دی خو تراوسہ پورے ئے خہ نہ دی کپے۔

جناب سپیکر: جی، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ۔ جناب سپیکر، محترم وزیر صاحب نے جواب دیا ہے کہ پبلک سروس کمیشن، تو ایک بات متفقہ ہے کہ پبلک سروس کمیشن کی جو Capacity building ہے وہ بہت زیادہ کمزور ہے اور ہم مسلسل اسی پہ دباؤ دے رہے ہیں۔ پچھلی حکومت بھی ان سے یہی مطالبہ کر رہی تھی کہ اب خالی جگہ جو ہے وہ پر کرے۔ ہمارے بہت زیادہ بچوں کا اور بچیوں کا وقت ضائع ہو جاتا ہے، ان کی وہ Capacity نہیں ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ آپ نے اس Capacity کو کس طرح Build کرنا ہے، یعنی کس طرح اس میں اضافہ کریں گے تاکہ ہمارا یہ مسئلہ حل ہو جائے؟ اور اگر یہی بات کریں گے کہ پچھلی حکومت نے

بھی نہیں کیا اور ہماری حکومت بھی نہیں کر رہی ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم پبلک سروس کمیشن کے بغیر کوئی خالی عہدہ پر نہیں کر سکیں گے۔ وہ بچے جو بغیر استاد کے وہاں بیٹھے ہوئے ہیں، ان کا کیا گناہ ہے؟ گناہ تو ٹیکنیکل طور پر ہوتا ہے، غلطی ہوتی ہے اور اس کا خمیازہ بچوں کو اٹھانا پڑتا ہے۔ ہماری یہ گزارش ہے کہ وہ یہ بتائیں کہ کب تک وہ اس Capacity کو Build کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، سردار بابک صاحب۔ مفتی صاحب! صرف سوال پوچھا جائے، اس پہ اتنی لمبی چھوڑی تقریر زیادہ ٹائم ضائع کرتی ہے۔ جی، بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: بالکل جی مفتی صاحب خود الفاظو بادشاہ دے، مونبر ورتہ خراج تحسین پیش کوؤ خو خنگہ چہ ما ذکر او کرو، دا ہم ز مونبر د حکومت کریڈیت دے، د پبلک سروس کمیشن نن ورخ چہ دہ نو دا مونبر اضافہ پہ ہغے کنبے کرے دہ او امید دے انشاء اللہ ڍید لائن خو، بھر حال ڍیت نہ شم ور کولے، زر تر زره بہ انشاء اللہ دا کمے چہ کوم دے برابر شی۔ بل کریڈیت ز مونبر د حکومت دا دے، خنگہ چہ ما ذکر او کرو نو دا د مفتی صاحب دوئی پہ وخت کنبے چہ کوم ایڈ ہاک او کنٹریکٹ اغستے شوے وو نو دا کریڈیت ہم مونبر تہ راخی چہ ہغہ ٲول ایمپلائز چہ دی نو ہغہ مونبر ٲرمننٹ ٲری دی او د ہغے سرہ ڍیر زیات کمے چہ دے ہغہ مونبر برابر کرے دے جی۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: بابک صاحب! د In time requisition، مخکبے ہم مونبر بار بار وئیلی وو او اوس بیا ہم وایم چہ In time requisition د ستاف کوئی۔ خنگہ چہ د سکول ٲینڈر کیبری نو چہ دا ہم ورسرہ کیبری۔ جی، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، سوال نمبر 377-

* 377 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر برائے ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ایبٹ آباد میں اے ٹی، ٹی ٹی، سی ٹی اور قاری کی پوسٹوں پر بھرتی کیلئے انٹرویوز کیے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) آیا مذکورہ بھرتی یونین کو نسل وائز کی جائے گی یا اوپن میرٹ پر؛

(2) اگر یونین کو نسل وائرز 80% امیدواران کو بھرتی نہ کیا گیا تو آیا اوپن میرٹ پر بھرتی ہونے والے امیدواروں کی دور دراز سکولوں میں حاضری یقینی بنائی جاسکے گی یا پہلے کی طرح سکولز بند رہیں گے؟
جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (1) اے ٹی، ٹی ٹی اور قاری کی تقرریاں اوپن میرٹ پر ہوئی ہیں جبکہ سی ٹی کی تقرریاں 75% بیچ وائرز اور 25% اوپن میرٹ کی بنیاد پر ہوئی ہیں۔ درج بالا پوسٹوں پر یونین کو نسل وائرز بھرتیاں نہیں ہوتیں۔

(2) چونکہ سی ٹی اساتذہ کی بھرتی یونین کو نسل وائرز نہیں ہوئی، لہذا سی ٹی اساتذہ جو کہ 75% بیچ وائرز اور 25% اوپن میرٹ کی بنیاد پر بھرتی ہوئے ہیں اور اپنے فرائض منصبی احسن طریقے سے انجام دے رہے ہیں اور کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ہاں جی۔

جناب سپیکر: بتائیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپلیمنٹری کونسلین یہ ہے اور انہوں نے لکھا ہے کہ سی ٹی، ٹی ٹی اور قاری پوسٹ پر یونین کو نسل وائرز بھرتیاں نہیں ہوتیں بلکہ بیچ وائرز اور اوپن میرٹ پر ہوتی ہیں۔ تو منسٹر صاحب سے میرا سوال یہ ہے کہ اوپن میرٹ اور بیچ وائرز جو بھرتیاں ہوتی ہیں، ان دور دراز علاقوں میں جہاں ان ٹیچروں کو اپوائنٹ کیا جاتا ہے، کیا ان کی یہ Surety ہوتی ہے کہ تین سال تک یا جتنا بھی اس کا وہاں پہ اپوائنٹمنٹ کا ٹرم ہوتا ہے وہ پورا کریں گے؟ عموماً دیکھنے میں آتا ہے کہ جب کسی ٹیچر کی اپوائنٹمنٹ دور دراز ایریا میں ہو جاتی ہے تو وہ ٹرانسفر کیلئے دو مہینے کے بعد، تین مہینے کے بعد شروع ہو جاتا ہے، تو منسٹر صاحب سے میرا ضمنی کونسلین یہ ہے کہ آیا تین سال کا Tenure صوبائی حکومت نے ٹیچر کے ٹرانسفر کیلئے رکھا ہوا ہے، اگر Tenure رکھا ہوا ہے تو کیا اس پر حکومت عمل درآمد بھی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے کہ نہیں؟

جناب سپیکر: جی، قلندر لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ۔ جناب سپیکر، آپ کی وساطت سے میں ان کی اور خاص کر منسٹر صاحب کی توجہ اس طرف لانا چاہتا ہوں کہ جس طرح پی ٹی سی کایونین کو نسل وائرز کوٹہ ہے، اسی طرح اے ٹی، ٹی ٹی اور قاری بھی دینی مدارس کے استاد ہیں اور زیادہ تر ان مقامی مساجد میں امام ہیں۔ جب ان کو دوسری جگہ

اپوائنٹ کیا جاتا ہے تو یہ اسی دن سے اپنے ٹرانسفر کیلئے شروع ہو جاتے ہیں تو پھر سکول بھی خالی ہو جاتے ہیں اور ہم سب لوگ بھی اور پورا سسٹم اس میں ڈسٹرب ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کہتے ہیں کہ یہ بھی لوکل وائرز ہو جائے۔

حاجی قلندر خان لودھی: اس کو بھی یونین کو نسل وائرز کیا جائے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much۔ جناب سپیکر، یہ جواب آیا ہے اور اس میں انہوں نے کہا ہے کہ سی ٹی اساتذہ کو 75% نیج وائرز کرتے ہیں اور 25% اوپن میرٹ پر کرتے ہیں۔ میں چونکہ منسٹر صاحب کی توجہ چاہوں گا اس معاملے پر کہ اگر یہ سی ٹی کی کرتے ہیں تو یہ پی ٹی سی اساتذہ کی انہوں نے نیج وائرز کیوں نہیں کی اور اس کا Background کیا ہے؟ مجھے پتہ ہے کہ ان کا جواب یا یہ کہیں گے کہ یہ اسی طرح ہوتے ہیں اور اسی طرح نہیں ہوتے۔ انہوں نے یہ کہا تھا کہ ایبٹ آباد کے بارے میں پچھلے چھ مہینے ہو گئے کہ 480 پوسٹیں ایبٹ آباد کے اندر خالی ہیں اور اپوائنٹمنٹ کی جتنی کارروائی تھی اور جو طریقہ کار تھا اس کو Adopt کیا گیا، فائنل لسٹ تیار ہوئی تو کچھ لڑکے ہائی کورٹ چلے گئے اور انہوں نے Stay لے لیا۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ ہم پی ٹی سی ہیں اور ہمیں نیج وائرز انہوں نے نہیں کیا، انہوں نے صرف اوپن میرٹ کر لیا، تو میں سمجھتا ہوں کہ ان تین کیدرز کیلئے انہوں تین مختلف پالیسیز بنائی ہوئی ہیں جو ہم نہ سمجھ سکے، یقیناً منسٹر صاحب ضرور سمجھتے ہونگے اور حکومت ضرور سمجھتی ہوگی لیکن نیچے جو ای ڈی اوز صاحبان ہیں اور جو ڈسٹرکٹ لیول پر حکومت ہے، انکو بھی ابھی تک نہیں پتہ، تو میری گزارش ہوگی کہ کیا یہی پالیسی رہے گی تاکہ پانچ سال گزر جائیں اور کسی کو بھی پتہ نہ ہو کہ پالیسی کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر سردار بابک صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، زما یو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ملک قاسم صاحب۔ اودریزہ یو منت۔ جی، ملک قاسم صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: سر زما د منسٹر صاحب نہ ستاسو پہ وساطت باندھے دا کوئسچن دے چہ دا خو Already تریند خلق وی او دا کوم پی تی سی، سی تی او

دغہ خلق چہ دی نو پہ دیکھنے د Written test معیار خہ دے چہ دوئ کوم
Written test اخلی، ہغے کنبے چہ کوم کس انبنلول کوی ڍیر؟

(شور)

جناب سپیکر: جی، سردار بابک صاحب۔

(شور)

مولوی عید اللہ: جناب سپیکر صاحب، اسمیں انہوں نے کہا ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مولوی عید اللہ صاحب! جلدی سے، خالی سوال پوچھا کریں جی۔

مولوی عید اللہ: سوال نمبر 377 میں منسٹر صاحب فرمائیں گے کہ اے ٹی اور ٹی ٹی کے جو اساتذہ ہیں، یہ
مڈل اور میٹرک کے سکولوں تک محدود رکھے گئے ہیں، کیوں نہ ان کی پرائمری سکولوں میں بھی تقرریاں
کی جائیں کیونکہ نرسری سکول میں بچے جب شروع سے اسلامیات پڑھیں گے تو اچھی طرح سے آگے
بڑھ جائیں گے لیکن انہوں نے یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار بابک صاحب، پلیز۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب! داسے دہ چہ مونز سرہ خنگہ چہ دلته،
جس طرح عباسی صاحب نے فرمایا کہ پی ٹی سی ٹیچرز پرائمری سکولوں میں ہوتے ہیں اور ان کیلئے جو معیار
ہے تقرری کا تو وہ یونین کونسل وائز اور اوپن میرٹ ہے ہم کرتے ہیں، تو ٹی ٹی، اے ٹی اور قاری چونکہ ہائی
اور مڈل سکولوں میں ہوتے ہیں اور سی ٹی کیلئے اپنا طریقہ کار ہے اوپن میرٹ کا اور سی ٹی کی جو تقرریاں ہیں
تو وہ 75% نیچ وائز ہیں اور 25% اوپن میرٹ پر ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کے علم میں ہے کہ ہر
یونین کونسل میں، ہر جگہ پرائمری سکول کی تعداد زیادہ ہے اور مڈل اور ہائی سکولوں کی تعداد کم ہے، اسی
حساب سے یہ اپوائنٹمنٹ کا طریقہ ہے۔ اگر ہم میرٹ کو خدا نخواستہ Apply نہیں کریں گے تو میرے
خیال میں یہ سسٹم کامیاب نہیں رہے گا۔ یہ صرف میرٹ کو Maintain رکھنے کیلئے Criteria بنایا گیا
ہے او عید اللہ صاحب چہ کومہ خبرہ او کرہ، قاسم صاحب ہم دا خبرہ او کرہ چہ
ایبت آباد کنبے مونز سرہ اکثر مسئلہ دا وی چہ پہ اکثر و ضلعو کنبے چہ کلہ
مونز د اپوائنٹمنٹ پراسس شروع کرو او چہ یو Applicant ہم کورٹ تہ لارشی
نو ہغہ کیس پہ میاشتو میاشتو پہ کورٹ کنبے چلیبری۔ اوس کہ مونز ہغہ
اپوائنٹمنٹ کو نو دا Contempt of Court کنبے راخی او ہغہ Contempt of Court

Court بیا تصور کیجی۔ دا مونر، تہ یو ڊیرہ لویہ مسئلہ دہ سپیکر صاحب نو دا ستاسو پہ علم کنبے مونر، راوستل غواړو، لکھ اوس ایبت آباد شو یا یو ضلع بلہ داسے دہ، زمونر، ټول سسٹم چہ دے او ټول پراسس چہ دے نو ہغہ بالکل فائنل شوے دے 90 to 99% خو چونکہ ہغہ پہ کورٹ کنبے وی نو ہغوی لہ مونر اپوائنٹمنٹ کولے نہ شو، دیکنبے مونر، بہ ستاسو نہ مدد غواړو کہ پہ ہغے کنبے خہ داسے کیدے شی نو چہ ہغہ ضلعو کنبے مونر، اپوائنٹمنٹ او کړو جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: مفتی سید جانان صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر، میں نے جو ضمنی سوال کیا تھا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہں جی؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں نے جو سوال کیا تھا کہ دور دراز علاقوں میں جو اپوائنٹمنٹس، جناب سپیکر صاحب، جو ضمنی کونسلین میں نے کیا تھا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو Irrelevant لگتا ہے جی، اس کے بارے میں علیحدہ سوال آپ جمع کریں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ حکومت نے جو تقرریاں کی ہیں تو ان لوگوں کو وہاں پر رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ نہیں؟ میں نے یہ کونسلین کیا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کونسلین تو اپوائنٹمنٹ کے بارے میں ہے اور آپ ٹرانسفر کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ دور دراز علاقوں میں جو اپوائنٹمنٹس ہوتی ہیں، وہ لوگ چاہے استانیاں ہوں یا اساتذہ، مہینے دو مہینے کیلئے وہاں پہ کام کرتے ہیں اور اس کے بعد اپنا ٹرانسفر کروانے کی کوشش کرتے ہیں اور سکولوں میں نہیں جاتے ہیں تو سکول بند ہو جاتے ہیں۔ میں نے یہ ضمنی کونسلین کیا تھا منسٹر صاحب سے کہ آیا کوئی Tenure انہوں نے رکھا ہوا ہے ٹرانسفر کیلئے یا جن بندوں کو اپوائنٹ کرتے ہیں تو ان کی حاضری وہاں پہ یقینی بنانے کیلئے کوئی اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی۔ سردار بابک صاحب! خالی Tenure کی بات کریں اور اس کا جواب دیں۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: جی بالکل، Tenure کی پالیسی موجود ہے، جس طرح نلوٹھا صاحب ذکر کر رہے تھے، بالکل اس طرح ہے کہ صوبے کی مختلف کیٹیگری کی پوسٹیں ہیں، بعض پوسٹیں پراونشل کیڈر کی ہیں اور بعض پوسٹیں ڈسٹرکٹ کیڈر کی ہیں۔ اب اس طرح ہوتا رہے گا، اپوائنٹمنٹ میں ہم میرٹ کو نظر انداز نہیں کر سکتے ہیں، اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتے، میرٹ کو ہم نے Follow کرنا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ جن لوگوں کی جہاں پہ بھی اپوائنٹمنٹ ہو جاتی ہے، وہ گھر کے قریب ہو یا گھر سے دور ہو، نوکری تو ان لوگوں کو کرنی ہے، ہم نے بچوں کو اور بچیوں کو پڑھانا ہے اور ان لوگوں کو وہاں پہ جانا ہے۔ رہی بات Tenure کی تو Tenure کی پالیسی میرے خیال میں موجود ہے، اگر ایم پی اے صاحب کو کوئی شک ہو تو بالکل ہم اس کو ڈیٹیل دے سکتے ہیں۔

Mr. Speaker: Next, Mufti Said Janan Sahib, Question No. 382.

* 382 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل ٹل کے سکولوں میں اساتذہ کی تعداد پوری ہے؛
 (ب) اگر (الف) کا جواب نفی میں ہو تو تحصیل ٹل میں تمام اساتذہ کی آسامیوں کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز خالی آسامیوں کے ضمن میں حکومت نے اب تک کیا اقدامات کیے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟
 جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی نہیں۔
 (ب) ضلع ہنگو کی تحصیل ٹل کے سکولوں میں آسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	آسامی کا نام	منظور شدہ آسامیاں		خالی آسامیاں	
		مردانہ	زنانہ	مردانہ	زنانہ
1	پرنسپل بی پی ایس 18	04	0	02	0
2	ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس	08	01	07	01
3	ایس ایس	20	0	08	0
4	ڈی پی ای	02	0	0	0
5	لاسٹریس	01	0	01	0
6	ایس ای ٹی (G)	29	05	09	04
7	ایس ای ٹی (S)	12	01	07	01

0	01	0	01	ایس ای ٹی (T)	8
02	0	11	62	سی ٹی (G)	9
0	0	0	0	سی ٹی (Ind)	10
04	0	04	16	اے ٹی	11
0	0	01	12	قاری	12
04	0	04	16	ڈی ایم	13
01	0	03	13	پی ای ٹی	14
0	0	109	329	پی ایس ٹی	15
0	0	04	16	ٹی ٹی	16
17	35	143	542	ٹوٹل	

محکمہ ہڈانے پبلک سروس کمیشن صوبہ سرحد کو ایس ای ٹی، ہیڈ ماسٹر، ایس ایس اور پرنسپل کی ریکویزیشن دی ہے۔ پبلک سروس کمیشن صوبہ سرحد مذکورہ آسامیاں مشتسر کر چکا ہے، ضروری کارروائی کے بعد انشاء اللہ تقرریاں جلد عمل میں لائی جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، سپلیمنٹری پکبنے شتہ؟

مفتی سید جاناں: او جی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ دا کوم فہرست چہ دوئی را کرے دے نو نمبر 2 کبنے دوئی لیکلے دی چہ منظور شدہ آسامیاں آتھ او ایک نو، دیکبنے جی آتھ مطلب خالی دی او دا دریم نمبر باندے ایس ایس کبنے جی مطلب د دے بیس پوسٹونہ دی او بارہ پہ ہغے کبنے خالی دی۔ لاندے جی پہ چہ نمبر باندے ایس ای تہی چونتیس پوسٹونہ دی او چودہ پہ ہغے کبنے خالی دی او ایس ای تہی کبنے جی تیرہ پوسٹونہ دی او ہغے کبنے نہہ خالی دی۔ بیبا لاندے جی، تیرہ نمبر باندے دی ایم کبنے اکیس پوسٹونہ دی او چار ہغے کبنے خالی دی نو دا جی، کلہ دا شان۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ بابک صاحب! دا چہ دوئی کوم تعداد وائی او ما سرہ دا تعداد خو د دوئی بدل بدل دے۔

مفتی سید حانان: شتہ جی، شتہ جی، تاسو سرہ شتہ جی۔ نہ دا ڊی ایم خومره دی؟
دا ڊی ایم شپارس او چار ٽول بیس دی جی۔

جناب سپیکر: اچھا اچھا۔

مفتی سید حانان: دیکھنے خالی څلور پوستونہ دی، مطلب دا دے ڇہ څلور پوستونہ
دیکھنے خالی دی جی۔

جناب سپیکر: بنہ جی۔ جی، سردار حسین بابک صاحب۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی ظاہر شاہ صاحب! تہ ہم وایہ تہ ڇہ وایئے؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: شکریہ، سپیکر صاحب! ستاسو ڊیرہ مہربانی۔ سر، زمونر ڀہ
دے سکولونو کبنے خو پندرہ سولہ سال او شو ڇہ دا پوستونہ نشتہ پکبنے جی،
او بابک صاحب خو ڀہ هر میتنگ کبنے دا وائی ڇہ دا زمونر کریڈٹ دے، نوزہ
دہ تہ ستاسو ڀہ وساطت سوال کوم ڇہ یو کریڈٹ د دوی بل ہم واخلی او زمونر د
شانگلے سکولونو تہ دا هیڈ ماسٽران، سائنس ٹیچران او ڇہ دا کوم خالی
پوستونہ دی نو دا د ورکری جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: یو سوال تہ ہم راورہ کنہ، د هنگو نہ شانگلے تہ اورسیدو، د دے
ریکارڊ خو هغه سرہ دے وخت کبنے نشتہ کنہ۔ جی، سردار بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: یرہ جی ما خو جانان صاحب تہ د دے سوال پوره
ڊیتیل ورکری وواو ما خو ڀہ تفصیل کبنے هغوی تہ خبرہ او کرہ او هغوی د ایس
ای تیز خبرہ او کرہ، ما خو ڀہ هغه تفصیل کبنے د هغه جواب ورکرو۔ ڀہ هغه
باندمے مونر ڊیرہ حدہ پورے کار کمرے دے او ڊیر زر تر زرہ به انشاء اللہ دغه
برابر شی د دے ڊی ایم او پی ٽی، نو دا ڊسٽرکٽ کیڊر پوستونہ دی، د هغه د
پارہ زمونر ای ڊی او صاحب پراسس روان کمرے دے او انشاء اللہ زر به دغه
باندمے، ظاہر شاہ صاحب ڇہ کومه خبرہ کوی نو دا جی د ٽولے صوبے د پارہ ما
او وئیل ڇہ د هیڈ ماسٽر او د هیڈ مسٽریس ڇہ کومه کمی دہ نو هغه د زر تر زرہ
برابر شی او دا کمی به ہم انشاء اللہ ظاہر شاہ صاحب د ہم ڀہ دے خوشحالہ شی
ڇہ زمونر حکومت به دا کریڈٹ اخلی، انشاء اللہ که خیر وی۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب! سوال نمبر 429۔

* 429 _ جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم ڈیرہ اسماعیل خان نے سال 2002-03 سے لیکر سال 2008-09 تک Petty Repair اور اضافی کلاس رومز کی تعمیر کیلئے اقدامات کیے ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) محکمہ تعلیم ڈیرہ اسماعیل خان نے اب تک Petty Repair کی مد میں ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے تمام سکولوں کو سال 2002-03 تا 2008-09ء سکول وائز کتنی رقوم مہیا کیں؟ حلقہ وائز تفصیل فراہم کی جائے، نیز اضافی کمروں کی مد میں پورے ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کیلئے سال 2002-03 تا 2008-09ء حلقہ وائز کتنے کمرے تعمیر کیے گئے ہیں;

(2) یہ بھی بتایا جائے کہ Petty Repair اور اضافی کمروں کی تقسیم کیلئے معیار کیا رکھا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (1) محکمہ تعلیم ڈیرہ اسماعیل خان نے Petty Repair کی مد میں ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے تمام سکولوں کو سال 2002-03 تا 2007-08ء اچھی خاصی رقم دی تھی، نیز سال 2008-09 میں Petty Repair کی مد سے ای ڈی او (فنانس اینڈ پلاننگ) ڈیپارٹمنٹ ڈی آئی خان براہ راست سکولوں کو رقم فراہم کر رہا ہے اور جو اضافی کمرے سال 2002-03 تا 2007-08ء سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ملے ہیں، وہ باقاعدہ ضرورت مند سکولوں میں تعمیر ہو چکے ہیں۔ سال 2008-09 کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں اضافی کمرے نہیں ملے۔ تفصیل فراہم کی گئی جو اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(2)

2002-03 to 2006-07

Petty Repair Rs. 1750/- per room.
CRS Rs. 1750/- per class room.

2007-08

Petty Repair Rs. 5000/- per room.
CRS Rs. 2000/- per class room.

نیز سال 2008-09 میں Petty Repair کی مد سے ای ڈی او (فنانس اینڈ پلاننگ ڈی آئی خان) براہ راست سکولوں کو رقم تقسیم کر رہا ہے۔ کمرے تقسیم کرنے کا حکومت کا منظور شدہ ایک فارمولہ ہے یعنی 40 طلباء پر ایک کمرہ دیا جاتا ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں میرا سپلیمنٹری یہ ہے کہ جو میٹریل مجھے دیا گیا ہے، وہ میرے خیال میں شاید منسٹر صاحب کے پاس بھی نہ ہوں اور اسی وجہ سے جو ہاؤس ہے، وہ اس کو جواب سمجھنے میں قاصر ہوں گے۔ اس میں سر، میری Observation یہ ہے کہ میں نے ان سے حلقہ وائز ریکارڈ مانگا تھا اور انہوں نے مجھے صرف سکولوں کی تفصیل دی ہے کیونکہ میرے حلقے کو اس میں نظر انداز کیا گیا تھا۔ نمبر 1 میں نے ان سے پوچھا تھا 2002-03 سے 2008-09 تک Petty Repair کی مد میں، یہ لکھتے ہیں کہ Petty Repair کے پیسے جو ہیں، وہ 2008-09 میں ای ڈی او فنانس ڈی آئی خان دے رہا ہے، یہ ایجوکیشن کے پیسے ہیں اور اے ڈی پی ایجوکیشن میں Reflect ہوتے ہیں اور ای ڈی او فنانس اور پلاننگ کا ان پیسوں کے ساتھ کیا کام ہے کہ وہ دے؟ تو میری اس میں یہ گزارش ہوگی کہ تین چار اور بھی اس میں سپلیمنٹری بن رہے ہیں اور نہ اس میں کمروں کا صحیح تعین ہے، اگر یہ کمیٹی کوریفر کر دیں۔
جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان صاحب۔ دا دومرہ لوئے جواب دوئی در کرو او تا سو دے نہ مطمئن نہ بی جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ جواب ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہن غلط دے؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں جو میں نے مانگا ہے، وہ نہیں ہے اور منسٹر صاحب بھی تحقیقات کریں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کہ دومرہ غلط وی نو بیا خو پرے پریویلیج را وری چہ بنہ پورا حساب کتاب ورسره اوشی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں ایسے پورٹنٹ ہیں جو غلط ہیں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، ثاقب اللہ خان صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چکنی: ڊیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، زما د آنریبل منسٹر صاحب نه دوه سپلیمنٹری کوئسچنز دی جی۔ Petty Repair کنبے چه کوم فنڊ ملاویری نو دا ٲولو سکولونو ته ملاویری۔ ورومبے سوال زما دا دے چه زمونڊر دا Observations دی چه بعضے سکولونو ته ڊیر کم ملاویری او بعضے ته ڊیر زیات ملاویری۔ زما دا سوال د آنریبل منسٹر صاحب نه دے چه دا د خه فارمولے تحت کیری که نه Need basis باندے کیری او خنگه ئے کوی؟ دویم سر په ڊیر خایونو کنبے مونڊر کتلی دی چه چرته زیات ملاویری نو هلته ڊیر زیات پرابلمز هم وی۔ داسے کیس هم زما د نظر نه تیر شوے دے چه ٲول Petty Repair په چونه باندے ختم شوے دے او هغه کنبے ما ته چه خومره پیسے ملاؤ شوے وے او خومره چونه شوے وه نو هغه کیری۔ زه د آنریبل منسٹر صاحب نه ٲوس کومه چه د دے یو خل چه تاسو Petty Repair کنبے ور کوئ نو د دے خه میکنزم شته چه هغه چیک شی، Properly د دے Utilization شوے دے او که نه دے شوے؟

جناب سپیکر: جی، جناب سردار بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: مهربانی، سپیکر صاحب۔ مونڊر خو پوره تفصیل سره جواب ور کړے وو خو بهر حال بیا هم چه د آنریبل ممبرانو Observations په دے باندے دی، نور پوره تفصیل مونڊر ور کړے دے۔ Petty Repair د کلاس رومز چه په یو سکول کنبے خومره نمبر کلاس رومز وی د هغه په تناسب سره مونڊر Petty Repair د پارہ ور کوؤ۔ دا مونڊر لیکلے دی د کلاس رومز په سر باندے او پینتو کنبے زه وایم چه مونڊر در کوؤ۔ د کومه پورے چه د Utilization خبره ده نو مونڊر په اول خل باندے او دا هم زمونڊر د حکومت کریڈٹ دے چه پی تی سی چه Parent Teacher Councils چه دے، هغه کنبے مونڊر د جمات پیش امام هم شامل کړے دے، دا د دے د پارہ چه Utilization چه دے یو بر وقت اوشی او بل شفاف اوشی۔ بهر حال زما ٲول آنریبل ممبرانو صاحبانو ته هم دا خواست دے چه خومره فنڊونه مونڊر هلته ریلیز کړی دی نو پکار دا ده چه مونڊر په خپلو خپلو حلقو کنبے هغه سکولونو ته لار شو او د پی تی سی ممبرز سره ملاؤ شو، په هغه پی تی سی ممبرز کنبے او په سکولونو کنبے چه خومره بچیان یا بچی وی، د هغوی

Parents دغه محلہ کبنے معتبر سرے وی، هغه سوشل ورکر، پیش امام او د سکول سربراہ، هیڈ مسٹریس یا هیڈ ٹیچر پکبنے شامل دی۔ زما یقین دا دے چه د هغه نه پس ظاهره خبره ده او زمونر داسے ده چه زه دا نه وایمه چه 100% به دا فنڈ Utilize کیری خو ذمه واری، زما یقین دا دے چه مونر په خپلو خپلو حلقو کبنے خنگه چه پرون تاسو ذکر او کرو نو پکار دا ده چه مونر هلته وزت او کرو او هلته باقاعدہ حاضری چیک کرو او چه دیکبنے خه وی، هلته باقاعدہ رجسٹر پروت وی چه مونر هغه چیک کرو۔ باقی ثاقب خان خبره او کره چه په چونه باندے سیوا پیسے لگیدلے دی نو پکار دا ده چه مونر ټول وزت او کرو چه Utilization صحیح شوه دے او که صحیح نه دے شوه۔ اسرار خان چه کومه خبره او کره، بالکل دا داسے ده چه دا اکاؤنٹ (4) چه ورته وائی نو دا هغه ته ځی او دا د پی تی سی په هره ضلع کبنے د هغه خپل اکاؤنٹ دے او دغه پیسے د هر یو سکول جدا جدا چه خومره اماؤنٹس دی نو د هغوی اکاؤنٹ ته ډائریکټ ځی او هلته ئے Utilize کوی په دغه طریقہ باندے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان۔ تاسو ته درځم۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، ما د میکینزم خبره او کره جی۔ زما خپل سکولونو کبنے داسے کارونه شوی دی لکه چه آنریبل منسٹر صاحب وائی چه مونر دا ذمه واری بالکل اغستے ده، مونر وزتس هم کوؤ جی۔ زه دوه مثالہ آنریبل منسٹر صاحب له ورکومه جی، یو د مسیزو سکول چه هلته سکولونه ایڈیشنل ورکرے شوی دی او بیا کلاسونه دوه ورکرے شوه دی او د هغه کلاسونو Handing and taking over شوه وو۔ زمونر ملکرے دے، د دوئی د سپورٹ مونر د دوئی نه دا طمع لرو چه دوئی به مونر سپورٹ کوی، په هغه مونر انکوائری کبینولہ او هغه انکوائری شوه ده جی خو اوسه پورے چا ایکشن نه دے اغستے۔ بیا سر، داسے په پهنډو کبنے هم کار شوه دے Petty Repairs کبنے، په هغه کبنے ایکشن نه کیری، ډیپارٹمنٹیل دغه کیری۔ زه دا ریکویسټ کوم چه دا میکینزم، د هغه وجه دا ده چه مونر چرته دا خبره، پرون هم دا خبره

شوے وہ کہ چرتہ مونہر خپلہ ذمہ وار شو خو چہ دا 'پراپر' میکنزم جو رشی چہ دا ہم ہغہ سستیم تہ خی چہ پہ ہریو خبرے بانڈے مونہر منسٹیر تہ نہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اسرار اللہ خان صاحب۔ اسرار اللہ خان! ایک بات میں سارے ہاؤس کو ذرا کلیئر کروں، اگر کسی کو سوال کا جواب غلط نظر آیا ہو اور اس میں کوئی غلط بیانی کی گئی ہو تو جواب میں آپ پر یوٹج موشن سیکرٹریٹ کو ضرور کارروائی کیلئے دے دیں اور اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اسمبلی ممبران صاحبان کو غلط معلومات اس وجہ سے فراہم کی گئی ہیں کہ اسمبلی کو دھوکا دیا جائے تو قانون میں اس کی سزا ایک ماہ قید تک ہو سکتی ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ٹھیک ہے سر، تھینک یو۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان! ستاسو جواب کلیئر شو؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہ سر، کلیئر نہ دے۔ زما پکبنے دا ریکویسٹ دے۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ملک صاحب! زما کوٹسچن دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: او دیوہ جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر دیکبنے زما دا ریکویسٹ دے، تاسو وائی چہ یرہ دیکبنے فرق کم دے، دا تاسو او گورنر، زما خیال دے تاسو سرہ ہم دا میتیریل شتہ دے، دوئی خپلہ وائی چہ یرہ 2008-09 چہ کومے پیسے دی نو وائی چہ مونہر سرہ ریکارڈ نشتہ، ای ڈی او فنانس اینڈ پلاننگ مونہر تہ رالیبرلے دے Budget Estimates 2008-09 او برہ ئے پرے لیکلے دی، پی تہی اے 2007-08، نو دوئی تہ زہ خہ او وایم؟ دا Clerical mistake دے سر، اکاون صفحوں کا Clerical mistake ہے۔ اچھا سر، مخکبنے تاسو او گورنر پیج نمبر 51 بانڈے چہ کوم دا کومنتیس اسمبلی تہ راغلی دی، کمپیوٹر پیپر دی او دا چا سائن کری نہ دی نوزہ دا وایم چہ نوروتہ خو ئے ورکے نہ دی۔

جناب عبدالاکبر خان: میرے پاس بھی کاپی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہ دا دوئی Permission اغستے وو او د دے پہ یو دغہ بانڈے خلویبنت زہ روپی لکیدلے دی۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: پچاس ہزار روپی جی۔

جناب سپیکر: پچاس ہزار، دا دومرہ غریب ملک دے، غریبہ صوبہ دہ چہ موڑ تہ او تاسو یو شو کسانو، (سیکڑی صوبائی اسمبلی سے) شو کاپی دوی راوڑے دی او د شو کا پو اجازت مو ورتلہ ور کرے دے؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میری یہ ریکویسٹ ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: د لسو کاپیانو مونڑہ اجازت ور کرے وو۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: اس میں سر، میری یہ ریکویسٹ ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان! تاسو شارٹ کٹ او وائی، تاسو خہ وائی؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، زما پکبنے دا ریکویسٹ دے چہ منسٹر صاحب د دا سوال کمیٹی تہ ریفر کری، ہلتہ بہ ثاقب خان کنبینی او عبدالاکبر خان بہ شی، پہ دیکبنے ڈیر غت اماؤنٹ دے، د اتہاستہ لاکھ نہ شروع شوے دے او اوس تین کروڑ پچیس لاکھ روپی دی او دا دومرہ زیاتے پیسے دی چہ ہیخ حساب ئے نہ وی او مونڑہ تہ خہ رالپری، دا تاسو او گورئ چہ سائن شوے ہم نہ دے۔ دا خو کمپیوٹر پیپرز دی نو دا خو ہر یو Disown کولے شی، تاسو خپلہ دے تہ او گورئ چہ چا سائن کرے دے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب!

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی ملک قاسم خان صاحب، ملک قاسم خان۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریہ، جناب سپیکر۔ منسٹر صاحب خو یو تکرہ منسٹر دے او یو خبرہ ئے او کرہ چہ ایم پی ایز تہ دا، زہ د ہاؤس نہ دا پینتنہ کومہ چہ پہ دیکبنے کوم ایم پی اے با اختیارہ دے چہ ہغہ سکول تہ تلے دے، ہغہ وزب کرے دے او ہغہ رپورٹ ور کرے دے او بیا پہ ہغے باندے عمل شوے دے؟ بلکہ زمونڑ پہ نوٹس کبنے خو دا دہ چہ ای ڈی اوز راغوبنتی شوے وو چہ دا ایم پی ایز بہ نہ منی، دا زہ ثابتولے شم دلته کبنے چہ یو ایم پی اے د دلته کبنے او بنائی چہ ہغہ با اختیارہ وی۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی سردار بابک صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: چہ ہغہ سکول تہ تلے وی، رپورٹ ئے کرے وی او پہ ہغے عمل

شوی وی؟ (تالیاں)

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب! داسے دہ، زما یقین دا دے چہ Relevant Question اوشی نو دا خبرہ جی، چہ زمونر دیپارٹمنٹ دومرہ تیارے کرے دے او دومرہ تفصیل کنبے مونر جواب ور کرے دے او دہغے باوجود چہ مونر ریکویسٹ کرے وو چہ پہ دے باندے توپل خرچہ ایک لاکھ پچاس ہزار روپی راخی نو مونر پہ Permission باندے داسے کرے وو چہ دس/ گیارہ کاپیانے مونر راوڑے دی دلته خوبیا ہم کہ اسرار خان د دے سوال نہ مطمئن نہ دے او دوی دا غواڑی چہ دا سوال د کمیٹی تہ لارشی نو بیشکہ ماتہ پرے ہیخ اعتراض نشته دے، لارشی کمیٹی تہ۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 429 asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Mr. Zamin Khan Sahib, Question No. 293.

* 293 _ جناب محمد زمین خان: کیا وزیر و رور کس اینڈ سروسز راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور میں سرکاری اہکاروں کی رہائش کیلئے مختلف کالونیاں موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان کالونیوں کی مرمت کیلئے سالانہ بنیادوں پر ٹینڈر طلب کیے جاتے ہیں؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سال 2002 تا 2008 جن ٹھیکیداروں نے

ٹینڈر میں حصہ لیا، ان کے نام، ٹینڈر جن اخبارات میں مشتمل کیا گیا، ان اخبارات کے نام اور ٹینڈر کس

ریٹ پر دیا گیا اور کس کے ٹینڈرز مسترد کیے گئے، ان کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (جواب وزیر قانون نے پڑھا) (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جن ٹھیکیداروں نے 2002 تا 2008 ٹینڈروں میں حصہ لیا ہے، ان کے نام اور ریٹ کی تفصیل فراہم کی گئی، جبکہ مسترد شدہ ٹھیکیداروں کے نام اور تفصیل بھی فراہم کی گئی۔ تمام ٹینڈرز روزنامہ مشرق اور آج میں منتشر کیے جاتے ہیں۔ تفصیلات اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔
جناب سپیکر: خہ سوال پکبنے شتہ؟

جناب محمد زمین خان: جی پہ دیکبنے زما یو گزارش دے۔ ما پہ خپل کوئسچن جز نمبر (ج) کبنے چہ کوم تپوس کرے وو: "اگر جز (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سال 2002 تا 2008 جن ٹھیکیداروں نے ٹینڈر میں حصہ لیا ان کے نام، ٹینڈر جن اخبارات میں منتشر کیا گیا، ان اخبارات کے نام اور ٹینڈر کس ریٹ پر دیا گیا اور کس کے ٹینڈرز مسترد کیے گئے، ان کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟" نو جناب والا، د دے جواب نہ زہ مطمئن نہ یم جی او د دے پہ ثبوت کبنے دے جواب سرہ چہ کوم تفصیل دے نو پہ دیکبنے پہ صفحہ نمبر 3 باندے پہ کرورونو روپی د دے سرکاری کورونو د تزیں و آرائش پہ مرمت باندے لگی نو دا د یو خو خلقو جیونو تہ غی۔ دا پہ صفحہ نمبر 3 کبنے کہ تاسو او گورئی نو دا د گلشن رحمان کالونئی تیندر دوئی نہ کوی او دوئی پہ خپلہ مرضی باندے خلقو لہ ورکوی او د ہغے ثبوت د دوئی نہ دا یو غلطی شوے دہ او بنہ دہ راغلی دہ جی۔ دا کہ تاسو او گورئی۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہ دیکبنے ضمنی کوئسچن ستاسو خہ دے جی، شارٹ کت ضمنی سوال او کرہ؟

جناب محمد زمین خان: دا سر زہ یو وضاحت کول غوارم، کہ تاسو او گورئی جی، چار نمبر تہ راشی پہ صفحہ نمبر 3 باندے د دان الیکٹرک ریٹ 5% Above دے او پہ دے چار نمبر کبنے خان گل چہ دے نو د ہغہ ریٹ 7% کم دے خودائے ورکرے دے 7% Above والا تہ، حالانکہ د 5% والا ریٹ کم وو، پکار دہ چہ دا تیندر دہ تہ ملاؤ شوے وے خودے خائے کبنے ئے اضافی ریٹ والا تہ ورکرے دے نو داسے Irregularities شوے دی چہ ریٹ د یو کم دے او دا تیندر ئے بل سری لہ ورکرے دے نو دا کوئسچن د کمیٹی تہ واستولے شی چہ د دے معلومات اوشی۔
جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، پہ دیکھنے تاسو اوگورئ واضحہ فرق دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان کامائیک آن کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: تاسو جی دا اوگورئ، پہ دیکھنے ئے لیکلے دی چہ 5% above، بل دے 2.6% Above، بل 10% Above، نو 7% تہ خنکھ ور کپے شو؟ دیکھنے دا د 7% نہ کم شتہ دے۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، پیر صاحب، پیر صابر شاہ صاحب، صرف ضمنی سوال، خالی سوال پوچھیں جی۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر صاحب! ایک جوٹینڈرز ہوئے تو زیادہ ریٹ والے کو دیا گیا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: پیر صابر شاہ صاحب کامائیک آن کریں۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر! ایک اس میں یہ پہلو ہے کہ ٹینڈر دینے میں وہ قواعد سامنے نہیں رکھے گئے یا Favouritism ہوئی ہے لیکن اس میں سب سے اہم بات جو دیکھنے کی ہے کہ یہ ترین و آرائش پر، جناب سپیکر، یہاں پر آپ دیکھیں کہ جو تفصیل دی گئی ہے، رحمان بابا کالونی تین لاکھ سترہ ہزار، چار لاکھ ساٹھ ہزار، ایک لاکھ اسی ہزار۔ دوسری کالونی میں تین لاکھ اکتالیس ہزار اور آگے چل کر یہ کوئی بارہ لاکھ، تین لاکھ بیس ہزار اور یہ نولاکھ، بارہ لاکھ، آٹھ لاکھ، جناب سپیکر، اب یہ بارہ لاکھ ہشتنگری گیٹ گارڈن پشاور اور ڈبگری گارڈن جو ہے، وہ پانچ لاکھ ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس میں کونسیں بتائیں جی، ضمنی کونسیں کیا ہے؟

سید محمد صابر شاہ: اس میں کونسیں یہ ہے کہ میں اس بات کی ضرورت محسوس کرتا ہوں کہ آپ ایک کمیٹی بنائیں تاکہ ہم وزٹ کریں کہ واقعی یہ پیسہ وہاں پر خرچ ہوا ہے یا نہیں؟ کیونکہ کہیں پر بائیس ہزار روپے ہے، کہیں پر پچاس ہزار اور کہیں بارہ لاکھ روپے۔ ترین و آرائش پر اگر یہ لاکھوں روپیہ اس طرح لٹایا جاتا ہے اور یہ ہاؤس اس پرائیکشن نہ لے اور اس کی انکوائری نہ ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ تو اس صوبے کی تباہی ہے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! جواب دے دیں On behalf of honourable Chief

-Minister

بیرسٹرارشد عبداللہ (وزیر قانون): بڑی مہربانی۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ جو کونسیجین ہے، یہ ایڈریس ہے 2002 سے لیکر 2008 تک، یعنی جتنے ٹینڈرز ہوئے ہیں، جتنے دیئے گئے ہیں تو یہ پچھلی گورنمنٹ کے ہیں، ہماری گورنمنٹ کے نہیں ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں بڑی خوشی ہوگی اگر ہم ڈیپارٹمنٹ کی کمیٹی بنا دیں گے اور یہ جا کر وزٹ کریں اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کون، پیر صاحب خود جائیں؟

وزیر قانون: بالکل جی، بالکل ہم چاہتے ہیں کہ یہ چلے جائیں۔

سید محمد صابر شاہ: اگر ہمارے سینئر وزیر جائیں تاکہ کوئی Responsible بندہ ہو۔۔۔۔۔

وزیر قانون: اپوزیشن میں سے جی۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: ہمارا ایک مطالبہ ہے جی، جتنے بھی پارٹی لیڈرز ہیں وہ اس میں جائیں کیونکہ اگر Responsible آدمی نہیں ہوگا اور Responsible آدمی موقع پر جواب نہیں دے گا تو پھر معاملہ ٹھیک نہیں ہوگا۔

جناب بشیر احمد بلور { سینئر وزیر (بلدیات) }: جناب سپیکر صاحب! ایسا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب! آپ کیا کہتے ہیں؟

سینئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر! انہوں نے فرمایا کہ کہیں بارہ لاکھ اور کہیں پچاس ہزار تو ہر جگہ کام کی نوعیت کے مطابق پیسے دیئے جاتے ہیں۔ اگر ان کو اعتراض ہے تو جیسا کہ آئریبل منسٹر نے کہا ہے کہ یہ کمیٹی کو 'لیڈ' کریں اور جائے چیک کرے اور یہ 2002 تا 2008 کا ہے، آپ اندازہ کریں کہ پچھلے چھ سالوں سے وہ کام ہو رہا ہے اور یہ چیف منسٹر ہے ہیں تو عقل کی بات کم از کم کریں۔

جناب سپیکر: ہماری ایڈمنسٹریشن اور ورس والی کمیٹی، ان کے ساتھ پیر صاحب بھی جائیں گے اور۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! ہمارے سوال کا جواب انہوں نے نہیں دیا۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان! آپ کا کونسیجین رہ گیا۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! ایک شخص نے 2.6% Above ریٹ دیا، ایک شخص نے 7% Above ریٹ دیا تو آیا Technically یہ 2.6% والے کو ملنا چاہیے تھا یا 7% والے کو ملنا چاہیے تھا؟ 2.6% والے کو ملنا چاہیے تھا تو 7% والے کو کیوں دیا گیا؟
جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: اس میں یہ گزارش ہے کہ ایسے ٹینڈرز 30% Below بھی آتے ہیں اور 50% Below بھی آتے ہیں۔ یہ جو کمیٹی ہوتی ہے اور جو ایوارڈ کرتی ہے کنٹریکٹس، یہ تو بہت چھوٹے چھوٹے سے کنٹریکٹس ہیں اور وہ یہ دیکھتی ہے کہ یہ کنٹریکٹ اور اس کی صلاحیت، پچھلے اس کو کنٹریکٹس دپے گئے تھے کس طریقے سے انہوں نے دیئے؟ تو Reasonable rates کے اوپر دیتے ہیں ابھی، آپ دیکھیں کہ 30% Below بھی آتے ہیں تو پھر یہ لوگ کام نہیں کرتے، اس کے بعد یہ لوگ عدالتوں میں چلے جاتے ہیں اور Stay order لے لیتے ہیں اور ادھر کام رہ جاتا ہے۔ پس جوان کو مناسب لگتا ہے اور اگر کسی کو اعتراض ہے تو ہم آپ کو بھی پیشکش کرتے ہیں کہ آپ بھی پیر صاحب کے ساتھ اکٹھے ہو جائیں اور جائیں سارا کام چیک کریں، بالکل یہ سارے عوام کی ذمہ داری ہے تاکہ آپ کی بھی تسلی ہو جائے۔۔۔۔۔
جناب عبدالاکبر خان: 2.6% Above کے ہوتے ہوئے 7% والے کو کیوں دیا گیا؟

وزیر قانون: میں نے گزارش کی۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! یہ محکمہ کی ذمہ داری ہے کہ اگر Workable rate نہ ہو تو اس کنٹریکٹر کو ٹینڈر نہ دیا جائے اور محکمہ کو Punishment دی جائے تاکہ اس نے Workable rate کیوں نہیں دیا؟ اس کے Analyses ہوتے ہیں اور 2.6% کا Analysis انہوں نے کیا ہے، ڈیپارٹمنٹ کو وہ Workable rate نہیں تھا اور اس کو نہیں دیا جاسکتا تھا، 7% Workable rate تھا۔ دوسری میں آپ سے یہ گزارش کرونگا کہ میرے دوست یا بھائی ایک سوال دے دیتے ہیں، گنڈاپور صاحب کے سوال کا جواب اکاون صفحات کا آیا ہے اور زمین خان کے سوال کا جواب بیس صفحات آیا ہے، اگر یہ مہربانی کر کے ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری کے ساتھ بیٹھ کر وہاں یہ ڈسکس کریں اور اگر وہاں پر کلیئر نہ ہو جائے تو پھر اس فلور پر آپ لے آئیں۔ اس غریب صوبے کا اتنا بڑا خرچہ ہوتا ہے اور اس میں کیا ہوتا ہے، اس میں کیا نکلتا

ہے اور اس کا Out put کیلئے گا؟ آپ اتنا زیادہ شور اور 'ہائی لائٹ' بھی کرتے ہیں تو اس کا کچھ بھی نہیں نکلتا۔ چھ، سات، آٹھ سال کا کام ختم ہو گیا اور وہاں سائٹ پر کچھ بھی نہیں ہے۔ آپ سیکرٹری صاحب کے ساتھ بیٹھ کر، اگر وہاں کلیر نہ ہو تو پھر اس کو یہاں پر لے آئیں۔

جناب عبدالاکبر خان: میں رول 48 کے تحت نوٹس دیتا ہوں، ٹھیک ہے کہ لودھی صاحب ٹھیکیدار ہیں لیکن Below rates کے ہوتے ہوئے Above نہیں ہو سکتا، اس لئے میں رول 48 کے تحت نوٹس دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اگر ایسی بات ہو تو مجھے نوٹس دیا جائے، اتنی ڈیٹیٹ اس پر نہیں ہو سکتی۔

جناب عبدالاکبر خان: جی، میں نے نوٹس دے دیا ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو، نوٹس کی کال آگئی جی۔ محترمہ یا سمین ضیاء بی بی اور محمد زمین خان کا جو انٹ کو لکھن ہے جی۔ سوال نمبر او وایہ، یا سمین ضیاء بی بی! آپ سوال نمبر بتادیں، نہیں ہیں؟ زمین خان!

* 336 _ جناب محمد زمین خان: کیا وزیر ور کس اینڈ سروس از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور میں سرکاری ملازمین کیلئے کالونیاں، گھر رہائش کیلئے محکمہ فراہم کرتا ہے؛ (ب) آیا یہ درست ہے کہ خیبر کالونی میں کمپلیٹ آفس موجود ہے؛ (ج) آیا یہ درست ہے کہ سرکاری کالونیوں کی دیکھ بھال کیلئے کمپلیٹ آفس کا ہونا ضروری ہے؛ (د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت سرکاری کالونیوں میں موجود کمپلیٹ آفس کو فعال بنانے اور جن کالونیوں میں کمپلیٹ آفس نہیں ہے، وہاں پر کمپلیٹ آفس قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (جواب وزیر قانون نے پڑھا) (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) مندرجہ ذیل کالونیوں میں پہلے سے کمپلیٹ آفس موجود ہیں اور صحیح طور پر فعال ہیں۔

(1) گلشن رحمان کالونی۔

(2) سول کوارٹرز، سول کالونی نمبر 1 اور نمبر 2۔

(3) خیبر کالونی۔

(4) سول کالونی ورسک روڈ۔

(5) پرانے جمرودر وڈنگے۔

(6) این سی فلیٹس۔

جن کالونیوں میں کمپلیٹ آفسز نہیں ہیں، یہ درست ہے کہ وہاں کمپلیٹ آفس کا ہونا ضروری ہے لیکن سٹاف کی کمی اور دفتر کیلئے جگہ نہ ہونے کی وجہ سے کمپلیٹ آفسز نہیں کھولے جاسکتے، یہ کالونیاں نزدیک ترین کمپلیٹ آفسز سے کنٹرول کی جاتی ہیں، نیز اسسٹنٹ ڈائریکٹرز کے دفاتر بذات خود کمپلیٹ آفسز ہیں، جن میں آئے دن کمپلیٹ وصول کیے جاتے ہیں اور کام کی نوعیت کے مطابق ان پر عمل درآمد کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری پکبنے شتہ دے؟

جناب محمد زمین خان: دیکھنے جی زما یو گزارش دے۔ دوئی دا جواب مالہ را کرے دے چہ یرہ زما دا کوئسچن وو چہ کوم سرکاری کالونی دی نو آیا پہ ہغے کبنے چرتہ کمپلیٹ آفس شتہ؟ خکہ چہ ہغہ خائے کبنے معمولی مرمت راخی نو پہ ہغے کبنے کمپلیمنٹ آفس پکاروی چہ خلق غی او د ہغہ خائے نہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

جناب محمد زمین خان: نو پہ دیکھنے ئے دا جواب را کرے دے چہ یرہ شتہ خو پہ دے حیات آباد کبنے دو مرہ لویہ کالونی دہ او ہلتہ کمپلیمنٹ آفس نشتہ، ہلتہ کبنے نہ اے دی شتہ او نہ بل خوک شتہ نو ہغہ خائے کبنے خلق پہ کوم مشکل۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب، جواب دیدیں۔ سنگل ٹچ دیا کریں تو یہ آن ہو جاتا ہے۔

پیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): داسے دہ چہ دلته کبنے مونبر کلیٹرکت جواب ور کرے دے چہ یرہ شپیر کمپلیمنٹ سنٹرز دی پہ Each Colony کبنے، تھیک دہ یو دوہ کالونو کبنے نشتہ نو د ہغوی د پارہ دا انسٹرکشنز دی چہ د ہغوی کوم Nearest کالونو کبنے کمپلیمنٹ آفسز دی نو ہغوی تہ کولے شی، They can go to any Assistant Director's office او کمپلیمنٹ آفسز چہ کوم دی نو ہغہ بذات خود یو دغہ دے، اوس چہ ہر خائے کبنے مونبر کمپلیمنٹ آفس کھلاؤ کرو

نو دا یو غیر ضروری Vernally د پارہ 'ڈیولپ' کوؤ او کمپلینٹس خو ډیر
Limited دی جی۔

جناب محمد زمین خان: یرہ جی دے منسٹر صاحب خو ډیرہ بناستہ خبرہ او کرہ خو دا
حیات آباد چہ کوم دے نو دے سرہ نزدی کہ داسے کالونی وی نو تھیک ده خو
حیات آباد او د دے نورو کالونوپہ مینٹ کنبے ډیر زیات فرق دے۔ فرض کرہ کہ
مونر داسے او وایو چہ گلشن رحمن کالونی شوہ یا سول کوارتیرے شوہ یا دا شو
نو دا خو نزدی دی او دا د بل خائے نہ کنترول کولے شی۔

جناب سپیکر: دا او گورئی کہ غتہ آبادی ور کنبے وی نو کمپلینٹ سیل کھلاؤ کرئی
جی۔ جناب خوشدل خان صاحب، سوال نمبر جی؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): جناب سپیکر صاحب! یرہ منہ جی۔
کوئسچن نمبر 97۔

جناب محمد زمین خان: سر، زما یو کوئسچن پاتے شو، شاتہ پاتے شو جی۔

جناب سپیکر: خوشدل خان! تاسو یو منٹ کنبینی، تاسو یو منٹ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک ده جی۔

جناب سپیکر: دا جوائنٹ کوئسچن بیا راغلو، دا ہم جوائنٹ کوئسچن دے؟ زمین
خان، سوال نمبر 337۔

* 337 _ جناب محمد زمین خان: کیا وزیر ورکس اینڈ سروسز راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سرکاری عمارتوں کی مرمت کیلئے ٹینڈرز کیے جاتے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں محکمہ ورکس اینڈ سروسز سے سرکاری عمارتوں
کی مرمت کا کام لیکر پی ڈی ایم سی کے حوالے کیا گیا؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ سرکاری اہلکاروں سے ان کی تنخواہ کا پانچ فیصد مرمت کی مد میں وصول کیا
جاتا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) 2002 تا 2008 مذکورہ عرصہ میں کتنے گھروں میں کام کیا گیا ہے، ہر کالونی اور گھر کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(2) ٹینڈرز اور اس میں حصہ لینے والے ٹھیکیداروں کے تمام کاغذات بمعہ اخباری تراشوں کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(3) سرکاری اہلکاروں سے وصول شدہ پانچ فیصد کٹوتی کی مد میں کل رقم کی تفصیل اور ہر اہلکار کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (جواب وزیر قانون نے پڑھا) (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، پی ڈی ایم سی 18 مئی 2009 تک محکمہ ایڈمنسٹریشن کے تحت کام کرتا رہا جبکہ 19 مئی 2009 سے یہ سیل دوبارہ محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کے حوالے کیا گیا ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ سرکاری اہلکاروں کی تنخواہ سے پانچ فیصد کے حساب سے کٹوتی کی جاتی ہے مگر یہ رقم محکمہ خزانہ میں جمع ہوتی ہے۔

(د) (1) 2002 تا 2008 جن گھروں اور بنگلہ جات میں تعمیر و مرمت کے کام کیے گئے ہیں، ان کی الگ الگ تفصیل بمعہ ٹھیکیداروں کے نام محترم محمد زمین خان ایڈووکیٹ رکن صوبائی اسمبلی کے سوال نمبر 293 کے جواب میں دیئے گئے ہیں۔

(2) مختلف کاموں کے ٹینڈرز محکمہ اطلاعات کو بھیجے جاتے ہیں جو ان کی پالیسی کے مطابق مختلف اخبارات میں مشتہر کیے جاتے ہیں، اخباری تراشوں کی تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(3) جن سرکاری ملازمین کو سرکاری رہائش گاہیں دی گئی ہیں، ان سے باقاعدہ ہاؤس رینٹ کی کٹوتی حکومت کی پالیسی کے مطابق اکاؤنٹنٹ جنرل آفس پشاور کے ذریعے کی جا رہی ہے۔ یہ رقم سرکاری خزانہ میں جمع ہوتی ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر، دیکھنے کے لئے مالہ جواب را کرے دے، دا کوئسچن ہم د ہغہ کوئسچن سرہ Related دے۔ پہ دیکھنے دوئی مونر۔ تہ او وئیل چہ یرہ مونر پورہ تفصیل ور کرے دے، پہ ہغہ زور کوئسچن کبے پرے بحث او شو، کوم کبے چہ نوپس راغلی و و خو پہ دیکھنے یو تفصیل ہم نشتہ خکہ چہ ما دا گزارش کرے و و چہ یرہ 2002 سے 2008 تک کتنے گھروں میں کام کیا گیا، ہر کالونی اور گھر

کی تفصیل فراہم کی جائے؟ نو آیا دا پہ ہغہ زور کوئسچن کنبے جواب شتہ چہ مالہ ئے راکرے دے؟ نو دا ہول غلط جواب ئے راکرے دے جی۔
جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: داسے دہ جی چہ کافی تفصیلات دغہ ورا ندے سوال کنبے راغلی دی خو کہ خہ لہر ڊیر پاتے وی او د دوئ پہ نظر کنبے خہ کمے وی نو ہغہ افسران راغلی دی، ہغوی بہ ورلہ اوس ورکری۔ دا خود و مرہ غتہ ایشو نہ دہ جی۔

جناب محمد زمین خان: دا جی ڊیرہ گھمبیر مسئلہ دہ، دا داسے معمولی مسئلہ نہ دہ چہ دوئ ئے داسے 'لائٹ' واخلی۔ دیکنبے پہ کرورونو روپی تیندر کیبری او قومی دولت ضائع کیبری، دا زما گزارش دے چہ دا کمیٹی تہ حوالہ کری چہ دے پورہ انوسٹی گیشن اوشی چہ یرہ دا تیندر خنگہ ورکوی؟ خکہ چہ % 7 above لہ ورکری او % 2 لہ نہ ورکری کیبری او قومی خزانہ لوٹ کیبری۔
جناب سپیکر: ہغہ نوٹس خوراغلی دے کنہ، ہغہ خبرہ ختمہ شوہ۔

جناب محمد زمین خان: زہ دا کوئسچن یادومہ، ہغہ خو پہ ہغہ نوٹس کنبے راغلو او دا خو جدا دے جی، دا بیا کمیٹی تہ حوالہ کری۔
وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب! تاسو خہ وایی؟
وزیر قانون: زما پہ نظر کنبے خو جی دوئ چہ کوم تفصیلات غوبنتے دی نو ہغہ دے تیر شوے کوئسچن سرہ Related دی او کہ مزید خہ سوال کوی نو۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: دا ہم ہغہ کوئسچن سرہ لف کریو؟

وزیر قانون: نہ، نہ جی، ہغہ کوئسچن باندے خو نوٹس راغلو کنہ، د ہغے سرہ دا سوال Related دے او د دے دواپرو ڊیٹیلز چہ کوم دی نو ہغہ ئے ورکری دی نو زہ وایم کہ د دوئ د دے نہ علاوہ خہ نور تفصیلات پکار وی نو ہغہ بہ ورتہ Provide کری شی۔

جناب سپیکر: زمین خان صاحب! دیکنبے تہ خہ غواپے؟

جناب محمد زمین خان: دیکھنے زما گزارش دے سر، خنگہ چہ پیر صابر شاہ صاحب اووٹیل۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھنے کلیئر جوابونہ ما لہر پرهاؤ کرل، لہر کلیئر راتہ اووایہ چہ ستاسو سوال خہ دے؟

جناب محمد زمین خان: پہ دیکھنے زما کوئسچن دا دے چہ خنگہ پیر صابر شاہ صاحب اووٹیل۔۔۔۔

جناب سپیکر: Please, be serious، ذرا سیریس ہو جائیں، بڑی اہم کارروائی ہو رہی ہے۔

جناب محمد زمین خان: زہ نن ہم پہ دعویٰ سرہ دا وایم، اوس کہ تاسو دا موجودہ او دوئی خو وائی چہ خنگہ بشیر بلور صاحب او فرمائیل چہ یرہ پہ 2002 کبے چہ کوم کار شوے دے اوس موجودہ چہ کوم تیندہر شوے دے او کوم کار شوے دے نو اوس تاسو لار شئی چہ د کوم کور پہ نوم باندے پیسے ویستلے شوے دی او Payment شوے دے، تاسو ہغہ کور تہ لار شئی او ہغہ کور او گورئی چہ ہغہ کار شوے دے کہ نہ دے شوے؟ دا ہسے کاغذی کارروائی کیری او۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ بیا پیر صاحب سرہ تہ ہم شامل شہ کنہ، تاسو ہم ورسرہ لار شئی۔

جناب محمد زمین خان: نو خکہ خو زما گزارش دے چہ دا کمیٹی تہ حوالہ شی نو دا ہر خہ بہ اوشی۔

جناب سپیکر: زمین خان صاحب او پیر صاحب خان سرہ بو خئی۔ خوشدل خان صاحب، سوال نمبر 97۔

* 97 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): کیا وزیر لائیوٹاک ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

- (الف) آیا یہ درست ہے کہ بجٹ میں محکمہ لائیوٹاک کیلئے فنڈ مختص ہوتا ہے؛
- (ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فنڈ سے ویٹرنری ریسرچ سنٹر پشاور اور ڈائریکٹریٹ لائیوٹاک کو بھی فنڈ دیا جاتا ہے؛
- (ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ڈائریکٹریٹ و قنائو قنائو مختلف آسامیوں پر بھرتی کرتا ہے؛
- (د) آیا یہ بھی درست ہے کہ ڈائریکٹریٹ Deceased Son Quota پر بھی بھرتی کرتا ہے؛

(ھ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

- (1) محکمے کو سال 2006-05 اور 2007-08 کے دوران کتنا فنڈ جاری کیا گیا، ریسرچ سنٹر پشاور اور ڈائریکٹریٹ کو اس میں کتنا فنڈ دیا گیا اور یہ فنڈ کہاں اور کس کس مد میں خرچ کیا گیا، تفصیل فراہم کی جائے؛
- (2) 2008-07 میں کتنی اور کون کونسی آسامیوں پر بھرتی کی گئی ہے، ہر آسامی کی گریڈ وائز الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؛
- (3) جون 2007 سے مئی 2008 تک Deceased Son Quota میں کتنی بھرتی کی گئی ہے، گریڈ وائز ہر آسامی کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؛
- (4) ڈائریکٹریٹ لائوسٹاک اور ویٹرنری انسٹی ٹیوٹ میں موجودہ خالی آسامیوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

حاجی ہدایت اللہ (وزیر امور حیوانات): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا کیلئے باقاعدہ فنڈ مختص ہوتا ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ڈائریکٹریٹ مختلف آسامیوں پر وقتاً فوقتاً بھرتی کرتا رہتا ہے۔

(د) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ڈائریکٹریٹ Deceased Son کوٹہ پر بھی بھرتی کرتا رہتا ہے۔

(ھ) (1) ادارہ تحقیقات امراض حیوانات کے فنڈ برائے سال 2005-06، 2006-07 اور 2007-08 کی تفصیل اور ڈائریکٹریٹ لائوسٹاک کے فنڈ کی تفصیل فراہم کی گئی۔

(2) 2007-08 کے دوران محکمہ تحقیقات امراض حیوانات اور محکمہ لائوسٹاک اینڈ ڈیری ڈیولپمنٹ میں بھرتیوں کی مکمل تفصیل (ج) اور (د) میں فراہم کی گئی ہے۔

(3) محکمہ تحقیق امراض حیوانات میں مذکورہ عرصہ کے دوران صرف ایک بندہ مسمی نور علی خان ولد سبزی علی خان گوالہ (مرحوم) کو 'ایمپلائی سن' کوٹہ میں بحیثیت چوکیدار بھرتی کیا گیا ہے، محکمہ امور حیوانات میں جون 2007 تا مئی 2008 کو Deceased Son Quota میں گریڈ وائز آسامیوں کی تفصیل فراہم کی گئی۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

Mr. Deputy Speaker: Sir, no supplementary question; I am not pressing. No supplementary question; I am not pressing ji. The answer is very comprehensive and I am not pressing my question.

Mr. Speaker: Thank you ji. Mr. Pervez Ahmad Khan Sahib, Question No. 244.

* 244 _ جناب پرویز احمد خان: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ چار سال میں پیرسباق سیڈ فارم میں گریڈ 2 تا 10 کے افراد بھرتی کیے گئے:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ افراد کے نام، عمدہ، مکمل پتے اور تقرری کا طریقہ کار، نیز مذکورہ بھرتی کس کی سفارش پر ہوئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے:

(ج) گزشتہ چار سالوں میں جو عارضی ملازمین بھرتی کیے گئے، ان کی سال وار تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ عارضی ملازمین کے نام، پتے اور ماہوار تنخواہ کے Payrolls فراہم کیے جائیں، نیز ان پر سالانہ اٹھنے والے اخراجات کی تفصیل بھی فراہم کی جائے:

(د) مذکورہ فارم میں گزشتہ چار سالوں میں مکئی اور گندم کی کتنی پیداوار ہوئی تھی، ہر ایک سال کی علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے، نیز اس میں سے زمینداروں کو کتنا تخم دیا گیا اور کتنا بازار میں فروخت کیا گیا:

(ه) آیا یہ درست ہے کہ لیبر کوروزانہ کی بنیاد پر دھیلاڑی پر رکھا جاتا ہے جس میں کرپشن کا زیادہ احتمال ہے:

(و) آیا حکومت ایسا طریقہ کار وضع کرنے کو تیار ہے کہ جس میں کرپشن کا احتمال نہ ہو:

(ز) پیرسباق سیڈ فارم کی ایک ہزار جریب سے گزشتہ چار سالوں میں حکومت کو کتنا فائدہ ہوا، اس کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز فارم کا موجودہ نیچر / ڈائریکٹر کب سے موجودہ پوسٹ پر تعینات ہے؟

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): (الف) یہ درست ہے کہ گزشتہ چار سالوں میں پیرسباق ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، سیڈ فارم میں گریڈ 2 تا 10 کے افراد بھرتی کیے گئے ہیں۔

(ب) جہاں "تقرری کا طریقہ کار اور مذکورہ بھرتی کس کی سفارش پر ہوئی" کا تعلق ہے تو یہ اور تمام بھرتیاں مرتب شدہ میرٹ لسٹ اور صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ کی مجلس قائمہ نمبر 5 اور پشاور ہائی کورٹ کے فیصلے کے مطابق کی گئیں۔ مرتب شدہ میرٹ لسٹ فراہم کی گئی۔

(ج) گزشتہ چار سالوں میں کوئی بھی شخص اس ادارے میں بھرتی نہیں ہوا ہے، لہذا اسی مد میں کوئی خرچہ نہیں ہوا ہے۔

(د) مذکورہ فارم میں گزشتہ چار سالوں میں مکئی اور گندم کی پیداوار کی تفصیل فراہم کی گئی، نیز اس میں سے جو بیج زمینداروں کو دیا گیا ہے اور جو اس فارم کے سینڈیٹ کے مطابق جن ڈیپارٹمنٹس کو دی گئی ہے، اس کی تفصیل بھی فراہم کی گئی ہے۔ باقی یہ فارم اس بنیاد پر بنایا گیا ہے کہ ایگریکلچر ڈیویلمپمنٹ فنڈ جو سرکاری محکمہ ہے، زمینداروں کیلئے زیادہ مقدار میں بیج پیدا کرتا ہے اور نئی اقسام کے اعلیٰ بیج دینے کے ساتھ ساتھ زمینداروں کو بھی کچھ بیج فراہم کرتا ہے۔ اس فارم میں گندم اور مکئی کے مختلف اقسام کا پرمی میسک، بیسک اور سرٹیفائیڈ بیج پیدا ہو کر ایگسٹیشن ڈیپارٹمنٹ کے ذیلی ادارہ ایگریکلچر ڈیویلمپمنٹ فنڈ کو دیا جاتا ہے جس کو وہ اپنے فارموں پر کاشت کر کے اس کی مقدار بڑھا کر پھر زمینداروں کو دیتے ہیں۔ البتہ بازار میں بیج کی فروخت کے بارے میں عرض ہے کہ ہم تب بیج کسی ڈیلر کو دیتے ہیں جب یہ ایگریکلچر ڈیویلمپمنٹ فنڈ اور زمینداروں کے استعمال سے زیادہ ہو لیکن مارکیٹ میں بیج دینے کا کوئی جواز نہیں ہے۔

(ه) یہ درست ہے کہ یہاں بھی دوسرے محکموں کی طرح لیبر کو روزانہ کی بنیاد پر دھیلاڑی پر رکھا جاتا ہے کیونکہ اس کے بغیر یہاں کی تحقیقی بیجوں کی پیداوار ناممکن ہے۔ جہاں تک اس میں کرپشن کے احتمال کا تعلق ہے تو یہ غلط ہے کیونکہ جتنی لیبر، دھیلاڑی والوں کی ضرورت ہوتی ہے ان کو اسی روز کیلئے لگایا جاتا ہے اور ان کی حاضری ماسٹر رول میں لگا کر اس کے نیچے متعلقہ آفیسر یا مجاز انچارج کے دستخط ہوتے ہیں اور اسی روز اس کام کے متعلق لیبر شیٹس بھی تیار کی جاتی ہیں جن میں ان مزدوروں کے کاموں کی تفصیل ہوتی ہے اور ڈائریکٹر متعلقہ ماسٹر رول کی اپائنک / سرپر انز چیکنگ آف ماسٹر رول بھی کرتے ہیں لہذا کرپشن کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(و) ہاں اگر اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ کار ہو جس میں اس سے بھی زیادہ اچھے طریقے سے کام چل سکتا ہو تو حکومت اس کیلئے ہر وقت تیار ہے۔

(ز) پیرسباق فارم کی کل زمین 437 ایکڑ ہے یعنی 874 جریب ہے جس میں سے:

- (1) ایک سو جریب میں روڈ اور بلڈنگز بنائی گئی ہیں۔
- (2) 250 جریب پاکستان آئیل سیڈ ڈیویلمپمنٹ بورڈ کے ساتھ ہے جس کا سالانہ 3000 تا 4500 روپے فی ایکڑ تک اجارہ گورنمنٹ کے خزانے میں جمع ہوتا ہے اور باقی اس زمین کی پیداوار پر جو اخراجات ہوتے ہیں وہ بھی خود برداشت کرتے ہیں۔

(3) اس میں سے 54 جریب نیو کلیئر انسٹی ٹیوٹ برائے خوراک و زراعت (NIFA) پشاور کے ساتھ اجارے پر تھی جو ابھی ایک سال پہلے انہوں نے چھوڑ رکھی ہے لیکن پاکستان ٹوبیکو بورڈ کے ساتھ اس کے دینے کا معاملہ زیر غور ہے۔

اسی طرح پیرسباق سیڈ فارم کے ساتھ 480 جریب زمین باقی رہ چکی ہے جس میں 280 سے 300 جریب پر ربی میں گندم کی مختلف اقسام اور خریف میں 120 سے 170 جریب پر مکئی کی مختلف اقسام کی کاشت اعلیٰ قسم کے بیج تیار کرنے کیلئے استعمال ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ 70 جریب گندم کی تحقیق کے کام کیلئے اور 20 جریب مکئی کے تحقیقاتی کام کیلئے استعمال ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ 100 جریب زمین جنگل کی صورت میں دریائے کابل کے کنارے واقع ہے اور کاشت کرنے کے قابل نہیں ہے۔

خریف میں کم جگہ پر کاشت کرنے کی چند وجوہات:

(1) ایک تو ہمارے ہاں بجلی سے چلنے والے موٹرز ہیں جسکے ذریعے دریائے کابل سے پانی لفٹ کر کے فصلوں کو دیا جاتا ہے جو کہ زیادہ رقبے کو پانی نہیں پہنچا سکتے، خاص کر خریف یعنی گرمی کے سیزن میں کیونکہ تجربے خراب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

(2) لیکن اس کی بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ ہم مختلف اقسام کی کاشت بیک وقت کرتے ہیں اور مکئی میں ایک قسم کو دوسری قسم سے دور کاشت کرنا پڑتا ہے کیونکہ یہ ایک Cross pollinated فصل ہے اور پھر بیج کی اصلیت خراب ہونے کا احتمال بہت زیادہ ہوتا ہے، اس لئے کچھ زمین خالی چھوڑ جانے کی وجہ سے اعلیٰ اور پاک بیج حاصل کیا جاتا ہے جو کہ سائنسی بنیاد پر اٹل ہے۔

(3) اب اس فارم میں مکئی کی دوغلی اقسام Hybrid بھی پیدا کی جاتی ہیں جس کیلئے بھی Isolation کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اس لحاظ سے Hybrid کیلئے جو ماں باپ استعمال ہوتے ہیں ان کو تو خصوصی طور پر علیحدہ کاشت کرنا ضروری ہوتا ہے، اس لئے خریف میں کچھ جگہ خالی چھوڑ دی جاتی ہے تاکہ جس میٹیریل پر چھ سات سال محنت ہوتی ہے تاکہ اس کی اصلیت خراب ہونے سے بچائی جاسکے۔

جہاں تک تعلق فارم کے موجودہ میجر اور ڈائریکٹر کی تعیناتی کا ہے تو ڈائریکٹر نے ابھی چند دن پہلے یعنی 25 اکتوبر 2008 کو یہاں کا چارج سنبھال لیا ہے جبکہ میجر 19 اکتوبر 2004 سے اپنی گندم پر تحقیق کی ڈیوٹی کے ساتھ ساتھ فارم مینجمنٹ کی ڈیوٹی بھی سرانجام دے رہا ہے اور اس کا مقصد صرف دوسرے سیکشنوں کو سہولیات فراہم کرنا ہوتا ہے کیونکہ فارم میجر نہ صرف یہاں گندم کا تخم پیدا کرتا ہے

بلکہ دوسرے سیکشنز جن میں Wheat Agronomy، Wheat Breeding، Maize، Soil Chemistry، Pathology، Antamology، Agronomy جیسے سیکشنز شامل ہیں، ان کیلئے وقت پر ٹریکٹر پانی اور زمین کی تیاری کے متعلق کام کرنا ہے۔ باقی اپنے اپنے سیکشن ہیڈز، اپنے اپنے کاموں کیلئے جیسے مکئی کا تخم پیدا کرنا، مکئی کی اقسام کی دریافت کرنا، گندم کا تخم پیدا کرنا، گندم کی نئی اقسام کی دریافت کرنا، مختلف بیماریوں کے متعلق تحقیق کرنا، حشرات کے نقصانات اور فوائد پر تحقیق کرنا، ہر ایک کی اپنی اپنی ذمہ داری ہوتی ہے اور ہر سیکشن اپنے کام کے متعلق پورا ریکارڈ بھی رکھتا ہے اور ان کو بہت خوش اسلوبی سے سرانجام دیتا ہے اور ہر سیکشن اپنی پیداوار اور ان سے حاصل کی گئی آمدن کا خود ذمہ دار ہوتا ہے اسلئے نیچر / ڈائریکٹریسی اور آدمی کی یہ مجال نہیں کہ کسی بھی جگہ کوئی غلطی کرے کیونکہ حکومت کے طریقہ کار کے مطابق غلطی کی گنجائش نہیں ہوتی۔

اس ادارے کے کام سے حکومت کو جو فائدہ ہوتا ہے، وہ انتہائی قابل ستائش ہے کیونکہ اس ادارے میں گندم اور مکئی کی نئی اقسام دریافت ہوتی ہیں اور اس کا Impact یہ ہوتا ہے کہ اگر اس ادارے کی اقسام صوبہ سرحد کے 20 لاکھ ایکڑ کے 10 فیصد رقبے پر بھی کاشت کی جائیں تو زمینداروں کی پیداوار میں کافی اضافہ ممکن ہے اور اس کی لاگت اگر لگائی جائے تو ایک من فی ایکڑ زیادہ پیداوار دے کر بھی صوبے کو اور لوگوں کی آمدنی میں مجموعی طور پر 20 کروڑ روپے سالانہ صرف گندم سے اور اسی طرح مکئی سے بھی اتنا ہی فائدہ ممکن ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تحقیقی کاموں کا اس کی ڈائریکٹ آمدنی کے ساتھ ساتھ Direct impact بہت زیادہ ہوتا ہے۔ تفصیل فراہم کی گئی۔

حال ہی میں ہمارے سائنس دانوں نے تین نئی اقسام پیدا کی ہیں جن میں دو مکئی کی، یعنی ایک دوغلی قسم 'کرامت'، اور ایک نئی قسم (OPV) اقبال جبکہ گندم میں نئی قسم پیرسباق 2008 شامل ہے جو کہ ہمارے سائنس دانوں اور اس حکومت کی بہت بڑی کامیابی ہے۔ اس کامیابی میں ہمارے وزیر زراعت، لائیو سٹاک و امداد باہمی، جناب ارباب محمد ایوب جان صاحب، ایم پی اے پرویز احمد خان صاحب، جی جی اے آر محمد رحیم صاحب، سیکرٹری زراعت، لائیو سٹاک و امداد باہمی عطاء اللہ خان صاحب کی کاوشیں شامل ہیں، جنہوں نے ہمارے ادارے کا دورہ کیا اور ہمارے سائنس دانوں کی حوصلہ افزائی فرمائی کہ اتنے کم وسائل میں ہمارے سائنس دان دن رات محنت کرتے ہیں اور صوبہ کے زمینداروں، ایکسٹنشن کے فارموں اور فارم سروسز سنٹرز کو نئی نئی اقسام اور ان کے اعلیٰ بیج مہیا کرتے ہیں۔

زیادہ پیداوار دینے کی وجہ سے پیرسباق فارم کی اعلیٰ اقسام اور ان کا بیج نہ صرف صوبہ سرحد کے زمینداروں میں بہت مشہور ہے بلکہ ملکی سطح پر بھی اس کو سراہا گیا ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب پرویز احمد خان: جناب سپیکر صاحب، دا دوی چہ کوم جواب ماتہ را کرے دے نو د هغه نہ زہ بالکل مطمئن نہ یم۔ پہ دے فلور باندے د دے متعلق ارباب صاحب وئیلے وو چہ د ایک نہ واخله تر چار پورے او د کلاس فور ملازمین بہ ہم دا یم پی اے د حلقے پہ سطح باندے او د هغه پہ خوبنہ باندے کیڑی۔ جناب والا، زہ پہ دے نہ یم پوهہ چہ ایک نہ چار پورے پہ میرٹ باندے چہ کوم خلق شوی دی نو آیا دیکھنے ہم میرٹ وی؟ بل طرف تہ زہ پخپلہ د دے مقامی کمیٹی ممبر یم او دوی دا جواب ور کرے دے چہ یرہ هغه کبے دا فیصلہ شوے دہ، زہ پخپلہ پہ هغه میتنگ کبے ناست ووم او زما مخکبے خود اسے خہ فیصلہ نہ دہ شوے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ثاقب خان۔

جناب پرویز احمد خان: دا لسٹ تاسو او گورئی جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ثاقب اللہ خان، ضمنی کو کچن۔

جناب پرویز احمد خان: جناب والا، دا لا ختم نہ دے، زما دا لسٹ او گورئی چہ هغه کبے کوم خلق بھرتی شوی دی، ایک نہ چار پورے نو هغه کبے خود مونہ نہ پوهیرو چہ د 2007 نہ واخله تر 2009 پورے د چا پہ Recommendation باندے شوی دی او کله شوی دی؟ د هغه سوال جواب او زما پورہ ډی تیل دے ډی پارٹمنٹ نہ دے را کرے۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ۔ جی ثاقب اللہ خان صاحب۔

جناب محمود عالم: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: او دریرہ دوی پسے جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چنگنی: ډیرہ مہربانی۔ جناب سپیکر صاحب، دا ریسرچ فارمونه چہ خودمرہ دی نو دا ډیر Important دی جی۔ زما د منسٹر صاحب نہ سوال دا دے چہ ویلفیئر د پارہ دا ډیرہ ضروری دہ چہ ایگریکلچر ریسرچ فارمز د نور ہم

جو رشی چہ پہ ہغے باندے ریسرچ کیبری او د ہریو خائے د پارہ د ہغے خپل
Topography او گوری او پہ ہغے باندے د ہغے ریسرچ او ہغہ سنترز د ہغہ
خایونو کبے وی۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی محمود عالم صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چکنی: زما ضمنی سوال دا دے چہ د پیار تمنت نور د ریسرچ
فارمونو جو رولو خہ پالیسی یا خہ پلاننگ لری کہ نہ لری جی؟

جناب سپیکر: جی محمود عالم صاحب۔

جناب محمود عالم: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ سپیکر صاحب، میں لیٹ پہنچا اور یہاں پر لائوسٹاک کے اوپر
میرا ایک ضمنی کونسلر ہے اور یہ انتہائی ضروری بھی ہے۔ چونکہ ہم یہاں حکومتی پنچوں پر ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: محمود عالم صاحب! وہ گزر چکا ہے۔

جناب محمود عالم: نہیں نہیں، زہ اوس راغلم، دا کونسلر دیر ضروری دے، زہ ناوختہ
راغلمے یم خودا دیر ضروری دے، یہ بہت ضروری ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جو گزر چکا ہے، وہ گزر گیا۔

جناب محمود عالم: نہیں جی، یہ ضروری ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وزیر زراعت صاحب۔

جناب محمود عالم: یہ بہت ضروری ہے اس لئے مجھے ایک منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: رولز کے مطابق چلنا پڑے گا، آپ بیٹھ جائیں۔ بعد میں آجائیں تو جواب مل جائے گا، چیمبر
میں آجائیں اور منسٹر صاحب سے بات کر لیں۔ جی ارباب ایوب جان صاحب۔

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس ذرا سیر لیں ہو جائیں۔

وزیر زراعت: پرویز احمد خان نے پیر سابق ریسرچ سٹیشن کے متعلق بات کی ہے، یہ انتہائی اہم ہے اور
انہوں نے جو انجکشنز کیے ہیں، ان کی اس کونسلر میں اگر پوری تفصیل Provide نہ ہو اور اگر مزید مانگنا
چاہیں تو میں ہر وقت ان کے ساتھ بیٹھنے کیلئے تیار ہوں، لیکن منسٹر سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

وزیر زراعت: اس طرح کو کھینچو جو ہوتے ہیں، وہ صوبہ سرحد میں، جیسے ترناب فارم میں 1906 میں ریسرچ اسٹیشن بنا 'پارٹیشن' سے پہلے، 'سب کانٹینٹ' میں سب سے پہلے ریسرچ اسٹیشن ترناب فارم کا بنا تھا اور جس کی وجہ سے ایگریکلچر نے نہ صرف صوبہ سرحد پختونخوا میں بلکہ پنجاب میں بھی اس ریسرچ اسٹیشن کی وجہ سے خاص کر Horticulture wheat میں اس وقت انگریزوں نے جو بنایا تھا، وہاں بڑی ریسرچ ہوئی تھی تو جناب، ابھی جو ریسرچ ہم کر رہے ہیں تو اس میں د جوارو او د غنمو، اوس مونڑہ د جوارو دوہ قسمہ ہائی بریدہ تخمونه پیدا کرل پرو سکال یو با بر او کرامت سپیکر صاحب، د دے نہ مخکبے زمونڑہ صوبے تاریخ گواہ دے چہ دے صوبہ کبے ریسرچ سسٹم یا ایگریکلچر خپل تخم او خپل ہائی بریدہ نہ وو پیدا کرے، اول تاسو زمینداران یئ او ما نہ ہم تاسو تہ زیاتہ بنہ پتہ دہ، دا ہائی بریدہ تخمونه چہ دی نو بھر نہ بہ کمپیانو راستول، 'پائنیئر' یو کمپنی وہ، چہ ہغہ تخمونه بہ زمونڑہ دے پختونخوا صوبہ کبے دیر مشہور وو خو کله چہ زمونڑہ تخمونه راغلل، ہائی بریدہ د جوارو نو ہغہ پیداوار ہم زیات شو او ہغہ دوہ قسمہ با بر او کرامت مونڑہ دغہ کرل۔ بیا پیر سباق کبے پیر سباق-4 او پیر سباق-5 د غنمو تخمونه او پیر سباق-8 دا مونڑہ Introduce کرل او دا تخمونه جناب سپیکر صاحب، دا ریسرچ سسٹم دا دے چہ دا Pre basic تخم پیدا کری۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا اوس Introduce شو جی، دا Latest چہ تاسو نومونہ اخلی؟

وزیر زراعت: جناب سپیکر صاحب، دا 2009 او 2010 کبے مونڑہ دا دوہ ہائی بریدہ تخمونه پیدا کرل او د غنمو پیر سباق-5، 2005، 2008، 2009 بعضے د لئو زمکو د پارہ دی او بعضے د آبادو زمکو د پارہ دی، اوس جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د دوئی دے سوال تہ راشی، دوئی خہ خبرہ کوی جی؟ او دا۔۔۔۔۔

وزیر زراعت: ہغہ خو جناب سپیکر صاحب، چہ دوئی کومہ خبرہ او کرہ نو ہغہ او وئیل چہ زہ مطمئن یم خو ثاقب اللہ خان۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہغہ وائی چہ د نورو ستیشنو خہ پلاننگ شتہ؟

وزیر زراعت: او جی۔ جناب سپیکر صاحب، دا کومہ خبرہ چہ ثاقب اللہ خان اسمبلی تہ، ہاؤس تہ مخامخ کرہ نو دا ڊیرہ ضروری دہ جی۔ جناب سپیکر صاحب، ما ستاسو پہ خدمت کنبے عرض او کرو چہ ترناہ فارم 1906 کنبے جوڑ شوی و، د ہغے پہ وجہ باندے تہولہ پختونخوا صوبہ کنبے زراعتو ڊیرہ ترقی کرے وہ او اوس زہ چہ راغلی یم نو جناب سپیکر صاحب، ما ہم دا او گنرلہ او زما Background ہم د زمیندار دے نو یو خو ما ملاکنڈ کنبے او بونیر ہم کھلاؤ کرو او اوس مونر۔ ملاکنڈ کنبے لکیا یو، ہغہ زمکہ بہ اخلو انشاء اللہ تعالیٰ او یو صوابی کنبے جی، بلکہ د صوابی زمیندار زمونرہ او ستاسو نہ لہ مختلف دی، ہغے کنبے تما کو ہم کیری۔

جناب سپیکر: دا ڊی آئی خان طرف تہ خود و مرہ ڊیرہ لویہ زمکہ دہ ہغلته خہ نشتہ۔
وزیر زراعت: جی، دا ڊی آئی خان چہ دے نو ہغے کنبے ریسرچ سٹیشن بل شتہ او ریسرچ او ایگریکلچر انجینئرنگ سٹیشنونہ ہلتہ دی او چہ کوم زمونر۔ ہلتہ ریسرچ سٹیشن دے نو ہغہ مونر۔ کوڑ جی او ہغے کنبے مونرہ نرسریانے او ہغہ خائے کنبے لکہ کھجورے دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کھجورہ خاص کر ڊیرہ کیری۔

وزیر زراعت: او جی، د ہغے نرسریانے بہ ہلتہ Available وی خو ثاقب اللہ خان چہ کومہ خبرہ او کرہ نو دا ڊیرہ ضروری دہ او زمونر۔ د موجودہ حکومت دا کارکردگی دہ چہ مونر۔ دوہ کالو کنبے درے، صوابی، بونیر او ملاکنڈ کنبے دا سٹیشنونہ انشاء اللہ تعالیٰ شروع دی او دوہ بہ اوس شروع شی۔

Mr. Speaker: Question No. 305, Janab Dr. Zakirullah Khan Sahib Not present.

جناب پرویز احمد خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: کیا جی؟

جناب پرویز احمد خان: نہ جی، زما سوال خو Incomplete پاتے شو۔

جناب سپیکر: نہ تاسو چہ کوم سوال کرے وو نو د ہغے نہ مطمئن نہ شوی؟

جناب پرویز احمد خان: د هغه نه خو مطمئن یو، ارباب صاحب سره به کښینو خو زما دے بل جز ته راشئ جی۔ دیکښے جی، دا تاسو او گورئ په (د) جز کښے چه دوی ورکړے دی او نه جی، دے (ی) جز کښے چه دوی د ډیلی ویجز په حساب باندے لیبر راغواړی هغه فارم ته نوزه دا نه پوهیږم چه دا په څه بنیاد باندے او په کومه طریقه او دوی به چرته لوډ سپیکر باندے اعلان کوی چه مونږ ته لیبر پکار دے او د دے طریقه کار څه دے؟ دلته خو په زرگونو، په لکھونو روپئ ډیلی ویجز باندے ځی او هلته هغه مزدوران کار کوی خو ما ته دا پته نشته او لاماته پیر سباق کښے چا نه دی وئیلے چه زمونږ د دوی۔۔۔۔

جناب سپیکر: ارباب صاحب، دا څه وائی او دا لیبر له چه تاسو پیسے ورکوی؟

وزیر زراعت: جناب سپیکر صاحب، څنگه چه د ډیلی ویجز خبره کوی نو دا بیا داسے خلق چه کوم گوډ چاری کولے شی فارم کښے او نزدے خلق وی، لکه د دوی کلے ډیر نزدے دے نو مونږه ډیلی ویجز باندے خلق بهرتی کوؤ جی۔ هغه خلق چه هغوی زمینداران وی او هغوی گوډ کولے شی، کوداله کولے شی، دا نه چه لاس کښے ئے گهرئ ترلے وی او غاړه کښے ئے رومال اچولے وی او عطر ئے لگولے وی نو هغه به ما ته گوډ څه او کړی په پتی کښے؟ او هغه زمونږ Criteria دا ده چه مونږه هغه کسان، ډائریکټر به هغه کسان اخلی چه هغه په پتی کښے گوډ کولے شی، چاری کولے شی او خسمانه کولے شی۔ بل پرویز خان ته دا وایم چه ډیلی ویجز باندے چه څومره کسان مونږه اخلو نو د هغوی پوره نومونه او مونږه ماسټر رول هغه ته وایو جی، هغه کښے ئے پوره تعداد وی خو دیکښے څه کمی بیشی شاید چه وی نوزه خپل آنریبل ممبر صاحب ته به دا وایم چه ولے د دوی نزدے کلی سره چه تاسو خامخا فارم کښے دلچسپی لرئ او ته به ماته رولز چیک کولے چه دا تهیک دے که غلط دے او ته به ماته باقاعدہ رپورټ راکوے چه د نزدے کلی خلقو نه بهرتی نه شی نو هغه فارم ته د پیښور نه خو څوک نه شی تلے۔ دا ستاسو Responsibility ده چه څه غلط کار وی چه هغه ماته فلور آف دی هاؤس هم وئیلے شی او هسے هم وئیلے شی او انشاء الله تعالیٰ هغه شے چه کومه غلطی وی نو هغه به مونږه ختموؤ۔

جناب سپیکر: دا چونکہ تاسو مطمئن شویے او دا زراعت زموںزہ چونکہ د روتہی او د رزق مسئلہ دہ نو زہ ٲکھ دیکہنے د Leniency نہ کار اخلم۔ زمین خان صاحب، خیر دے بیا خپل سوال کولے شی۔ زمین خان صاحب، سوال نمبر 276۔

* 276۔ جناب محمد زمین خان: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت صوبہ بھر میں زراعت کے فروغ کیلئے کھالوں، واٹر چینلز، واٹر پانڈ کی تعمیر کروانے کا کام کرتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے 2001 سے لیکر 2007 تک کتنے اخراجات کیے ہیں، حلقہ وار تفصیل فراہم کی جائے؟

ارباب محمد ایوب خان (وزیر زراعت): (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) 2001 سے لیکر 2007 تک کھالوں، واٹر چینلز، واٹر پانڈ کی تعمیر پر خرچ شدہ رقم کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے جو اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

جناب محمد زمین خان ایڈوکیٹ: شکریہ۔ جناب سپیکر، دا کونسیجن نمبر 276 دے جی۔

جناب سپیکر: دیکہنے بل ٲہ سوال شتہ؟

جناب محمد زمین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر، دیکہنے زہ صرف دا گزارش کول غواړم، دا پی ایف 96 ما دغہ کرے وو چہ یرہ دیکہنے ٲومرہ دغہ جوړ شویے دی او د پی ایف 96 ٲہ صورت حال دے؟ نو پی ایف 96 کہنے تاسو او گورئی سر، نو 9 ملین روپئی پرے خرچ شویے دی خو کہ د دے سرہ دا پی ایف 95 او 97 او گورو نو 25 ملین، 20 ملین، 23 ملین، 13 ملین خو زما دا بد قسمتہ حلقہ دہ او ہمیشہ د پارہ دے سرہ زیاتے شویے دے نو دا ما وئیل چہ د دوئی ٲہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: ارباب صاحب! دا د دوئی سوال او دا خو تاسو واہر کورسز جوړوئی کہ بند کرے مو دی؟

وزیر زراعت: جناب سپیکر صاحب، دا واہر مینجمنٹ مونر۔ سرہ یو ونگ دے، ٲائریکٹریٹ دے او ہغہ واہر کورسز جوړوئی خو دلته اسرار اللہ خان گنڈاپور لاړو نو دے ٲلے مونر۔ تہ فیڈرل گورنمنٹ یو بلین روپئی، ہغوی وئیل چہ مونر بہ تاسو تہ در کوؤ د واہر کورسز د پارہ خو ہغہ اوسہ پورے مونر۔ تہ نہ دی ملاؤ

شوعے۔ ہغے کنبے 3.2 بلین روپئى مونبر ته ملاؤ شوے دی چه هغه مونبر تنخواگانو کنبے ورکړے نو اوس مونبر کوشش کوؤ، زه دوه خله ملاؤ شومه فيدرل منسټر سره او تاسو ته هم وایم، خواست کوم، ریکویسټ کوم چه گوندل صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه دیکنبے ما یو خل پخپله وینا کړے وه خود هغے نه خه جوړ نه شو۔

وزیرزراعت: نه جی، هغے نه آؤټ هیخ نشته، ټول زیرو دی۔۔۔۔

جناب سپیکر: ارباب صاحب، دا ډیر ضروری خیز دے نو زما خیال دے که دغه نه پس سبا تاسو راغلی نو یو ځائے به ئے Take up کړو۔

وزیرزراعت: نو زمونږ ایگریکلچر سیکرټری دوه خله هغوی سره ملاؤ شو چه دا زمونږ Geographical condition یا محل وقوع د صوبه سرحد، پختونخوا صوبے داسے ده چه مونږ واټر کورسز غواړو نو چه چرته چینے وی، لکه د پنجاب په شان لیول زمونږ د زمکے نه دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: تههیک شوه جی۔

وزیرزراعت: مونږ ډیر زیات غواړو خو خبره دا ده چه اوسه پورے One billion rupees مونږ ته نه دی ملاؤ شوے۔

جناب سپیکر: دا دیکنبے به سبا یو Joint effort کوؤ جی۔

وزیرزراعت: جناب سپیکر، ستاسو په وساطت زه خپلو ټولو ورونږو ته، آنربیل ممبرانو ته دا یقین دهانی ورکومه چه دا مونږ ته ملاؤ شو نو انشاء الله هر یو حلقه کنبے به کار کبیری۔

جناب سپیکر: تههیک شوه جی۔ جناب زمین خان صاحب، سوال نمبر 324۔

* 324 _ جناب محمد زمین خان: کیا وزیرزراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت زراعت کو ترقی دینے کیلئے زمینداروں و کاشتکاروں کو زمین ہموار کرنے کیلئے ٹریکٹر فراہم کرتی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ملاکنڈ ویشن کے مختلف اضلاع میں اس مقصد کیلئے ایک زرعی انجینئرنگ کا دفتر بمقام مینگورہ کام کر رہا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ دفتر میں تعینات عملہ کی تفصیل بمعہ ڈومیسائل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ مشینری پر 2002 سے تاحال اٹھنے والے اخراجات کی تفصیل اور مذکورہ مشینری کی زمینداروں و کاشتکاروں کی سہولت کیلئے فراہمی اور اس پر اٹھنے والے اخراجات کی حلقہ وار تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): (الف) محکمہ زراعت کا شعبہ زرعی انجینئرنگ زمینداروں و کاشتکاروں کو ٹریکٹر فراہم نہیں کرتا بلکہ ٹریکٹروں کے یونٹ ختم ہوئے تقریباً دس سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) عملہ کی تفصیل جدول نمبر 1 میں موجود ہے۔ اگر مذکورہ مشینری سے مراد ٹریکٹر ہے تو جیسا پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ زرعی انجینئرنگ زمینداروں کو ٹریکٹر فراہم نہیں کرتا اور اگر مذکورہ مشینری سے مراد بلڈوزر ہے تو اس پر اٹھنے والے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

2002 تا 2005 سوات میں زرعی انجینئرنگ کا دفتر نہ ہونے کی وجہ سے اخراجات نہیں ہوئے۔
دسمبر 2005 تا دسمبر 2008 کل اخراجات (علاوہ تنخواہوں کے) 7265858/ روپے ہیں۔

جناب سپیکر: دیکھنے بل خہ سوال شتہ کہ نہ؟

جناب محمد زمین خان: جی دیکھنے زما دا گزارش دے چہ یرہ دوئی چہ کومے مشینری باندے یا د زمکے پہ ہمواری باندے کومہ خرچہ پہ تولہ صوبہ کبنے کوی، ہغہ زما حلقہ چہ کومہ دہ نو ہغہ ہمیشہ د پارہ محرومہ پاتے دہ نو دیکھنے زہ گزارش کوم منسٹر صاحب تہ چہ یرہ دے کال کبنے دے طرف تہ زیاتہ توجہ ورکیرے شی چہ د ہغوی احساس محرومی ختمہ شی۔ یرہ مہربانی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! لبرہ خصوصی توجہ ورکیرئ جی۔ جناب ارباب ایوب جان صاحب۔

وزیر زراعت: جناب سپیکر، خنگہ چہ زمین خان صاحب سوال اوکرو نو دیکھنے جناب عالی، پروسکال 2008-09 کبنے Experimental basis باندے ما خیل ڊیپارٹمنٹ تہ اووئیل چہ دا لورہ ژورہ زمکہ خومرہ وی چہ د دے مونر Leveling اوکرو او پروسکال مونر تیس ہزار گھنٹے کبنیو د لے خو اوس ہغہ

سکیم دومره پاپولر شو او ډیر زیات خلق ډیمانډ کوی چه زمونږ زمکے سمے کړئ او جناب سپیکر صاحب، هغه مونږ 20%، 80 فارمولے باندے کوؤ۔ 20% به زمیندار ورکوی او 80% به گورنمنټ ورکوی۔ اوس جناب سپیکر صاحب، مونږ چه کله پوهه شو نو دا خو Productive investment دے او هغه باندے چه خرچه او کړو نو ډیره زمکه مونږ هموارولے شو۔ اوس دے ځل زمونږ درے کالو د پاره یو پراجیکټ ایښودے شوے دے او هغه کبنے تقریباً ایک لاکه گهنټے مونږ ایښودے دی او دے درے کالو کبنے دس هزار ایکر زمکه چه ده هغه به مونږ اوبه خورته که خیر وی راولو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: که خیر وی، تهینک یو جی۔

وزیرزراعت: خو سپیکر صاحب، یو خبره ده او هغه دا ده چه بیا هغه سوال راخی چه فیډرل گورنمنټ مونږ سره 'کټمنټ' کړے وو او دے هاؤس 2008 کبنے چه کله بجټ پاس کیدو نو مونږ ته فیډرل گورنمنټ او وئیل چه تاسو مونږ ته پانچ کروږ روپئی را کړئ نو مونږ به پچیس بلډوزر تاسو ته Chinese درکړو On performance basis، نو مونږ هغه پانچ کروږ ډیر زر ورکړے خود هغه په بدل کبنے مونږ ته اوسه پورے بلډوزرے نه دی ملاؤ شوے، نو دا بل دغه دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو او سیکرټری ایگریکلچر سبا۔۔۔۔۔

وزیرزراعت: زه خپله ملاؤ شوے یم، ما سره سیکرټری صاحب تلے وو او سیکرټری بیا شل ځله لارو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بنه جی۔

وزیرزراعت: خو زمونږ د شعبے د پاره دا بلډوزرے انتہائی ضروری دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تهیک شوه جی۔

وزیرزراعت: او کله چه Available وی نو زمونږ کارونه به هم ورسره تیز شی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو راشی جی او په دے باندے به یو Joint effort کوؤ۔

وزیرزراعت: بنه جی۔

غیر نشاندار سوال اور اس کا جواب

- 305 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر لائیو سٹاک ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
- (الف) آیا یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 2008-09 میں اچھنی (گھبرالی/کابلی) گایوں کے فارم کیلئے رقم مختص کی گئی ہے؛
- (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ پروگرام کیلئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے، نیز پروگرام میں شامل فارم کہاں قائم کرنے کی تجویز زیر غور ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟
- حاجی ہدایت اللہ (وزیر امور حیوانات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 2008-09 میں صرف اچھنی گایوں کے فارم کیلئے رقم مختص کی گئی ہے۔
- (ب) اچھنی گایوں کے فارم کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام (ADP) 2008-09 میں چھ کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے اور مذکورہ فارم لوڈیر میں قائم کرنے کی تجویز ہے جس کا باقاعدہ پی سی ون تیار کر کے حکومت صوبہ سرحد کو منظوری کیلئے بحوالہ مراسلہ نمبر 13348/15/764 مورخہ 12 نومبر 2008 کو ارسال کر دیا گیا ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں جن میں: وجیہہ الزمان خان، ایم پی اے 16 فروری 2010 کیلئے؛ جناب انور سیف اللہ خان 16 تا 20 فروری 2010؛ جناب حاجی اورنگزیب خان صاحب 20 فروری 2010 کیلئے؛ جناب عدنان خان وزیر 16 فروری 2010 کیلئے؛ جناب شکیل خان عمر زئی 16 فروری 2010 کیلئے؛ جناب آصف بھٹی صاحب 16 فروری 2010 کیلئے؛

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔ میں اس پر آپ سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، یہ کارروائی ذرا تھوڑی سی آگے۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: یہ کارروائی کا حصہ ہے۔ جناب، میں گزارش کروں گا کہ آپ مجھے تھوڑا سا ٹائم

دے دیں، بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: جی، جناب جاوید عباسی صاحب۔

Unlawful تھا، Without lawful authority تھا تو اس ملک کے اندر کتنا بڑا جوڈیشل کرائسز جناب سپیکر، پیدا ہوگا؟ لہذا میری ریکویسٹ ہے کہ ہم ان تمام لیڈر صاحبان سے ایک ریزولوشن پاس کروا کے فیڈرل گورنمنٹ سے ریکویسٹ کریں کہ اس کو ایک Closed transaction سمجھا جائے، (تالیاں) ایک نیا معاملہ نہ کھولا جائے۔ اگر ایسا کیا گیا تو جناب، پچھلے سال سے جتنے بھی فیصلے اس ملک کے اندر ہوئے ہیں اور کئی Constitutional matter dispose of کیے گئے ہیں تو یہ ایک ایسا جوڈیشل کرائسز شروع ہو جائے گا کہ جس سے سارے پاکستان کو اور جمہوری اداروں کو خطرہ ہے، لہذا میں ریکویسٹ کروں گا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس طرح ہے عباسی صاحب۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: میں ایک ریزولوشن لاتا ہوں کہ آپ رول 240 کو رول 124 کے تحت سپینڈر دیں اور مجھے ریزولوشن لانے کا موقع دیں اور ایک ریکویسٹ میری فیڈرل گورنمنٹ سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہی نہیں ہے، آپ رولنگ دے دیں، کیا یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے؟ جناب سپیکر، انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر پر رولنگ مانگی ہے، آپ رولنگ دے دیں کہ پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہے کہ نہیں۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: یہ معاملہ اگر میری ذات کا ہوتا تو میں کبھی آواز نہ اٹھاتا، یہ معاملہ سخت سنجیدہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس میں عباسی صاحب، ایک منٹ چونکہ یہ پراونشل سبجیکٹ میں ہاؤس کے Cognizance میں نہیں آتا لیکن اگر آپ اس پہ۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: یہ بہت ضروری ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں، آپ نوٹس دے دیں، پھر دیکھتے ہیں ناجی۔ نوٹس دے دیں اور موشن لے آئیں، پھر دیکھتے ہیں، آپ Written لے آئیں پھر دیکھتے ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: آپ رول سپینڈ کریں تاکہ ہم قرارداد پیش کر سکیں۔

جناب سپیکر: نہیں، میرے سامنے کیا پڑا ہے؟ میں اس کیلئے رول سپینڈ کر دوں؟ یا آپ تھوڑا سا سمجھنے کی کوشش کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: اس ایجنڈے کے مطابق آپ۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر بہت سے ممبران صوبائی اسمبلی کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: آپ سب بیٹھ جائیں۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، سارے بیٹھ جائیں۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، میں جواب دے رہا ہوں، آپ بیٹھ جائیں سارے بیٹھ جائیں۔ میں نے

روٹنگ دے دی ہے، اگر ان کی ریزولیوشن ہے تو اس کیلئے نوٹس لے آئیں۔

(شور / قطع کلامیاں)

تحریر التواء

Mr. Speaker: Item No. 6. 'Adjournment Motions': Mr. Israrullah Khan Gandapur, to please move his Adjournment Motion No. 137.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں اور ہاؤس کی بھی توجہ چاہوں گا۔

ایوان کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ وزیر

اعظم صاحب کے اعلان کے باوجود سی آر بی سی لفٹ کینال کا منصوبہ حالیہ ECNEC میں ایجنڈے پر نہ

لا کر اس عوامی مفاد کے اہم منصوبے کو التواء میں ڈالا جا رہا ہے، لہذا مختصر بات کی اجازت دی جائے۔

سر، منسٹر صاحب سے بھی میں نے بات کی ہے اور چند ایسے پہلو ہیں جن کو مختصر آئیں رکھنا

چاہوں گا اس ہاؤس کے سامنے۔ اس سلسلے میں 2005ء میں میں نے ایک ریزولیوشن پاس کروائی تھی اور

اسمبلی میں سب نے مہربانی کر کے اس کو متفقہ طور پر پاس کیا تھا۔ جب اس ریزولیوشن کا جواب آیا تو اس

میں ایک ایسی Observation انہوں نے لگائی تھی کہ جس میں انہوں نے لکھا تھا: The project

should be re-examined in the light of observation of CDWP in para (5) اور پیرا (5) میں سر، وہ لکھتے ہیں: Though the execution of financially and

economically viable projects are in the interest of Province should

Economically not be over burden. یعنی وہ یہ سمجھتے ہیں کہ سی ڈی ڈی پیلوپی میں جو ہے، یہ

viable نہیں ہے اور آگے جا کر وہ لکھتے ہیں کہ اس کی جو O&M cost ہے، وہ اتنی زیادہ ہوگی این ڈی ڈبلیو پی کی، کہ گورنمنٹ اس کو برداشت نہیں کر سکے گی۔ یہ سر، JAIKA کی رپورٹ ہے جو کہ میں اپنے ساتھ لایا ہوں۔ اس میں اس کی جو O&M cost ہے، وہ % 1.07 of the total اس کی جو Budgetary allocation ہے، وہ 60 بلین تھی، ابھی کوئی 70 سے اوپر ہوگی اور اس میں سر، جو ہمارے خدشات ہیں، اس کا احاطہ اس رپورٹ میں بھی کیا گیا ہے اور اس میں وہ لکھتے ہیں، میں یہ ہاؤس کے سامنے اس وجہ سے رکھنا چاہتا ہوں کہ یہ صرف ڈی آئی خان کا مسئلہ نہیں ہے، پورے صوبے کا ہے۔ وزیر اعظم صاحب نے ہمیں ایشورنس دی تھی، اس میں وہ لکھتے ہیں: Institutional inefficiency and lack of interest: this project was one of the medium priority project for the WAPDA and therefore proper attention could not be paid by them. There were designed delays, contractual delays, approval delays in appointment of consultants and contractors and Further frequent changes in the management and staff آگے جا کر وہ لکھتے ہیں

اور یہ اہم ہے، Since the beneficiaries belong to the Province, who did not have a strong word at the Federal level, the timely completion of the project was only a secondary priority to the Federal Institution. Observation ہے اور یہ Japanese تھی کوئی این ڈبلیو ایف پی کی اسمبلی نہیں تھی، میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب ان کی ایک Said observation ہے، وزیر اعظم صاحب نے ہمیں کہا تھا کہ 21 تاریخ کو وہ ECNEC سے اسے Approve کروائیں گے، وہ ECNEC کے ایجنڈے پر بھی نہیں تھی، اس میں ہم آگے جا کر دیکھتے ہیں، ہمارے فوڈ منسٹر صاحب یہاں پہ بیٹھتے ہیں، اس رپورٹ میں 1993 سے 2020 تک انہوں نے کہا تھا کہ این ڈبلیو ایف پی میں جو فوڈ کرائسز اور جو Food deficit ہے، وہ نولاکھ ٹن آرہا ہے، آج فوڈ منسٹر صاحب بتا رہے تھے کہ وہ بڑھتے بڑھتے جو Gap ہے، وہ بائیس لاکھ ٹن تک چلا گیا۔ سر، اس پہ جو Cost آرہی ہے، وہ تقریباً کوئی 60 ارب سے اوپر ہے، Annually fifteen billion جو ہے، وہ فیڈرل گورنمنٹ آپ کو دے رہی ہے جو کہ پھر ہم Repay کرتے ہیں، Loan لیتے ہیں وغیرہ وغیرہ، اگر چار سال ہوں یعنی یہ جو Vicious circle of debt ہے، اگر ہم اس کو کم کر لیں تو ہمارا جو پراجیکٹ ہے، اس میں وہ لکھتے ہیں کہ یہ صرف این ڈبلیو ایف پی کیلئے نہیں، یہ پورے نیشنل اکانومی کیلئے بہتر ہوگا۔ اس میں اور بھی ایسی باتیں ہیں، میں یہ چاہوں گا کہ منسٹر صاحب اگر اس

کو Agree کریں کہ ہم اس کو ایڈمٹ کرالیں اور اس پہ بحث ہو جائے تو آگے چل کر ہم فیڈرل گورنمنٹ کو ایک ریزولوشن بھیجیں تاکہ اس کی Implementation ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی جناب بشیر بلور صاحب، دا ایریگیشن، تاسو پرے وائی جی، بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب، زہ ستاسو شکر گزار یم او د آنریبل ممبر صاحب شکر گزار یم چہ دوئی داسے اہم مسئلے باندے خبرے او کرے۔ سپیکر صاحب، دا سی آر بی سی چہ دے نو دا دوئی چہ کومہ خبرہ او کرہ پہ دے باندے ہیخ اختلاف نشتہ، پرائم منسٹر صاحب راغلیے وو پیسنور تہ او هغوی دا وینا کرے وہ خوبیا د دوئی دا ریزولوشن ہم راغلیے وو دے هاؤس کبنے او حکومت شکریہ ہم ادا کرہ چہ ستاسو دا پراجیکٹ چہ دے، دا تاسو مخکبنے بوئی، هغوی مونر سرہ وعدہ کرے وہ او دا تاسو تہ وایم چہ پرون پہ فلور آف دی هاؤس پرائم منسٹر صاحب اعلان کرے دے چہ زہ بہ دا د'ایکنک' میتنگ کبنے پہ ایجنڈا راولم، دیکبنے خنگہ چہ دوئی خبرہ او کرہ نو دا مرکزی حکومت مونر سرہ چہ کوم پہ دے لہ کبنے کو آپریشن کوی نو دا یو مثالی خبرہ دہ، دا دن نہ دا مسئلہ نہ دہ، دا د سا تہ کالو نہ دا مسئلہ دہ او دیکبنے دا ہم وایم چہ زمونر د اوبہ چہ کوم دا Water Accord شوے وو، Water Accord کبنے ہم زمونر دا اوبہ چہ دی هغه پنجاب او سندھ استعمالوی۔ زمونر ورونرہ دی خو هغوی اوسہ پورے مونر پہ فلور آف دی هاؤس پریویس گورنمنٹ کبنے ہم او دے خل ہم مونرہ دا ریزولوشن پاس کرے وو چہ د هغے انکم د مونر تہ راشی، هغه زمونرہ اوبہ چہ کوم پنجاب او سندھ استعمالوی او ایریگیشن پرے کوی او هغوی خپل ایریگیشن نہ پیسے او هغه آبیانہ اخلی نو پکار دہ چہ هغه پیسے د مونر تہ را کری، زمونر اوبہ دی او انشاء اللہ زمونر دا پراجیکٹ چہ کوم دے، Sixty nine billion rupees پہ دے لکی او فیڈرل گورنمنٹ دا Agree کوی چہ مونر بہ دا خاما کوؤ نو د سکشن خو هله کیری چہ مونر انکار کوؤ یا فیڈرل گورنمنٹ انکار کوی۔ زہ اوس پہ فلور آف دی هاؤس دا وایم چہ Next ECNEC meeting کبنے انشاء اللہ دا بہ Put کیری او دا بہ پاس کیری او دیکبنے خنگہ چہ ئے او وئیل بائیس لاکھ تین غنم چہ دی نو دا زمونر Deficit وو

او کہ دا مونبر جوڑ کرو او ہغہ بائیس لاکھ تین چہ دی ہغہ ہم مونبر پورہ کرو نو انشاء اللہ دا غنم مونبرہ ایکسپورت کولے ہم شو۔ زہ پہ دے وجہ ہاؤس تہ دا Surety ورکوم چہ انشاء اللہ Next meeting کنبے 'ایکنک' کنبے بہ ہلتہ پاس کیری او انشاء اللہ دا کریڈٹ بہ مرکزی حکومت او صوبائی حکومت تہ وی او انشاء اللہ پہ دے بہ مونبرہ کار شروع کوؤ۔

جناب سپیکر: Follow up ئے شتہ، مطلب دا دے تاسو Sure یی چہ دے 'ایکنک' کنبے بہ کیری۔

سینیئر وزیر (بلدیات): بالکل جی، Next ECNEC meeting کنبے بہ مونبرہ دا راوخلو او دا بہ پاس کیری او دے باندے بہ کار کیری۔

جناب سپیکر: رحیم داد خان! تاسو خہ وئیل غواپری۔

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: جی، پہ دے باندے دا کیس تاریخ د تیر شوے میاشت د 'ایکنک' میٹنگ و او زہ پہ ہغے کنبے ووم او باقاعدہ مونبرہ دا پہ ایجنڈا باندے راوستو، چیئرمین او فنانس منسٹر ہغہ Preside کولو او پہ ہغے کنبے اوس منتہس مونبرہ تہ راغلل او پہ ہغے کنبے دا فیصلہ اوشوہ چہ پی ایس ڈی پی تہ بہ دا خی او ہغے کنبے بہ Approval کیری او د 'ایکنک' پہ ہغہ ایجنڈا باندے چہ کوم پہ اکیس تاریخ د Last میاشتے چہ کوم ہغے کنبے راغلے دے۔

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میری یہ گزارش ہے کہ صوبائی حکومت فیڈرل گورنمنٹ کا بوجھ ویسے ہی اپنے اوپر ڈال رہی ہے، یہ میری جو Said observation ہے، وہ اس حوالے سے کہ وہاں پہ Delaying tactics ہیں، حاجی عدیل صاحب کا بیان آپ نے دیکھا ہوگا کہ وہاں پہ انہوں نے پلاننگ کمیشن کے چیئر مین ایک بیورو کریٹ کو لے آئے ہیں اور اس وجہ سے لیکر آئے ہیں کہ جو آپ کی سکیم جب سی ڈی ڈبلیو پی کلیئر نہیں کر سکتی تو 'ایکنک' میں وہ کیسے جائے گی؟ اور میں اس وجہ سے کہہ رہا ہوں کہ ہم ایک ماحول بنالیں اور فیڈرل گورنمنٹ کو Realize کرالیں کہ اگر اعلانات ہوں سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ہاں ہاں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: یہ اعلانات ہم کب سے سنتے آ رہے ہیں اور Japanese یہ کہتے ہیں کہ جو Beneficiaries ہیں، وہ دوسرے صوبے کے ہیں اور ان کے صوبے میں Representation نہیں ہے اور یہ JAIKA کی رپورٹ ہے۔ سر، وہ ایک بات کہتے ہیں اور یہ تو کوئی پختہ نخواستہ سہلی نہیں کہہ رہی ہے، میں یہ کہتا ہوں، یہاں پہ ایوب جان صاحب کی بات آپ نے سنی کہ ایک کروڑ جو بلڈوزروں کے تھے، دو ڈھائی سال سے جمع ہیں، اس میں آپ کے بلڈوزر نہیں رہے اور جس کی اتنی کاسٹ بھی نہیں ہے اور آپ کا MAF جتنا بھی وہاں پہ Water apportionment میں Due ہے، ابھی وہ پانی پنجاب استعمال کر رہا ہے، اگر یہ 2500 آپ یہاں پہ استعمال کریں تو وہاں ان کی Down streams پر اثر پڑے گا۔ سر، میں اسی وجہ سے کہہ رہا ہوں، پنجاب بھی ہمارا بھائی ہے لیکن بعض بیوروکریسی کے افسران وہاں پہ موجود ہیں جو اس کو Delay کریں گے۔ یہاں پہ اسمبلی کی ریزولوشن کا وہ کہتی ہے کہ آپ O&M cost برداشت نہیں سکیں گے تو ہمیں Economically feasible منصوبے دیں اور وہ سی ڈی ڈبلیو پی میں لٹکا ہوا ہے۔ تو میری یہ گزارش ہوگی کہ اس پہ ایک سیر حاصل گفتگو ہو جائے اور پھر اگر گورنمنٹ مناسب سمجھے تو ہم ایک ریزولوشن کی شکل میں آگے بھیج دیں گے، یہ ایک ضلع کی بات نہیں پورے صوبے کی بات ہے۔

سینیٹرز (بلدیات): جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

سینیٹرز (بلدیات): ٹھیک ہے جناب سپیکر، ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ اس پہ ریزولوشن پاس کریں۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ پراجیکٹ ہو، ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا صوبہ بھی گندم میں خود کفیل ہو، ہم چاہتے ہیں کہ گنا ہمارے صوبے میں زیادہ ہو کہ ہم چین میں بھی خود کفیل ہو سکیں اور یہاں منگائی کم ہو، ہم نے تو یہ Propose بھی کیا ہے اور فیڈرل گورنمنٹ سے بات بھی کی ہے۔ اب پرائم منسٹر آف پاکستان پشاور میں کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ میں نے یہ پراجیکٹ منظور کر لیا ہے، اس کے بعد فنانس منسٹر 'ایٹک' کی میٹنگ میں کہتے ہیں کہ ہم یہ منظور کرتے ہیں اور اس پہ کام کریں گے، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اگر یہ ریزولوشن لکھ لیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس طرف توجہ دیں، آپ ذرا اپنی منی اسمبلی ختم کریں، بہت اہم ایشو ڈسکس ہو رہا ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دیکھیں، میں آپ کو بتاؤں کہ یہ پراجیکٹ ہمارے صوبے کیلئے زندگی اور موت کا پراجیکٹ ہے اور اس سے ہم کسی طریقے سے بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے انشاء اللہ اور ہم ان سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، اس کیلئے ہم آخری حد تک جائیں گے مگر ریزولیوشن اس وقت پاس ہوتی ہے کہ ہم گورنمنٹ کو کہیں اور اگر گورنمنٹ ہماری بات نہ مانے تو ہماری کتنی ریزولیوشن گئی ہیں اور ان پہ کیا عملدرآمد ہوا ہے؟ میں ہاؤس کو Surety دے رہا ہوں کہ ہم سے پرائم منسٹر آف پاکستان نے وعدہ کیا ہے کہ اس کو ہم عملی جامہ پہنائیں گے اور اگر یہ ریزولیوشن لاتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، اچھی بات ہے، اور بھی زور پڑے گا، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اگر لکھی ہوئی ریزولیوشن ہو تو ہم پاس کرنے کیلئے تیار ہیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر ڈسکشن کیلئے اگر ایڈمٹ کر لیں تو مناسب ہوگا۔

جناب سپیکر: یہ اس کی ایڈمٹن چاہتے ہیں، بشیر بلور صاحب! آپ لوگ گورنمنٹ کی طرف سے ایڈجرنمنٹ موشن چاہتے ہیں؟ آپ اس کو۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دیکھیں، میں کہتا ہوں کہ ڈسکشن ہو گئی ہے، اب ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، ایڈمٹ بھی کریں اور ریزولیوشن بھی پاس کریں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس پراجیکٹ کو عملی جامہ پہنائیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، میں اس ایڈجرنمنٹ موشن کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ میری عرض یہ کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی ایڈمٹ نہیں ہوئی، پیر صاحب! ہر کوئی اس پر ڈسکشن نہیں کر سکتا، جب ایڈمٹ ہو جائے تو پھر آپ ڈسکشن کر سکتے ہیں۔

سید محمد صابر شاہ: وہ تو ہو گئی ناجی۔

جناب سپیکر: نہیں، ابھی نہیں ہوئی ہے، ابھی گورنمنٹ کی طرف سے ان کی آراء سنتے ہیں۔ جی، پرویز خان خٹک صاحب، تاسو نے Oppose کوئی کہ نہ خہ؟

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): زہ د محکمے منسٹریم او ما نہ خو تاسو تپوس اونکرو او دا یو دیرہ اہم مسئلہ دہ۔ بے شکہ وزیر اعظم صاحب اعلان کرے دے، زمونبرہ یقین دے چہ دا مسئلہ بہ حل کپری خو پہ دے باندے خہ بلہ خبرہ نہ کوؤ۔ مونبرہ

پرے خبرہ او کپہ، ہاؤس تہ او نور و تہ چہ آگاہی، معلومات اوشی او چرتہ شہ تکلیف وی نو ہغہ بہ ختم شی۔ زہ وایم کہ دا ایدمت شی نوخہ پرا بلم نہ دے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Adjournment Motion, moved by the honourable Member, may be admitted for detailed discussion under rule 73. Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Adjournment Motion is admitted for detailed discussion under rule 73.

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر! میری وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک ایڈمٹ ہو گئی نا جی۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر! وہ بھی اہم ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ بھی اہم تھی لیکن رولز میں یہ ہے کہ ایک ایڈمٹ ہو جائے تو پھر دوسری نہیں آسکتی۔

مفتی کفایت اللہ: اس کو بعد میں کر لیں۔

جناب سپیکر: کریں گے جی، پھر دیکھتے ہیں نا۔ کال اٹینشن نوٹس: جناب شاہ حسین خان۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، مجھے ذرا سائٹم دے دیں، ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پیر صاحب! تھوڑا سا ایجنڈا ختم کر لیں، آج بھی میڈیا کے دوستوں نے کیا کیا لکھا ہو گا۔ کل آپ اپنے دوست کو خراج تحسین پیش کر رہے تھے اور کتنے اخبارات بھر چکے ہیں کہ ایجنڈے کو چھوڑ کر سارے ممبران دوسرے ایشوز پہ لگ جاتے ہیں۔ پہلے یہ ختم کر کے بہت تھوڑا ہے۔

سید محمد صابر شاہ: ابھی تو کافی رہتا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، بس بہت تھوڑا سا ہے، پہلے اس کو ختم کر دوں پھر آپ کا ہاؤس ہے، آپ کو ٹائم دوں گا۔

سید محمد صابر شاہ: سر، آپ مجھے ٹائم دے دیں، یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، پھر بعد میں ٹائم دوں گا لیکن پہلے ایجنڈا ختم کر لوں تو پھر ٹائم ضرور دوں گا۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Item No 7. 'Call Attention Notices': Mr. Shah Hussain Sahib, to please move his call attention notice No. 279 in the House. Mr. Shah Hussain Sahib.

جناب شاہ حسین خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ پشاور میں تمام بڑے تدریسی ہسپتالوں میں گاڑیوں کی پارکنگ فیسوں میں بغیر کسی منظوری کے اچانک اضافہ کیا گیا ہے اور بعض اوقات مریضوں کے ساتھ آنیوالے سادہ لوح لوگوں سے پچاس اور ساٹھ روپے فیس وصول کی جاتی ہے جس کی وجہ سے مریضوں کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے کیونکہ ہسپتال والے گاڑیوں کی پارکنگ کا ٹھیکہ بغیر کسی ٹینڈر اور مقابلہ کے من پسند لوگوں کو الاٹ کرتے ہیں۔ چونکہ یہ لوگ نہایت طاقتور اور مافیاء کی شکل اختیار کر گئے ہیں اور لوگوں سے ناجائز طور پر پیسے بٹورنے کے چکر میں ہوتے ہیں، اس کے علاوہ سرکاری نمبر پلیٹ والی گاڑیوں سے بھی پارکنگ فیس وصول کی جاتی ہے، لہذا پشاور کے تمام ہسپتالوں کے پارکنگ ایریا کے معاملات کو شفاف بنانے کیلئے اقدامات کیے جائیں اور مقررہ شرح فیس سے زیادہ لینے والے متعلقہ ٹھیکیداروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور سرکاری نمبر پلیٹ والی گاڑیوں کو مذکورہ فیس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، خوک بہ د تریڈری بنچ نہ، قاضی محمد اسد صاحب۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ خیبر ٹیچنگ ہاسپٹل کا کارپارک اور ایمرجنسی والا جو ایریا تھا، اس کی ملکیت پاکستان ریلویز کی ہے اور اس کو ریلوے سے ہسپتال کیلئے لیا گیا تھا لیکن عدالت کے ذریعے انہوں نے پھر واپس لے لیا ہے۔ ابھی وہ پارکنگ ایریا اور اس کا کارپارک ریلویز چلارہا ہے اور جو ایل آر ایچ کا کارپارک ہے، وہ تو پچھلے دو مہینوں سے سیکورٹی کی وجہ سے بند ہے اور اس کا جتنا بھی کارپارک تھا وہ ٹھیکے پر دیا تھا اور کنٹریکٹ پر دیا تھا، وہ Open bidding کے ذریعے کیا گیا تھا اور جو آپ کہہ رہے ہیں کہ گرین پلیٹ کیلئے معاف کیا جائے یا وہ اس سے پیسے بٹورنے کے چکر میں ہوتے ہیں، تو وہ دو مہینوں سے بند ہے لیکن جب وہ ہوتا ہے تو وہ Open bidding کے ذریعے ہوتا ہے اور اس میں ہم سسٹم شفاف رکھتے ہیں۔ اگر میرے بھائی کو اس کے علاوہ کسی اور چیز پر بھی شک ہے تو ان کے ساتھ ہم انتظامیہ کو بیٹھا دینگے اور ان کے خدشات دور کر دینگے۔

Mr. Speaker: Thank you, ji. Mr. Taj Muhammad Khan Tarand Sahib, Mr. Muhammad Javed Abbasi Sahib, Sardar Aurangzeb Khan Nalotha Sahib, to please move their identical call attention notices No. 285, 286 and 294 in the House, one by one. Mr. Taj Muhammad Khan Tarand Sahib, please.

جناب محمد حاوید عباسی: جناب سپیکر! میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اس کو ابھی فلور دے دیا ہے۔

جناب تاج محمد خان ترند: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم اور عوامی مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ واٹر شیڈ پراجیکٹ کئی سالوں سے اور اس صوبے میں جنگلات کی ترقی کیلئے کام کر رہا ہے۔ اس پراجیکٹ نے صوبے میں بہت سے ترقیاتی کام کیے ہیں، چونکہ یہ پراجیکٹ مرکزی حکومت کے فنڈ سے چل رہا تھا اور اب مرکزی حکومت جون 2010 میں یہ پراجیکٹ ختم کر رہا ہے جس کی وجہ سے اس اہم پراجیکٹ کا خاتمہ ہو جائے گا، لہذا حکومت اس پراجیکٹ کو جاری رکھنے کیلئے اقدامات اٹھائے۔

جناب سپیکر، زموں پر پہ دے صوبہ کب سے واٹر شیڈ پراجیکٹ تقریباً د 35 کالونہ کار کوی لگیا دے او اوس مرکزی حکومت د ہغہ پراجیکٹ د ختمولو اعلان کرے دے او د ہغہ پراجیکٹ د ختمیدو پہ وجہ بہ زموں جنگلاتو تہ یر نقصان اوشی خکہ چہ د دغہ پراجیکٹ پہ تھرو باندمے نوے بوتی ہغوی لگوی او د جنگلاتو د ترقی د پارہ کارونہ کوی نو لہذا زہ حکومت تہ دا گزارش کومہ چہ د پراجیکٹ د نہ ختمولو د پارہ د مرکزی حکومت سرہ خبرہ او کری۔

Mr. Speaker: Javed Abbasi Sahib, to please move.

جناب محمد حاوید عباسی: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ہزارہ ڈویژن میں واٹر شیڈ کے نام سے ایک پراجیکٹ وفاقی حکومت کے تحت چل رہا ہے جس میں ملازمین کی تعداد چار سو تچھ سو ہے۔ اس پراجیکٹ کیلئے وفاقی حکومت فنڈ فراہم کرتی ہے اور اب وفاقی حکومت اس پراجیکٹ کو بند کرنے کا اعلان کر چکی ہے۔ اب اگر ایسا کیا گیا تو نہ صرف ہزارہ ڈویژن کی ترقیاتی سکیمیں متاثر ہوگی بلکہ چار سے چھ سو تک ملازمین بھی بے روزگار ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر، ایک عرصہ دراز سے واٹر شیڈ کے نام سے ایک پراجیکٹ چل رہا ہے اور آپ جب بھی یہاں سے آگے جاتے ہیں اور جو بھی درخت آج آپ کو نظر آرہے ہیں، چاہے وہ تھیا گلی ہو، ایبٹ آباد ہو، آگے مانسمرہ میں ہوں، بگرام میں ہوں اور جہاں بھی ہوں، تو یہ بہت Important project تھا اور یہ اس لئے لگائے گئے تھے۔ الحمد للہ پچھلے بیس سالوں سے یہ کام ہو رہا ہے اور ساری حکومتیں جب بھی آئی ہیں تو یہ پراجیکٹ Extend ہوتا رہا ہے اور اس میں چار سے چھ سو تک ملازمین ہیں اور ہمارے صوبے

سے ان کا تعلق ہے۔ ہماری یہ ریکوریسٹ ہے فیڈرل گورنمنٹ سے اور لاء منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، اگر وہ یہ پراجیکٹ Extend کر لیں تو یہ بہت بڑا فائدہ ہے۔ چونکہ اس کی Activities پورے صوبے کیلئے ہیں اور ہمارا وجود و سراسر ایڈیٹور ہے، نہ ان کے پاس اتنے Resources ہیں جناب سپیکر، نہ ان کے پاس اتنے لوگ ہیں کہ وہ توجہ دیں سکیں اور جنگلات پر بھی پوری طرح توجہ نہیں دے سکتے جو کہ Already ان کے کنٹرول میں ہیں۔ جناب سپیکر، ان کا کام یہ تھا اور یہ اس لئے بنایا گیا تھا اور اس کا Background یہ تھا جناب کہ جب تربیلہ بہت بڑا ڈیم بنایا گیا تھا تو انہوں نے کہا تھا کہ تربیلہ میں ساری مٹی آ جائے گی اور یہ بھر جائے گا تو یہ جتنا بھی پیچھے ایریا ہے سر، اس میں درخت لگائے جائیں تاکہ وہ اس کو روکا جاسکے۔ جناب سپیکر، اگر اس پراجیکٹ کو ہماری فیڈرل گورنمنٹ Extend کر دے تو بہت اچھی بات ہے اور یہ چل سکتا ہے، اس کیلئے بہت فائدہ ہو گا اور اگر وہ کسی صورت میں نہیں ہو سکتا تو پھر ہماری ریکوریسٹ ہے منسٹر صاحب سے بھی اور حکومت سے بھی کہ یہ جو چار سے چھ سو تک ملازمین ہیں، ان کو اپنے پاس لے لیں تاکہ ان کی نوکریاں ختم نہ ہو جائیں۔ ان کی زندگیاں اور ان کے بچے جو ہیں، انہوں نے بیس بیس، اٹھارہ اٹھارہ سال کام کیا ہے، وہ کسی اور جگہ میں بھی نہیں جاسکتے تو ان کا کوئی مستقبل ضرور ہونا چاہیے لیکن سب سے Important بات یہ ہے کہ چونکہ یہ ہمارے صوبے کا بہت بڑا سپورٹ ہے تو آپ فیڈرل گورنمنٹ سے یہ معاملہ up Take کریں تاکہ جو ہمارا پراجیکٹ ہے، یہ بھی ضائع نہ ہو جائے اور یہ چار سے چھ سو تک جو ملازمین ہیں، ان کی بھی نوکریاں محفوظ ہو سکیں۔ Thank you very much۔

Mr. Speaker: Sardar Aurangzeb Khan Nalotha Sahib, to please move his call attention notice.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی توجہ ایک انتہائی اہم نوعیت کے مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ محکمہ واٹر شیڈ ہزارہ ڈویژن کے پانچ اضلاع کے علاوہ ضلع شانگلہ اور ضلع بونیر میں بھی پچھلے 35 سال سے ان علاقوں کی بنجر زمینوں اور خالی پہاڑوں پر شجر کاری کے علاوہ بہت سے دیگر ترقیاتی امور سرانجام دے رہا ہے جس کے علاقائی سطح پر انتہائی مفید اور مثبت اثرات مرتب ہوئے ہیں، تو اس سے پراجیکٹ کو تشکیل دینے کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ تربیلہ ڈیم، جسے پاکستان کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے، میں زمینی کٹاؤ کی وجہ سے مٹی بھر جانے سے روکنا بھی شامل تھا، ان علاقوں میں شجر کاری کی وجہ سے عالمی نوعیت کے اس ڈیم کی زندگی بھی بڑھی اور اس طرح منگلا ڈیم اور ہمارے شمالی علاقہ جات یعنی کاغان اور بالا کوٹ سے منسلک ہے، اس پر بھی اس کے

اثرات مرتب ہوئے۔ جہاں ایک طرف پودے لگانے کی وجہ سے ماحول میں بہتری آئی، وہیں ہمارے غریب لوگوں کو اپنے گھر کی دہلیز پر روزگار میسر آیا۔ چونکہ اس سے محکمہ واٹر شیڈ کو وفاقی حکومت کی وزارت ماحولیات فنڈ میا کرتی رہی، اب اس پراجیکٹ کی مدت جون 2010 کو ختم ہو رہی ہے، محکمہ ہڈانے نئی پانچ سالہ سکیم مرکزی حکومت کو برائے منظوری ارسال کی ہے لیکن مرکزی حکومت اس پراجیکٹ میں Permanent ملازمین کی تنخواہیں دینے پر آمادہ نہیں ہے اور وفاقی حکومت یہ کہہ رہی ہے کہ حکومت صوبہ سرحد اپنے ملازمین کی تنخواہ کا خود بندوبست کرے۔ محکمہ جنگلات نے واٹر شیڈ کے ملازمین کی تنخواہوں کی ایس این ای وزارت خزانہ کو برائے منظوری ارسال کی ہے اور اس کی منظوری ہر حال میں ممکن بنائی جائے۔

جناب سپیکر، اس منصوبے کے چند فوائد اس ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر، اس منصوبے سے تربیلہ ڈیم جس کی اوسطاً تجویز کردہ زندگی ستاون سال تھی، اب بڑھ کر پچاسی سال ہو گئی۔ ملکی معیشت کو اربوں روپے کا فائدہ ہوا، پانچ سو کے قریب افراد کو گزشتہ تیس سالوں سے مستقل بنیادوں پر ملازمت ملی اور تقریباً نصف لاکھ خاندانوں کو شجر کاری کے ذریعے اپنے گھروں کے قریب روزگار دیکر آبادی کی نقل مکانی روکنے میں اہم کردار ادا کیا۔ کامیاب شجر کاری کے ذریعے مالکان اراضی کو اپنی ضروریات کی تکمیل کیلئے متبادل ذریعہ فراہم کر کے قدرتی جنگلات کو جلانے اور تعمیرات کے کاموں کیلئے حاصل کی جانے والی قیمتی لکڑی کو بچایا گیا۔ جناب سپیکر، میری اس ایوان سے استدعا ہے کہ اس اہم مسئلے کو جس سے لوگوں کا روزگار وابستہ تھا اور ہزارہ ڈویژن کی تعمیر و ترقی میں اہم رول تھا، اس کو مرکزی حکومت کے سامنے Take up کیا جائے اور اس مسئلے کا حل نکالا جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: ٹریڈری پنجر سے جناب واجد علی خان صاحب، منسٹر ماحولیات پبلیز۔

سر دار شمعون بارخان: جناب سپیکر، میں اس میں ضمن میں ایک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس میں اور نہیں ہو سکتا جی، بس ان کے کال اٹینشن نوٹسز تھے، اس پر ڈیٹ نہیں ہو سکتی کال اٹینشن پہ ڈیٹ نہیں ہو سکتی، تھینک یو۔ جی، واجد علی خان صاحب۔

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): محترم سپیکر صاحب، د کال اٹینشن پہ ذریعہ چہ کومہ مسئلہ دے ایوان تہ راغلے دہ، دا ډیرہ زیاتہ اہم او ضروری دہ او زمونډ د دے صوبے د پارہ او خنکگہ چہ موؤر دا اووئیل چہ دا د تربیلہ ڈیم پہ Catchment areas باندے مشتمل ایریا دہ او اووہ ضلعے دی د ملاکنډ ډویشن

او د هزاره ډویشن چه په هغه کښه د واټر شید کار کیری او دا وقتاً فوقتاً مختلف آرگنائزیشنز سپورت کره ده او دا واپد هم سپورت کره ده، صوبائی حکومت هم وقتاً فوقتاً دے له فنډز ورکړه دی۔ د جرمن یو ادارہ وه، هغه هم دے ته فنډ ورکړه دے او اوس چه دا 2005 نه واخله تر اوسه پورے فیډرل گورنمنټ، محکمہ ماحولیات چه هغوی دا سپورت کوی او د دے راتلونکے جون دا Last date وو چه دے پورے به دا مونږ Wind up کوؤ۔ بیا زه سره د خپلے محکمے لارم او فیډرل منسټر سره مو ملاقات او شو، په دیکښه هغوی بیا د یو کال Extention او منلو چه یو کال پورے مزید مونږ Conditionally دا منو او دا به مونږ چلوؤ۔ د هغوی یو نکته ده او هغوی دا غواړی چه مونږ په دے باندے Agree کړی چه تاسو مزید دا واټر شید چه دے او چلوئ په دے صوبه کښه، هغوی دا وائی چه Non developmental Expenditures چه د دے راغله دی او هغه صوبائی حکومت د برداشت کړی، که تاسو Non developmental Expenditure برداشت کوئ نو ډویلپمنټل فنډنگ به مونږ څومره کوؤ؟ دا به مونږ د دے نه ډبل هم کړو، زیات به ئه هم کړو او دا به مونږ مزید او چلوؤ۔ د هغه د پاره بیا مونږ یو ریکویسټ کړه وو او هغه سمی چه ده زمونږ ډیپارټمنټ تیاره کړه ده، نمبر 435 بتاریخ 15، چه یره دا سمی چه ده دا مونږ وزیر اعلیٰ صاحب ته لیږله ده چه تاسو دا پراجیکټ چه دے او دا نان ډویلپمنټل چه کوم ستاف دے یا فنډنگ دے، هغه د صوبائی حکومت د ایس این ای په ذریعه باندے واخلی او په راتلونکے اے ډی پی کښه د شامل کړی نوزه به خپل صوبائی فنانس منسټر ته او ډیپارټمنټ ته دا درخواست او کړم چه دا ایس این ای د Non developmental Funding چه دے نو دا زمونږ ستاف چه څنگه دوی او وئیل چه په هغه کښه د دیرش کالو پورے د خلقو پکښه سروس او د هغه خلقو پکښه روزگار هم چلیږی او دا ډیره اهم او ډیره مفید محکمہ ده، واټر شید مونږ چلوؤ نوزه ستاسو په ذریعه باندے او د دے هاؤس په ذریعه باندے فنانس ډیپارټمنټ ته دا درخواست کوم چه کومه سمی مونږ وزیر اعلیٰ صاحب ته 'موؤ' کړه ده، هغه سمی د دوی Approve کړی چه هغه وزیر اعلیٰ صاحب ته لاره شی چه د ډیپارټمنټ کوم پراجیکټ دے چه دا هم او چلیږی او چه کومه

خداشہ ظاہری اور تربیلہ ڈیم کبنے د Silt مسئلہ دہ، د روزگار مسئلہ دہ او خلقوتہ د اوبو او د شید مسئلہ دہ نو دا تولے مسئلے چہ دی، دا پہ دیکبنے حل کیدے شی۔ یقیناً چہ دوئ کومہ مسئلہ راپور تہ کرے دہ دا زمونر د دے صوبے د پارہ دیرہ اہمہ او ضروری دہ۔ زہ د دوئ دا کال اپینشن نو تہسز چہ کوم دی، دا زہ د حکومت د طرفہ سپورٹ کوم خو درخواست بہ ستا سو پہ ذریعہ سرہ او کرم او فنانس د پیار تمنٹ تہ چہ کومہ سمی مونر۔ چیف منسٹر صاحب تہ ’موؤ‘ کرے دہ، ہغہ د منظورہ کری چہ دا تول مشکلات زمونر ختم شی دے بارہ کبنے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی فنانس منسٹر، ہمایون خان صاحب۔

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر صاحب، زہ ستا سو پہ وساطت سرہ واجد علی خان او تولو تہ یقین دہانی ور کوم چہ نان اے دی پی دغہ چیف منسٹر صاحب Approve کوی، سمی دوئ پہ 15th November موؤ کرے دہ نو انشاء اللہ تعالیٰ زمونر د فنانس نہ خو بہ زر اوخی خو Approval بہ ئے چیف منسٹر صاحب ور کوی۔ فنانس ہغہ Approval ور کوی چہ نوے بجٹ کبنے شامل وی نو انشاء اللہ تعالیٰ مونر بہ ئے زر چیف منسٹر صاحب تہ ’فارورڈ‘ کرو۔۔۔۔

وزیر ماحولیات: سمی خو بہ ستا سو پہ ذریعہ بانڈے خی۔

وزیر خزانہ: تھیک شوہ جی، زہ بہ ئے اولیہ۔

جناب سپیکر: تاسو ئے Kindly delay نہ کرئ، دا دومرہ آنریبل ممبرز چہ یو شے سپورٹ کوی او منسٹر صاحب ئے ہم سپورٹ کوی نو دا ضروری بنکاری، مہربانی او کرئ او دوئ سرہ مدد او کرئ جی، شکریہ۔

Muhammad Anwar Khan, Malik Hayat Khan and Malik Badshah Saleh, to please move their joint Call Attention Notice No. 314 in the House, one by one. Muhammad Anwar Khan Sahib.

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ ہم آپ کی وساطت سے اس معرزا یوان کی توجہ اس اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں، وہ یہ کہ ضلع دیر بالا میں گزشتہ کئی دنوں سے برف باری ہو رہی ہے جس سے کئی قیمتی جانیں ضائع ہو گئی ہیں۔ اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر صاحب، پروں ہم مونبرہ بار بار پاخیدلی وو او دغه د دیر خبرہ وہ جی۔ پہ برہ دیر بالا کبنے چہ کومہ واورہ شوے دہ جی نو پہ تیرو سلو کالو کبنے داسے واورہ نہ دہ شوے او داسے علاقے شتہ چہ ہلتہ کبنے اتہارہ فٹ واورہ شوے دہ، داسے علاقے شتہ دے چہ ہلتہ کبنے دس بارہ فٹ واورہ شوے دہ۔ مواصلاتی نظام بالکل درہم برہم شوے دے جی، تیلی فون نظام، بجلی خومرہ چہ دہ نو ہغہ تولہ راپریوتے دہ، تردے پورے چہ دا ہم پتہ نہ لگی چہ پہ دیر کبنے داسے درے دی لکہ براول کبنے نصرت درہ دہ، بین درہ دہ، ڈوگ درہ دہ او د ہغہ درو نہ تراوسہ پورے خلق راوتلے نہ دی او نہ ورسرہ د چا رابطہ شوے دہ چہ خلق مرہ دی او کہ ژوندی دی او چہ پہ یوہ علاقہ کبنے اتہارہ فٹ واورہ اوشی جی، ہیخ پتہ نہ لگی، چونکہ دا د پاکستان پیپلز پارٹی او د عوامی نیشنل پارٹی یو جمہوری حکومت دے، د دے نہ مخکبنے جی پہ 1974 کبنے بروغل کبنے دغسے سانحہ شوے وہ او پہ ہغہ وخت کبنے چترال سکاوتس، ڈپٹی کمشنر چترال تہ وائریس سیٹ باندے اطلاع ورکھے وہ چہ خلق ڈوب شوے دی او پہ لس بجے باندے اطلاع اوشوہ او پہ دوہ بجے باندے پہ چیف منسٹر ہاؤس کبنے میتنگ اوشو او پہ دوہ بجے باندے بیا پہ پرائم منسٹر ہاؤس کبنے ہم میتنگ اوشو۔ اوس سحر آپریشن شروع شوے دے جی، د پروں نہ پہ تیلی ویژن باندے دا خبر چلیبری او پہ اخبارونو کبنے راغلی دی۔ مونبرہ تاسو تہ ہم ریکویسٹ کرے دے، مونبرہ سی ایم صاحب تہ ہم ریکویسٹ کرے دے جی، مونبرہ ڈیزاسٹر مینجمنٹ سیل والا سرہ ہم رابطہ کرے دہ لیکن د دے تولو مندو تررو نہ باوجود ہم مونبرہ تہ خہ یوانچ دغه نہ دے ملاؤ شوے، تر دے پورے چہ زمونبرہ ہغہ علاقے چہ پہ ہغے کبنے اوس د مرو او د ژوندو پتہ نہ لگی۔ محمود زیب خان نن د دیر نہ راغلی دے جی، تاسو د ہغوی نہ تیوس اوکری، د تیمرگرے نہ د چکدرے پورے 'مین' روڈ لاندے چہ کومہ میدانی علاقہ دہ او پہاری علاقہ چہ کومہ پہ پی ایف 91، 92، 93 علاقے دی، یقین اوکری جی ہلتہ کبنے ہر خہ تباہ شوے دی، زندگی بالکل تباہ شوے دہ، مال مویشی تباہ شوے دی او د خلقو د مرو او ژوندو پتہ نہ لگی او کورونہ پہ خلقو راپریوتے دی جی۔ دوائی نشتہ، خوراک نشتہ دے، روڈ نشتہ دے جی۔ زہ تاسو

تہ دا ریکویسٹ کومہ چہ د دے اہم مسئلے، دا انسانی سانحہ او یو انسانی المیہ بہ وی چہ پہ دے دور کبنے ہم دومرہ غت تعداد ہلاکتونہ شوے دی او مونر۔ د پی سی او صاحب سرہ رابطہ او کرہ نو ہغہ وائی چہ نہ زما سرہ بلڈوزر شتہ، نہ زما سرہ فنڈ شتہ، نہ زما سرہ خہ وسائل شتہ نو زہ خہ او کرہ؟ مونر د پی پی او صاحب سرہ ہم رابطہ او کرہ نو ہغہ ہم راسرہ دغہ خبرہ او کرہ چہ زما سرہ ہیخ نشتہ۔ زمونر۔ صوبائی حکومت تہ دا درخواست دے چہ کومہ تباہی شوے دہ نو د دے د فوری، نن کہ د دے خبرے دے اسمبلی نہ خہ حل را اونہ وتلو نو دومرہ غتہ تباہی بہ اوشی چہ د ہغے بہ بیا ہیخ خہ تلافی نہ کیری نو دغہ مو ریکویسٹ دے چہ پہ دے خبرہ د فوراً خہ کارروائی اوشی او دغہ خلقو تہ د فوراً، د بہتو صاحب پہ حکومت کبنے پہ جہاز کبنے د چترال خلقو د پارہ بوس وړلے شوے دی جی، مالگہ وړلہ وړلے شوے دہ او نن ہلتہ خلق ہلاکیری نو کم از کم یو ہیلی کاپتر د پہ ایمرجنسی کبنے دیزاسٹر مینجمنٹ والا تہ ورکری چہ ہغہ یو ہیلی کاپتر لارشی او د علاقے سروے او کری چہ د مرو او ژوندو پتہ اولگی چہ خومرہ تباہی شوے دہ؟ دغہ موریکویسٹ دے۔ دیرہ مہربانی جی۔

Mr. Speaker: Malik Hayat Khan, to please move the same identical motion.

جناب حیات خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر، ہم آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی توجہ اس اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں، وہ یہ کہ ضلع دیر بالا میں گزشتہ کئی دنوں کی برف باری سے بہت تباہی ہوئی ہے اور کئی جانیں ضائع ہونے کا خدشہ ہے۔ اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر صاحب، زہ ستا سو پہ وساطت سرہ د صوبائی حکومت او د مرکزی حکومت د پرنٹ او الیکٹرانک میڈیا پہ نوٹس کبنے دا خبرہ راوستل غواړم۔ تقریباً درے خلور ورخے مخکبنے اول یوہ ہفتہ باران اوشو او بیا د ہغے نہ پس درے خلور ورخے پکبنے نمرراختلے وو، خلق Mentally تیار نہ وو او اچانک واورہ اوشوہ۔ دا واورہ تقریباً چوبیس گھنٹے وریدلہ او پہ دیکبنے واورہ ادریدلے نہ دہ او زمونر۔ ہلتہ کبنے چہ د تیلی فون کوم نظام دے نو ہغہ مکمل فیمل شوے دے۔ د ہغے سرہ سرہ چہ زمونر۔ خومرہ روڈونہ دی نو ہغہ

مکمل بند دی۔ زمونڊ دیر او تیمرگرے چه کوم 'مین' روڊ دے او چه کوم د این ایچ اے سره دے نو هغه نن په خه طریقه باندے معمولی کهلاؤ شوی دے، د وړو گاکو د پارہ د غتو گاکو د پارہ نه، د وړو گاکو او موټرو د پارہ کهلاؤ شوی دے او کوم چه زمونڊ روڊ ونه دی، چونکه زما د حلقے یو تحصیل په لوئر دیر کبنے دے، تحصیل خال چه په هغه کبنے تورمنگ دره ده او هغه شان سلطان خیل پائن دره ده او خه حلقه زما په ضلع دیر بالا کبنے ده چه په اته یونین کونسلو باندے هغه مشتمله ده، په هغه کبنے کارو دره او زمونڊ نهاک دره، سلطان خیل بالا دره او روغانو دره مکمل طور باندے بنده ده۔ نن ماته یو کس چه زمونڊ روغانو درے یو ناظم وو، هغه یو غر ته ختلے وو او د هغه خائے نه ئے چرته موبائل کار کولو نو هغه ماته تیلی فون او کړو او هغه دا خبره او کړه چه زمونڊ مکمل طور باندے روڊ بند دے او زه هم ډیر په مشکله سره، هغه وئیل چه زمونڊ کور چنے ته چه فټ واوړه شوی ده، مونږه معمولی هغه دروازه دغه کړه او بهر ته راوتے یو۔ یو گاونډی د بل گاونډی کره هم نه شی تلے، دومره زیاته واوړه په غټه پیمانہ باندے شوی ده نو تر اوسه پورے لا خلقو سره رابطے هم زمونږه نه دی شوی، د خلقو Exact report نه دے پیش شوی۔ البته ډی سی او صاحب زمونږ صوبائی حکومت ته مختلف ډیمانډز کړے دی چه یره مونږ ته فوری طور باندے پکار دی، چونکه زمونږ هلته کبنے روڊونه ډیر واړه واړه دی او زمونږ یو یو دره د پندرہ کلومیټر نه واخله تر چالیس کلومیټر پورے ده او هغه مکمل بندے دی نو هلته کبنے چونکه غټ بلډوزر نه شی تلے نو کم از کم زما صوبائی حکومت ته دا درخواست دے چه هلته کبنے د وړے وړے بلډوزرے، ټریکټرے چه دا د روڊ کلیټرنس د پارہ اولیږی۔ د هغه سره سره زمونږ خلق چونکه Mentally تیار نه وو نو هغوی به خان سره د خوراک سامان هم دومره نه وی وړے نو پکار ده چه یو فوډ پیکیج مونږه هغوی ته ورکړو۔ کیدے شی چه ډیر کورونه هم په دیکبنے راغورزیدلے وی نو هغه کورونو د پارہ ټینټونه او کمبلے وغیره پکار دی چه مونږ ورکړو۔ د هغه سره سره چونکه هلته کبنے د بجلی نظام تقریباً د تیر شوی چالیس گھنټو نه هلته کبنے مکمل بجلی چه ده نو هغه فیل ده، ځکه چه ډیر زیات زمونږه 'مین' ټرانسمیشن لائن چه دے نو هغه راغورزیدلے

دے پھ دے 'مین' روڈ باندے او بیا د درو والا به خه حالت وی؟ نو د دے وجے نه مونر. وایو چه د دے فوری حل د پارہ د خه او کری۔

جناب سپیکر: تاسو سره بل 'موور' بادشاہ صالح صاحب دے، بادشاہ صالح صاحب! کال اٹنشن خو 'موو' شو، تاسو پرے خه وئیل غواری؟
جناب بادشاہ صالح: او جی، او جی۔

جناب سپیکر: جی، کال اٹنشن 'موو' شوے دے نو تاسو خه وایو؟ رحیم داد خان!
تاسو صبر او کری۔ بادشاہ صالح صاحب۔

جناب بادشاہ صالح: د ٲولو نه زیات چه کومه حلقه متاثره شوے ده په ملاکنډ ډویژن کبنے نو په دے وخت کبنے زه د هغه حلقے سره تعلق ساتم او د هغه روډونه د سات تاریخ نه بند دی جی۔ په آٲه تاریخ باندے زه په دیکبنے پخپله هم هلته ایسار شوے وومه او بیا موگاډے او هر خه هلته کبنے پاتے شو او بیا مو پنځه شپږ گهنټے سفر کړے دے خو د هغه نه پس دومره واوره اوشوه، په تهل کمرات کبنے اٲهاره فٲ واوره اوس په دے وخت کبنے شوے ده جی۔ په دیکبنے گوالدی دره، گان شال جندری ورته وائی نو د هغه خلقو سره نه رابطه کیږی، زه ډیر زیات کوشش کبنے یمه خو رابطه د هیخ چا سره نه کیږی۔ اٲهاره فٲ لکه د دے ځائے نه چه دغه ځائے پورے (اوپر اشاره کرتے هونے) واوره اوشی نو د هغه خلقو به خه پوزیشن وی جی؟ تیر شوی وخت کبنے خو د یوے هفتے نه زیات دا روډونه بند نه دی پاتے شوی خو زما په حلقه کبنے اوشیری دره ٲول د سات تاریخ نه روډونه بند دی او چا ته خه خوراک نه دے رسیدلے او هر قسم ځناور پکبنے ډیر زیات مړه دی نو زه دا درخواست کومه، مخکبنے به په درے ورځو کبنے مشینریانے هر خه به تیار وو په تیر شوے حکومت کبنے هیلی کاپٲرو باندے، د دے نه کمه واوره شوے وه او هغوی ته سامان رسیدلے وو نو زه خو دا درخواست کومه، مونر خو پرون سی ایم صاحب ته هم او نن گورنر صاحب ته هم او سحر زه هلته هم ورغله ووم، هغه سره هم ملاؤ شوے ووم چه تاسو دومره یوه فضائی سروے د دے خلقو او کری چه د مړو او د ژوندو خه پته خو اولگی۔ یو کس راته دومره اووئیل چه یو مړے هلته کبنے پروت دے، گوالدی کبنے جی،

خو مونڙر شوڪ دومره نه يو چه يو ميرے هم بنخ ڪرو او چرته د دے خه بندوبست او ڪرو جي۔ د دے اسمبليٰ په وساطت سره حڪومت ته درخواست ڪومه چه مخڪبنے وخت داسے شوے وو چه په هفته ڪبنے دننه دننه زمونڙو ڊونه ڪهلاؤ شوے دي، مشينريانے هر خه چرته لارل، هغه ختم شو، خرڇ ڪرے شو، خه چل او شو؟

جناب سپيڪر: دا ڊيره موده پس چرته دا واقعات او شول۔

جناب بادشاه صالح: نه جي، دا نور ڪله به چه واوره ڪيده نو هغه به چار پانچ فت ڪيده، مشينري به موجود وه خو اوس هيڃ شے نشته جي۔ زه خو په هر در سڙو پسے او هر چا پسے او گرڇيدمه، تاسو پسے هم پرون راغلي یمه چه چا ته وينا او ڪري، ڪه د دے خلقو په دے هفته ڪبنے خه د خوراڪ بندوبست اونه شو نو تاسو به او ويني چه دا به د تاريخ يوه غٽه الميه وي۔ په ديڪبنے جعفر شاه صاحب د هغه طرف نه ايم پي اے دے او زه د دے طرف نه ايم پي اے یم جي، د ده سره به هم دا حال شوے وي او دغه ايرياز مڪمل طور باندے ’ڪٽ آف‘ شوے دي نو مونڙر حڪومت ته درخواست ڪوؤ چه په ديڪبنے زمونڙر سره Help او ڪري جي۔

جناب وقار احمد خان: جناب سپيڪر، په دے سلسله ڪبنے ما هم يوه خبره ڪوله۔۔۔۔

حاجي هدايت اللہ خان (وزير امور حيوانات): جناب سپيڪر، پوائنٽ آف آرڊر۔

جناب سپيڪر: په دے باندے ڊيبيٽ نه ڪيري جي۔

جناب وقار احمد خان: بس جي، يوه خبره مو ڪوله جي۔

جناب سپيڪر: ڊيبيٽ پرے نه شي ڪيده او خبره هم پرے هم نه شي ڪيده، صرف حڪومت به جواب ور ڪوي، د تيريٽري بنچز نه به شوڪ جواب ور ڪوي؟

جناب بادشاه صالح: په دے باندے د مونڙر ته پوره تسلي راکرے شي۔

جناب سپيڪر: تاسو په دے باندے بل موشن راوري، سباله ئے راوري۔ د تيريٽري بنچز نه جناب رحيم داد خان صاحب، سينيئر وزير۔

جناب رحيم داد خان {سينيئر وزير (منصوبه بندي)}: جناب سپيڪر، دا د انساني همدردي مسئله ده او سوالونه مونڙر د بارانونو د پارھ هم ڪول خو ڊيره خشڪي وه او دا

باران خورحمت وی او ورسره به مخکبے واوره اوشوه نو هغه به پراته وه او بیا به په گرمی کبے ویلی کیده۔ تکلیفات، مشکلات د ایریگیشن د پاره او بیا د پاور سٹیشنز چلول نو دا ټول څیزونه داسه وو او لوډ شیدنگ په دے دغه باندے او بیا دومره واوره شوه ده چه څه ځایونه داسه دی چه شپږویشته کاله پس داسه واوره شوه ده۔ زه نن د خپلے علاقے یو کلی ته تلے ووم نومونږ په کلی کبے هم لږه واوره شوه ده او فټ یونیم فټ په بتخیله کبے شوه ده، په درگی کبے شوه ده او دوی چه کوم ذکر او کړو نو دا صحیح خبره ده چه اوس داسه دغه راغله دی چه د الله تعالیٰ نه به هم سوال کوؤ او ډیر مشکلات په دے صوبائی او په مرکزی حکومت باندے راغله دی خو د الله په امداد او د خلقو د حوصلے په وجه هغه مونږه Face کړل، لکه دیرش لکھے نه سیوا دا آئی دی پیز راغله وو او هغه خدائے پاک په صحیح طریقہ باندے حل کړل او دوی خبره او کړه چه د چیف منسټر په نوټس کبے ئے هم راوستے ده او د گورنر صاحب په نوټس ئے هم راوستے ده او انشاء الله تعالیٰ چه څومره د یو انسان د یو حکومت وس وی، هغه کردار همیشه پراونشل حکومت ادا کړے دے، بیا به ئے هم ادا کوی او انشاء الله تعالیٰ دا ایم پی ایز صاحبان چه کوم دی، دا به On board وی، په سوات کبے هم دغه مشکلات دی، ما درته اووئیل چه زمونږ د کلی پورے چه چرته به داسه نه وه نو هلته کبے هم واوره شوه ده۔ دا ډیر مشکلات دی، تکلیفات دی او انشاء الله تعالیٰ دا ممبرز چه کوم دی نو که د سوات دی که د ډیر دی او که د هر ځائے وی او چه د دوی هر قسمه مسئله وی نو دوی به In picture وی په هر څیز کبے او انشاء الله تعالیٰ دوی به ئے وینی او د دوی په تسلی سره چه کوم دے دا مسئله به مونږ حل کوؤ۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔ د دے سیشن نه پس دے ممبرانو صاحبانو سره لږ کبښنی یو پنځه منټه او چه څه ممکن کیده شی، د حکومت د طرف نه مدد ورسره او کړئ۔

شمال مغربی سرحدی صوبہ مسودہ قانون (ترمیمی) بابت سروس ٹریبونل مجریہ 2010 کا

پیش کیا جانا

جناب سپیکر: آئیم نمبر 8: لاء منسٹر صاحب خہ شو، (جناب بشیر احمد بلور سے) تاسو نے
پیش کوئی جی؟ Mr. Honourable Minister for Local Government,
Bashir Blour Sahib, on behalf of the honourable Chief Minister,
NWFP, to please introduce before the House 'the North West
Frontier Province Service Tribunals (Amendment) Bill, 2010'.
Honourable Minister for Local Government.
Seniour Minister (Local Government): On behalf of Law Minister,
I request that the North West Frontier Province Service Tribunals
(Amendment) Bill 2010 may be introduced.
Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

محکمہ زکوٰۃ و عشر سے متعلق سوال نمبر 789 پر بحث

Mr. Speaker: Item No. 9: Syed Muhammad Sabir Shah Sahib, to
please start discussion on Question No. 789 already admitted for
discussion under rule 48 of the Provincial Assembly of North West
Frontier Province Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.
Syed Sabir Shah Sahib.

سید محمد صابر شاہ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر،
میں مشکور ہوں کہ آپ نے سوال نمبر 789، عبدالستار خان صاحب، فاضل ممبر کی طرف سے جو
کوہستان کے اندر عشر اور زکوٰۃ کے محکمے کے اندر وہاں پر جو کرپشن ہوئی، وہاں پر جو بڑے پیمانے پر
management ہوئی اور بہت بڑی کرپشن ہوئی تو یہ ایک ایسی بنیاد وہاں پر رکھی گئی جو کہ میرے خیال
میں صوبے کے اندر اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ جناب سپیکر، یہ عشر اور زکوٰۃ کا جو محکمہ میں لوگوں کیلئے
زکوٰۃ کا جو پیسہ ہے، وہ خالصتاً غریبوں کیلئے، مسکینوں کیلئے اور مستحق لوگوں کیلئے Utilize کرنا ہوتا ہے،
میں سمجھتا ہوں کہ ہر شخص بنیادی طور پر مسلمان اور انسان ہے تو وہ کبھی بھی یہ سوچ نہیں سکتا کہ وہ، کم از کم
زکوٰۃ اور عشر کے پیسوں پہ جب بھی اس کی نظر پڑے، ان پیسوں میں کرپشن کرے جو غریبوں اور یتیموں
کا پیسہ ہے اور جس طرح وہ کہتے ہیں کہ:

جس شہر میں لٹ جائے مزدوروں کی کمائی اس شہر کے سلطان سے کوئی بھول ہوئی ہے

اور میں سمجھتا ہوں کہ یقیناً جو شر کے سلطان یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں، چاہے اس طرف بیٹھے ہیں، چاہے اس طرف بیٹھے ہیں کیونکہ مولانا صاحب تشریف رکھتے ہیں تو یقیناً ان کے دور میں یہ بات نہیں ہوئی ہوگی لیکن یقیناً جس طرح یہاں پہ یہ بتایا گیا ہے اور اس دن جب ستار صاحب کا کونسلین آیا اور اس پہ میں نے نوٹس بھی دیا اور اس کے بعد میں نے تحقیقات بھی کیں تو جناب سپیکر، پتہ چلا کہ جہاں کروڑوں روپے کی خرد برد ہوئی ہے اور جہاں ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ یہاں پہ تین سنٹر قائم کیے گئے ہیں، ایک ووکیشنل ڈرائیونگ سنٹر کمپلا کوہستان اور دوسرا دو بی ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر اور تیسرا محمدیہ ٹیکنیکل کالج آف ایجوکیشن تو جو میری تحقیقات تھیں، ان کے مطابق جن لوگوں سے میں نے رابطے کیے اور کچھ سرکاری آفیشلز سے بھی میں نے بات کی تو جناب سپیکر، یہ انتہائی دکھ کی بات ہے اور یہ اس صوبے کے اندر میں سمجھتا ہوں کہ اتنا بڑا واقعہ ہے کہ ان ٹیکنیکل سنٹرز کا وجود تک نہیں ہے۔۔۔۔۔

Voices: Shame, shame.

سید محمد صابر شاہ: اور اس پہ کروڑوں روپیہ خرچ کیا گیا ہے اور یہاں سب سے اہم بات ہے کہ ایک طرف کرپشن ہو رہی ہے اور اس طرح بالکل آنکھیں بند کر کے غریبوں اور مسکینوں کے نام پہ جمع شدہ رقم کو لوٹایا جا رہا ہے اور دوسری طرف میں آپ کی توجہ دلاؤں گا کہ جو سوال کا تیسرا جز ہے کہ "اس پروگرام میں کوئی بے قاعدگی واقع ہوئی ہے، اگر ہوئی ہے تو متعلقہ افراد کے خلاف محکمہ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟" یہاں پہ لکھا گیا ہے کہ ضلع کوہستان میں زکوٰۃ فنڈ میں بے قاعدگی کی شکایت موصول ہوئی، اس بنیاد پر ضلع زکوٰۃ کوہستان کے چیئرمین شیر باز خان کو معطل کر دیا گیا اور یہاں پہ اس کا تذکرہ نہیں کیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک دفعہ پھر ہمارے اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور یہاں اس بیورو کریسی نے ایک دفعہ پھر اس ایوان کو شیشہ دکھانے کی کوشش کی ہے کہ اس ایوان کے اندر کوئی کتنا بڑا آدمی ہو، کوئی کتنا ہی اس ملک کے لوگوں سے ان کے دکھ درد کا خیال رکھنے والا ہو، ہم نے لوٹ مار کرنی ہے، ہمارا راستہ کوئی نہیں روک سکتا اور جناب سپیکر، دفعہ 419 اور 420 کا پرچہ شیر باز خان کے خلاف ہوا ہے لیکن یہاں پہ جو سوال کیا گیا، اس میں اس کا تذکرہ تک نہیں کیا گیا بلکہ اس سے بڑھ کر جو بات ہوئی ہے کہ ایک کونسلین اس معزز ایوان کے اندر کیا جاتا ہے، ایک چیز کی نشاندہی ہوتی ہے اور اس پہ نوٹس دیا جاتا ہے کہ اس پہ بحث ہوگی تو ایسے وقت میں شیر باز خان کے حوالے سے حکومت کے ان سرکاری اداروں کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ شیر باز خان کو دوبارہ نوکری پہ بحال کریں یا اس معاملے میں کوئی کارروائی کریں لیکن یہ بڑے دکھ کی بات ہے کہ جس دن جناب سپیکر، آپ فیصلہ کرتے ہیں اور آپ رولنگ

دیتے ہیں کہ اس پر اسمبلی میں بحث ہوگی تو اسی دن اس معزز ایوان کو شیشہ دکھانے کیلئے بیورو کریسی نے کہ آپ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے، اسمبلیوں میں جا کر بڑی بڑی تقریریں کر لیں اور ہمارے خلاف مواد جمع کر دیں اور حقائق لے آئیں لیکن جو ہمارے دل میں ہو گا وہی کریں گے، ہم میں کوئی چور، ڈاکو اور جو ہمارے ساتھی ہیں، ہم ان کی پروٹیکشن کریں گے۔ جناب سپیکر، اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور آپ کا استحقاق بھی مجروح ہوا ہے کہ آپ نے حکم صادر کیا اور اسی دن اپنی طاقت منوانے کیلئے اور اس بات کو رجسٹر کرنے کیلئے کہ جناب اصل طاقت ہم ہیں، اصل قوت ہم ہیں، آپ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور ہم اپنی روش نہیں بدلیں گے، چوری، ڈاکے اور کرپشن اس صوبے کے اندر ہے اور ہم اس سے منہ نہیں موڑیں گے۔ جناب سپیکر، فیصلہ اب آپ نے کرنا ہے، آپ کہہ دیں کہ ہم نے 'سریٹڈ' کرنا ہے اور ہم نے لوگوں کے سامنے ہتھیار ڈال دینے ہیں اور ان کو کھلی چھٹی ہم نے دینی ہے، یہ فیصلہ بھی آپ کریں اور اگر ایسا نہیں ہے تو پھر ان لوگوں کے خلاف، ان سرکاری اہلکاروں کے خلاف جنہوں نے شیر باز خان کو دوبارہ بحال کیا تو ان کے خلاف بھی کارروائی کریں، میں سمجھتا ہوں کہ اس کو استحقاق کمیٹی کے سامنے لایا جائے اور یہ جو کرپشن ہوئی ہے جناب سپیکر، اس پہ میں کہوں گا کہ جو 'موؤر' ہے ستار خان صاحب، ان کو بھی سنا جائے اور اس کو سچن کو بھی کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ بہت بہت مہربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ پیر صاحب۔ جناب ستار خان صاحب۔

جناب عبدالستار خان: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ جناب سپیکر، میں آپ کا۔۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر، نماز کا وقفہ کیا جائے کیونکہ نماز کا وقت گزر رہا ہے۔ نماز کا وقت گزر رہا ہے، وقفہ کیا جائے۔

جناب محمود عالم: نماز کا وقت۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہن جی، محمود عالم صاحب۔

جناب محمود عالم: سر، نماز کا وقفہ کریں اور اس کیلئے وقفہ رکھیں کیونکہ یہ فرض ہے۔

جناب سپیکر: آئندہ کیلئے احتیاط کیا جائے گا۔

جناب عبدالستار خان: محمود عالم صاحب! زکوٰۃ بھی فرض ہے، یہ زکوٰۃ بھی فرض ہے، آپ ذرا صبر کریں۔ زکوٰۃ بھی مسلمانوں پر فرض ہے اور دینا بھی فرض ہے، یہ بہت اہم بات چل رہی ہے۔ جناب سپیکر،

میں آپ کا مشکور ہوں اور انتہائی افسوس کے ساتھ کہ میں نے ایک سنجیدہ بات اس ایوان کے سامنے پیش کی۔

جناب سپیکر: صرف دس منٹ کیلئے نماز کا وقفہ کیا جاتا ہے، Only for ten minutes

(ایوان کی کارروائی نماز مغرب کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ Satar Khan, to continue۔ اس پہ اور کوئی

بولنا چاہتا ہے، زکوٰۃ پر جی؟ مفتی کفایت اللہ صاحب آپ بیٹھ جائیں۔ ستار صاحب آگئے، وہ Continue

ہیں، اس کے بعد۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اس کے بعد۔

مفتی کفایت اللہ: اس کے بعد دیں گے، ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: ہاں ہاں۔ جی، ستار خان صاحب۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں، جیسا کہ اس سوال کے نوٹس پر پیر صاحب

نے تفصیلی بات کی ہے، جناب سپیکر، کوئی بھی ممبر اپنے حلقے کے لحاظ سے، ضلع کے لحاظ سے، صوبے کے

لحاظ سے اور اپنے عوام کی طرف سے کوئی بات جب اس معزز ایوان کے سامنے لاتا ہے تو اس کا ایک مقصد

ہوتا ہے۔ اس سوال کو ہاؤس کے نوٹس میں لانے کا ایک مقصد تھا اور وہ میری ذات سے تعلق نہیں رکھتا

ہے، اس میں کوئی سیاست نہیں ہے، اس میں Directly تین لاکھ چورانوے ہزار آبادی کی بات ہے۔

یہاں پہ غریب اور معذور لوگ ہیں، یہاں کے طلباء اور Disable لوگ ہیں، اس زکوٰۃ سکینڈل میں، اس

غبن میں ڈیپارٹمنٹ نے جو جواز فراہم کیا تھا کہ بائیس تاریخ کی کارروائی میں متفقہ طور پر منظور کرتے

ہوئے آپ نے جناب سپیکر اس پر ڈیٹیل ڈسکشن کی بات کی تھی اور یہ سوال جب ہم نے موڈ کیا تو اس کے

بعد یہ ہاؤس کی پراپرٹی بنا اور ساتھ ہی وزیر اعلیٰ صاحب نے پی آر ٹی کے ذریعے اس پہ ایک انکوائری بٹھائی

اور اکیس تاریخ کو معطل شدہ چیئرمین کے خلاف دفعہ 420 اور 419 کے تحت ایک پرحہ درج ہوا اور ان

تین سنٹرز کی بات میں نے لکھی تھی جو کہ ان کا وجود پاکستان میں کہیں بھی نہیں ہے، وو کیشنل سنٹرز کا۔

ایک بشام میں Show کیا ہے اور دو میرے ضلعے میں ہیں۔ اس دن بھی میں نے کہا ہے اور آج بھی کہتا

ہوں کہ ان کا وجود نہیں ہے۔ اس کے علاوہ زکوٰۃ کی مد میں دو سال سے ہمارے پاس بینڈنگ۔ بجٹ جو تین کروڑ ساٹھ لاکھ روپے سکالرشپ کی مد میں بی ایچ یوز میں جو مستحقین ہیں، ان کی امداد کی مد میں اور ان ٹریننگ سنٹرز کی مد میں وہ رقم وہاں سے نکالی گئی ہے، سارے چیک میرے پاس ہیں اور میں آپ کو ایک ایک چیک دے دوں گا اور اس کا اکاؤنٹ نمبر بھی میں نے اس دن دیا تھا۔ سر، یہ بشام نیشنل بینک کے ایک ہی اکاؤنٹ میں جمع ہو گئی ہے اور وہاں چیئرمین اور اس کے ساتھ کچھ بڑے بڑے لوگ ہیں جنہوں نے اس زکوٰۃ کی رقم کو تقسیم کر کے کھایا ہے، یہ ’آن ریکارڈ‘ بات ہے کہ کوہستان کی تاریخ میں اتنا بڑا ڈاکہ اجتماعی طور پر لوگوں نے کبھی نہیں ڈالا ہے، لہذا دو باتوں کیلئے گزارش ہے: یا تو اس بات کا ہم تعین کر لیں کہ جو بندہ جو کرتا ہے انکو کرنے دیں یا یہ کسی کی باپ کی جائیداد نہیں ہے، یہ تو ان مستحقین کا حق ہے جو میرے بچے، ڈسٹرکٹ کوہستان کے بچے جو سکولوں اور کالجوں میں پڑھتے ہیں، جن کے پاس دو وقت کی روٹی نہیں ہے اور جو مریض ہسپتال نہ ہونے کی وجہ سے وہاں سے دوالاتے ہیں اور مستحق مریض کی رقم کو جعل سازی کر کے، یقیناً جناب سپیکر، میں آپکا اور اس ہاؤس کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا ہوں، یقیناً مجھے اس پر بہت دکھ ہے، خدا کی قسم کوہستان کی تاریخ میں بڑے بڑے لوگوں نے اس زکوٰۃ فنڈز پر ڈاکہ ڈالا ہے، اس سے پہلے ہم نے کبھی سنا بھی نہیں تھا اور میں آپکو بہت عاجزانہ طور پر کہتا ہوں کہ اگر ہم اس چیز کو نہیں روکیں گے تو اس بات کا آج تعین کر لیں کہ جس بندے نے جو کرنا ہے بس کرنا ہے۔ کوہستان کے تمام لوگ اس پر اٹھے ہیں اور انہوں نے پورا شاہراہ ریشم بلاک کیا ہے اور انہوں نے اس پر ڈیڈ لائن بھی دی ہے کہ اس چیئرمین کو اگر آپ بحال کریں گے اور انکے خلاف انکو آری نہیں کریں گے تو شاہراہ ریشم بلاک کریں گے اور یہ بات تمام میڈیا میں آئی ہے۔ دوسری بات، جب یہ سوال ہاؤس کی پراپرٹی بنا بائیس تاریخ کو تو اسکے بعد پراونشل انسپکشن ٹیم انکو آری کر رہی ہے تو ڈیپارٹمنٹ والوں کو کیا تکلیف تھی کہ اپنے لاڈلے کو بحال کرتے؟ اور پھر اسکو تاج پہناتے ہیں۔ جا کر اس نے کوہستان میں بات بھی کی ہے کہ میں نے ڈالڈے سے، ان کے ہونٹ مطلب پہلے خشک تھے تو انکو گیلا کر دیا ہے، یہ ریکارڈ کی بات ہے۔ تو یہ تین کروڑ ساٹھ لاکھ روپے اس زکوٰۃ کی مد میں غبن ہوا ہے، کوہستان کے بچے کو بھی اسکا پتہ ہے، لہذا میں آج اس ایوان کے سامنے ایک گزارش کروں گا کہ میں نے اکاؤنٹ نمبر بھی دیا ہے اور بشام کے جس بینک میں یہ پیسہ جمع ہوا ہے تو ایک بندے کے نام پر مختلف لوگوں کو جعلی چیک جاری کیے ہیں اور بشام کے بینک میں وہ اکاؤنٹ نمبر بھی دیا ہے اور وہ سارے جعلی چیک بھی میرے پاس ہیں۔ ان سنٹرز کا وجود بھی نہیں ہے، پھر بھی میں نے سوال

میں پوچھا ہے کہ بھائی کیا وجود میں ہیں؟ وہ کہتے ہیں کہ ہیں۔ باقاعدگی نہیں ہوئی ہے تو پھر بے قاعدگی ہوئی ہے سر۔ یہ ایک سیریس مسئلہ ہے، ان دو باتوں پر فیصلہ ہونا ہے سر۔ یہاں کوہستان والوں کا یہ کہنا ہے کہ بھائی پہلے بھی لوٹتے رہے، کہ بھائی جس کے ہاتھ میں آئے اس نے اس ملک کو، اس صوبے کو، اس ضلع کو لوٹنا ہے، یا اسکو نہ لائیں یا اسکو بند کرنا ہے سر، یہ بات خدا کی قسم میں حلفاً اس معزز ایوان کے سامنے، تمام اپنے بڑوں کے سامنے کہتا ہوں کہ کوہستان میں لوگوں میں اس بات پر بہت بڑی مایوسی ہوئی ہے۔ اسکو میری طرف سے گزارش ہے سر کہ آپ نے جس طرح اب ایک ارشاد فرمایا ہے، ایک رولنگ دی ہے کہ جو اس ایوان کو Misguide کرتا ہے، غلط سوال کا جواب دیتا ہے، اسکو ایک ماہ کی سزا ہو سکتی ہے، ایسے لوگوں کو ایک ماہ کی سزا نہیں ہونی چاہیے بلکہ ایک سال قید کی سزا ہونی چاہیے۔ گزارش یہ ہے کہ جب ہم ایک سوال کو ہاؤس میں لاتے ہیں، ہاؤس کی پراپرٹی بنتی ہے، وزیر اعلیٰ صاحب کی انسپکشن ٹیم اس پر انکوائری کر رہی ہے تو ایسے میں اس لاڈلے کو بحال کرنے کی نوبت کیوں آئی؟ میری گزارش ہے سر، دو باتیں، ایک اس چیئر مین کو فوراً معطل کریں، 419 اور 420 کا پرچہ ہے، اس دن تمام لوگوں کو جعلی چیک پیش کیے ہیں، آپ کے سامنے کہتا ہوں کہ ووکیشنل سنٹر کا وجود نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس سوال کو زکوٰۃ فنڈ کے متعلق سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کر لیں، وہاں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا اور جو بحالی اس چیئر مین کی ہوئی ہے، اسکو فوراً معطل کر لیں، یہ میری اس ایوان سے گزارش ہے کہ ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے، ہمارے ساتھ دھوکا کیا گیا ہے اور ڈیپارٹمنٹ نے اپنے لاڈلے کو بچایا ہے۔ تھینک یو، جناب سپیکر صاحب، میں آپکا مشکور ہوں۔

جناب سپیکر: مفتی تفتایت اللہ صاحب۔

مفتی تفتایت اللہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، بہت زیادہ شکریہ، آپ نے ایک اہم اور نازک موضوع پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ جناب سپیکر، یہ جو مسئلہ درپیش ہے، اس سے ہم بھی متاثر ہیں اور ہم اس طرح متاثر ہیں کہ ہمارے ہاں وادی پکھڑی میں بہت سارے کوہستان سے آئے ہوئے لوگ وہاں پر رہے ہیں، تو وہ اپنے جڑگوں کے ذریعے ہمیں اپنے یہ مسائل بتاتے رہتے ہیں۔ میں نے آپ کے سیکرٹریٹ کے اندر ایک سوال جمع کیا ہے اور وہ سوال بھی اس سے متعلق ہے لیکن مجھے نہیں معلوم کہ سیکرٹریٹ جب وہ سوال لے آتا ہے تو اسکی اہمیت ہی ختم ہو جاتی ہے، وہ سوال موجود ہے، اگر وہ بھی اسکے ساتھ آجاتا تو اس طرح بحث ذرا جامع ہو جاتی۔ جناب سپیکر، اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم اپوزیشن بنوں والے

ہیں یا سامنے حکومتی پنچوں والے، ہم سے کوئی بھی آدمی یہ نہیں چاہتا کہ خیانت کو فروغ ہو اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ ہمارا جو سسٹم ہے، اس کے اندر ایسی غلطیاں موجود ہیں جناب سپیکر، کہ بہت سارے لوگوں کی خیانت نہیں پکڑی جاتی۔ شروع شروع میں جب ہم نئے نئے ممبر بن کر آئے تو ہمیں بہت زیادہ شوق تھا کہ اس طرح کی خیانتیں آئیں گی اور اس طرح چور پکڑے جائیں گے اور پکڑے جانے کے بعد انکو لٹکایا جائے گا اور یہ عبرت بن جائے گی۔ جناب سپیکر، آپ کی موجودگی میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ صوبائی اسمبلی کا یہ فورم صوبے کی سطح پر ہی احتساب سیل ہے، اس سے زیادہ معزز ایوان یہاں صوبہ سرحد کے اندر نہیں پایا جاتا اور اسکے ساتھ ساتھ بھی جناب سپیکر، اگر کوئی آدمی یہاں سے بچ جاتا ہے تو پھر اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ وہ آدمی اتنا زیادہ ہوشیار اور چلاک ہے کہ وہ گرفت میں نہیں آتا۔ ہماری مختلف مہجنتیاں ہوتی ہیں، مختلف محکمے ہوتے ہیں، ادارے ہوتے ہیں اور وہ تمام کے تمام ادارے اپنا کام کرتے ہیں لیکن جو ہوشیار لوگ ہیں، وہ نکل جاتے ہیں ہمارے ہاتھ سے اور پکڑائی نہیں دیتے۔ جناب سپیکر، میں وزیر زکوٰۃ کی شرافت کو بھی جانتا ہوں اور مجھے اس سے اتفاق ہے کہ انشاء اللہ العزیز جب ان کے ذہن میں بات آجائے گی اور ادھر انکو بتا دیا جائے گا، وہ ہم سے Agree کریں گے۔ جس چیز میں کی بات ہوئی، یہ معطل تھا اور یہ پاکستان کی تاریخ میں پہلا ڈسٹرکٹ زکوٰۃ چیئر مین ہے جس کے خلاف 419 اور 420 کا پرچہ درج ہوا ہے اور آج تک وہ ایف آئی آر ہے اور وہ ایف آئی آر اس سے ختم نہیں ہوئی، جناب سپیکر، آپ کو اندازہ ہے کہ 419 اور 420 کی کس درجے کے آدمی پر ایف آئی آر ہوتی ہے، یہ اس درجے کا آدمی ہے۔ یہ زکوٰۃ کمیٹی جو ہے، میرے خیال میں تمام محکموں کے درمیان، اگر آپ ایری گیشن کی بات کرتے ہیں، محکمہ تعلیم کی بات کرتے ہیں یا اس طرح صحت کی بات کرتے ہیں، تمام محکموں کے اندر زیادہ معصوم محکمہ جو ہے وہ زکوٰۃ کا محکمہ ہے۔ جب زکوٰۃ کا نام آ جاتا ہے تو ہمارے سامنے کیا آ جاتا ہے؟ بہت سارے معذور لوگ آ جاتے ہیں اور غریب لوگ آ جاتے ہیں، یتیم آ جاتے ہیں، بیسیر آ جاتے ہیں کہ یہ ان لوگوں کا ہے اور حکومت نے یہ محکمہ اس لئے بنایا ہے کہ جہاں پر مخیر نہ پہنچ سکیں، وہاں پر صوبائی حکومت پہنچے لوگوں کی خدمت کرے لیکن جناب سپیکر، ایک مصرع ہے، وہ بہت عجیب ہے (فارسی) "چوں کفر از کعبہ بر خیزد کجا مرض مسلمانی" (تالیاں) اگر زکوٰۃ جیسی ایک عام شرعی اصطلاح اور ایک عبادت، زکوٰۃ تو عبادت ہے اسلام کی چار بنیادیں ہیں، ایک اسمیں کلمہ طیبہ اور ایک اسمیں نماز ہے اور نماز کے بعد فوراً زکوٰۃ ہے اور زکوٰۃ کے بعد روزہ اور حج ہے اور قرآن مجید کی 72 آیتیں اس پر دلالت

کرتی ہیں جہاں پر نماز اور زکوٰۃ کو ایک ساتھ کر دیا گیا ہے۔ واقیمو الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ، نماز قائم کریں زکوٰۃ دیں اور زکوٰۃ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اگر یہاں پر سسٹم ٹھیک ہے تو Individual کو زکوٰۃ حاصل نہیں کرنا چاہیے، نہ این جی اوز کو حاصل کرنا چاہیے، یہ زکوٰۃ حکومت میں آنا چاہیے اور حکومت وہ تعین کرے کہ کس طرح وہ حقداروں کو زکوٰۃ پہنچاتی ہے لیکن جب میں صحت کی بات کرتا ہوں یا تعلیم کی بات کرتا ہوں تو زکوٰۃ کا Concept ان سے بالکل الگ ہے، زکوٰۃ کیلئے پورے ضلع کے اندر ایک ایماندار آدمی دیکھیں گے اور ایک ایسا آدمی دیکھیں گے کہ جس کی امانت پر کوئی آدمی انگلی نہ اٹھاسکے اور وہ آدمی غیر متنازعہ ہو۔ مجھے معاف کر دیجئے، اگر زکوٰۃ کے اندر کوئی آدمی سیاست کرتا ہے یا کوئی آدمی اپنی پارٹی کے نمائندے کو زکوٰۃ دیتا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ میری پارٹی کا یہ آدمی اس ضلع کے اندر زکوٰۃ تقسیم کر سکتا ہے اور اسکے علاوہ کوئی آدمی بھی اس سے بہتر نہیں ہے، حالانکہ بہت سارے بہتر لوگ موجود ہیں، مجھے نہیں معلوم کہ ہمارے وزیر زکوٰۃ کو کیا مجبوری آگئی ہے اور یہ تو میں نے پہلے کہہ دیا جناب سپیکر، وہ تو ٹھیک آدمی ہے لیکن مجبوریاں کیسے آگئی ہیں کہ 419 اور 420 کی ایف آئی آر ہوئی ہے اور اسکو بحال کر دیا ہے اور اگر آپ اسکو بحال کرتے تو آپ یہ کہتے کہ میں نے تین کروڑ ساٹھ لاکھ روپے اس کے پیٹ سے نکال دیئے ہیں پھر تو میں آج ڈسک بجاتا اور بہادری کا تمغہ دیتا وزیر زکوٰۃ کو کہ آپ نے اس کے پیٹ سے خیانت کا مال نکال دیا، پھر خیر ہے کہ آپ نے بحال کر دیا لیکن بحال کرنا ایک گناہ ہے اور وہ جو رقم ہے، اسکی خرد برد دوسرا گناہ ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ صاحب اختیار آدمی کا گناہ یہ نہیں ہوتا کہ وہ خود چوری کرے، صاحب اختیار آدمی کا گناہ یہ ہوتا ہے کہ وہ چوروں کی نظر پیشی کرتا ہے۔ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: "مطل الغنی الظلم" کہ مالدار آدمی کا مال مٹول بھی گناہ ہوتا ہے، ایک آدمی کے پاس اختیار ہے جس کی ذاتی زندگی میں وہ بے شک تہجد پڑھے اور وہ نماز پڑھتا ہے لیکن اگر وہ چور کو لگام نہیں دے سکتا، چوری کو پکڑ نہیں سکتا، مجھے معاف کیجئے اسکی نماز بھی کام نہیں آئے گی، اس کا تہجد بھی کام نہیں آئے گا۔ یہاں جس ایوان کے اندر ہم بیٹھے ہیں، یہ اجتماعی ایوان ہے، یہ اجتماعی امور کے مطابق ہوتا ہے، آپ ذاتی زندگی میں بے شک نارمل مسلمان ہوں، اس سے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن آپ کو اجتماعی زندگی میں اپنی گرفت کو مضبوط کرنا پڑے گا اور ایک ٹیکنیکل بات بھی سامنے آئی ہے، وہ یہ کہ ایک انکوآری ٹیم ہے، ہمارے ہاں پراونشل انسپکشن انکوآری ٹیم اور وزیر اعلیٰ صاحب انکی تشکیل کرتے ہیں اور یہ معلوم کرتے ہیں کہ بات ٹھیک ہے یا غلط ہے یا اسکا طریقہ، ابھی تک اس ٹیم نے وہ رپورٹ نہیں دی تو کیا جلدی آگئی تھی کہ آپ نے

اس کو بحال کیا؟ اس کے بعد دوسرے دن کو نہیں آنا تھا، اس ہفتے کے بعد دوسرے ہفتے کو نہیں آنا تھا، اس مہینے کے بعد دوسرے مہینے کو نہیں آنا تھا، آپ نے جلد بازی کا کیا مظاہرہ کیا۔ اگر وزیر زکوٰۃ جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرتے تو ہو سکتا کہ ہم ان سے Agree کرتے، انکے ماتحت لوگوں کی غلطی ہوئی ہے لیکن آپ کی جلد بازی نے تو پردہ ڈال دیا ہے۔ جناب سپیکر، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تین کروڑ ساٹھ لاکھ روپے ہیں اور اس آدمی پر 419 اور 420 کی ایف آئی آر ہے اور وزیر اعلیٰ انسپکشن ٹیم کی انکوائری سے قبل چیز مین کی بجالی ہو گئی ہے، اگر وزیر زکوٰۃ مجبوری سمجھا دیتے ہیں، ہم سمجھ جائیں گے، اگر وزیر زکوٰۃ مجبوری نہیں سمجھتے تو سر، میری یہ درخواست ہوگی کہ آپ اس کو کمیٹی کو ریفر کر لیں اور آخر میں جناب سپیکر، شکریہ کے ساتھ یہ شعر بھی آپ کو سنانا چاہتا ہوں کہ:

دامن پہ کوئی داغ نہ خنجر پہ کوئی چھینٹ
تم قتل کرے ہو کہ کرامات کرے ہو

جناب سپیکر: جاوید عباسی صاحب۔ جناب، پہ دے پسے۔

جناب محمد حاوید عباسی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ یہ بہت ہی اہم معاملہ تھا اور مفتی کفایت اللہ صاحب نے بہت ہی تفصیل سے اس پر روشنی ڈالی ہے۔ بہت اچھا ہوتا کہ چونکہ یہ سارا معاملہ وزیر صاحب کے ناچ میں تھا اور پچھلی دفعہ یہ کونسن عبدالستار صاحب نے یہاں پر Raise کیا تھا، ہم سب لوگوں نے اس پر بات کی تھی کہ ضروری نہیں ہے کہ ہر چیز کو منسٹر صاحب Defend کرنا شروع کر دیں، یہ بڑے کھلے دل کی بات ہوتی اگر وہ اس بات کو مان لیتے اور جناب سپیکر، اسکے خلاف جو پرچہ درج ہوا، وہ کسی Individual کے کسے پر درج نہیں ہوا، وہاں پہلے اس کے خلاف انکوائری ہوئی ہے، پھر اسکے خلاف اکیس تاریخ کو پچھلے مہینے میں پولیس نے اس کے خلاف رجسٹر کیا ہے۔ جناب سپیکر، اس کی Arrest عمل میں نہیں لائی گئی۔ بائیس تاریخ کو یہاں شاید یہاں ڈسکشن ہوئی ہے اور یہ کونسن Accept ہوا ہے اور ہونا یہ چاہیے تھا کہ جب یہ کونسن Accept ہو گیا تھا تو پھر انتظار کیا جاتا کہ اس کی ڈیٹیل پر یہاں ڈسکشن ہوتی۔ اب یہ معاملہ اس طرح ہوا کہ، چیز مین کی بات ہے جناب سپیکر، آپ کی توجہ چاہیے، جب یہ محکمہ چیز مین کو لگا رہے تھے، پچھلی کوئی ایسی مثال نہیں ملتی کہ کسی حکومت نے صرف اپنے من پسند لوگوں کو اپنی پارٹی کے ورکروں کو چیز مین لگایا ہو، یہ کسی اور ڈسٹرکٹ کی بات نہیں ہے، یہ تمام ڈسٹرکٹوں میں پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے، پہلی دفعہ ہوا ہے کہ میں منسٹر صاحبان کے پاس گیا ہوں اور کئی آدمیوں کے بارے میں انہوں نے آگے سے کہا کہ یہ ہماری پالیسی ہے اور ہم نے اپنی مرضی کے اپنے ورکروں کو وہاں پر لگانا

ہے جناب سپیکر۔ اگر اب یہ جو معاملہ کہ کتنا بڑا ایشو ہے اور جو سنٹرز ہیں، وہ Exist بھی نہیں کرتے ہیں، ان بچوں کے نام پر پیسے کھائے گئے ہیں اور اس میں ایک آدمی شامل نہیں ہو گا جناب سپیکر، اس میں بڑے بڑے لوگوں کے نام آتے ہیں۔ یہاں پر اگر سارے لوگوں کے نام بتائے جائیں، یہ میں مان ہی نہیں سکتا کہ چیئرمین نے کیلئے یہ پیسے کھائے ہیں، وہ اتنی جرات کس طرح کرتا سکتا تھا؟ اور اگر اس نے پیسے کھائے ہیں، اسکے خلاف پرچہ ہوا تھا، تو جن لوگوں نے بحال کیا ہے وہ اس میں برابر کے شریک ہیں جناب سپیکر۔ اس نے اتنا بھی انتظار نہیں کیا کہ یہ معاملہ اسمبلی کے سامنے ہے اور ابھی کچھ ہی دنوں کے بعد ڈسکشن ہوگی، اگر وہ چیئرمین اتنا زور آور ہے کہ منسٹر صاحب کی دسترس میں بھی نہیں ہے، وہ پراونشل گورنمنٹ کی دسترس میں بھی نہیں ہے جناب سپیکر، تو پھر اس سے حساب کون لے گا؟ تو میری پر زور آپ سے اور اس ہاؤس سے درخواست ہے جناب سپیکر، کہ اس کو فوری طور پر سسپنڈ کیا جائے اور اس کے خلاف جو انکوائری ہے، انکوائری ہو رہی ہے اور یہ معاملہ جناب کمیٹی کے سپرد اس لئے کیا جائے کہ اب یہ ایشو سامنے آ گیا ہے اور Establish ہو گیا ہے کہ یہاں خیانت ہوئی ہے اور اتنے بڑے پیسے کا خرد برد ہو گیا ہے، کمیٹی کے سامنے یہ معاملہ جا رہا، کمیٹی اس کو بھی سنے گی اور سننا چاہیے اس کو، کمیٹی اور لوگوں کو بھی بے نقاب کرے گی، اس میں اور لوگوں کی بھی شہادتیں لی جائیں گی اور انصاف پر مبنی فیصلہ ہو گا جناب سپیکر۔

Thank you very much.

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ اگرچہ یہ کونسلین تو کوہستان کا ہے اور ستار صاحب اور پیر صاحب چونکہ اس علاقے سے تعلق ہے ان کا، لیکن ایک چیز ہماری سمجھ میں نہیں آرہی ہے کہ یہاں پر جو آئریبل ممبر کونسلین کرتے ہیں اور آپ کا سیکرٹریٹ ڈیپارٹمنٹ کے پاس بھیجتا ہے اور جب ان کا جواب آتا ہے تو ہمارا یہ خیال ہوتا ہے کہ جواب صحیح ہوگا، ہم فرسٹ اس میں دیکھتے ہیں کہ یہ جواب ڈیپارٹمنٹ نے دیا ہے، اب یہ دو آئریبل ممبرز جب یہ کہتے ہیں کہ یہ تین ووکیشنل سنٹرز کا وجود ہی نہیں ہے، ان کا وجود ہی نہیں ہے اور یہاں پر یہ کہتے ہیں کہ کوہستان میں جن سنٹروں کو زکوٰۃ مستحقین کو دی جاتی ہے، ان کے نام اور پتے فلاں ہیں، ووکیشنل ٹریننگ سنٹر کھیلا، ووکیشنل ٹریننگ سنٹر دیر، محمدیہ ٹیکنیکل کالج آف ایجوکیشن اور سر، پھر اس کے ساتھ آٹھ دس صفحات کی لسٹ بھی لگائی ہوئی ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو ان ٹریننگ سنٹرز میں پڑھ رہے ہیں اور انہی لوگوں کو زکوٰۃ فنڈ سے پیسہ دیا جا رہا ہے۔ اب جناب سپیکر، میں تو یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہمارے آئریبل ممبر جو ہیں، کیونکہ وہ اس علاقے کو Represent کرتے ہیں، ان

کو اپنے علاقے کا پتہ ہے اور جب وہ یہاں پر Categorical statement دیتا ہے کہ یہ سنٹر ہے ہی نہیں تو جب سنٹر نہیں ہے تو پھر یہ لوگ کدھر سے آگئے؟ اور جب یہ لوگ کدھر سے آگئے تو یہ تین کروڑ ساٹھ روپے دیئے گئے کیسے جناب سپیکر؟ (تالیاں) اور جب یہ حکومت خود کہتی ہے کہ اس کے خلاف 419، 420 کا پرچہ ہے، 419 اور 420 کی ایف آئی آر کس لئے دی ہوگی۔ جناب سپیکر، Definitely میرے خیال میں حکومت نے 419، 420 کی ایف آئی آر کی ہوگی۔ اب جب 419، 420 کے کیس کا فیصلہ نہیں ہوا ہے تو پھر اس شخص کو دوبارہ بحال کیسے کیا جاتا ہے؟ اور جناب سپیکر، 419، 420 تو پاکستان پیپلز کوڈ میں Murder کے علاوہ باقی جو اس طرح کے جرائم ہیں، سب سے خطرناک جرم ہے اور 419، 420 کا جس کے خلاف پرچہ ہو جائے وہ تو لوکل زکوٰۃ کمیٹی کا ممبر بھی نہیں بن سکتا، لوکل زکوٰۃ کمیٹی کا چیئرمین بھی نہیں بن سکتا، یہاں پر تو 419، 420 کے پرچے والے کو ڈسٹرکٹ زکوٰۃ کمیٹی کا دوبارہ، اس کے باوجود کہ اس کو لکھن پور پیر صاحب نے نوٹس دیا کہ اس پر ڈسکشن ہوگی اور آپ نے نوٹس وصول کیا اور آپ نے Date رکھ دیا کہ اس Date کو اس پر ڈسکشن ہوگی، تو اس کے باوجود بھی اس کو بحال کیا، اتنا انتظار بھی نہیں کیا کہ اسمبلی اس پر ڈسکشن کر لیتی، کسی نتیجے تک پہنچ جاتی، منسٹر صاحب جو انتہائی شریف آدمی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ ان چیزوں کے حق میں نہیں ہیں، وہ غلط لوگوں کے حق میں نہیں ہیں اور جناب سپیکر، پھر یہ لکھا جاتا ہے کہ محکمہ کو ضلع کوہستان میں زکوٰۃ فنڈ میں بے قاعدگیوں اور خرد برد کی شکایات موصول ہوئیں جن کی بنیاد پر ضلع کوہستان کے چیئرمین شیر باز خان کو معطل کر دیا گیا، اس معاملے میں تحقیقات کیلئے محکمہ کے دوافسروں پر مشتمل، محکمہ کے دوافسروں پر مشتمل تحقیقاتی کمیٹی بنائی گئی۔ تحقیقاتی ٹیم کی رائے کے مطابق زکوٰۃ، اس لفظ کو ذرا دیکھیں سر، تحقیقاتی ٹیم کی رائے کے مطابق زکوٰۃ میں خرد برد نہیں کی گئی، صرف مقررہ طریقہ کار سے انحراف کرتے ہوئے بے قاعدگی کی گئی۔ (تہقہ) اب یہ خرد برد اور کیا ہوتا ہے، ایک راستہ ہے کہ آپ اس پر چلیں گے، مقررہ طریقہ کار کے مطابق اس پر چلیں گے اور آپ کو کہا جاتا ہے کہ آپ اسلام آباد جائینگے لیکن جب آپ مغرب کی طرف منہ کر کے جائینگے تو یہ تو بے قاعدگی ہے، یہ تو آپ کبھی بھی اسلام آباد نہیں پہنچ سکیں گے، جب آپ مغرب کی طرف چلیں گے۔ اس لئے جناب سپیکر، میں کہتا ہوں کہ، میرے خیال میں منسٹر صاحب بھی Agree کریں گے کہ اگر آپ اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں اور دس دن کا وہ دے دیں کیونکہ وہ کہتا ہے کہ میرے پاس چیک ہیں، کیونکہ ہم اس کو جھوٹا نہیں کہہ سکتے، کیونکہ ہاؤس میں اس کے پاس ریکارڈ ہے تو جناب سپیکر، میری توریہ کو بیسٹ ہوگی

کہ اس کو کمیٹی کے، اور آپ ٹائم دے دیں کہ زکوٰۃ کمیٹی دس دن میں بلیندرہ دن میں اس کی رپورٹ لے آئے، منسٹر صاحب بھی ساتھ بیٹھ جائیں تو یہ تو کوئی بری بات نہیں ہوگی، اس سے حکومت کی نیک نامی ہوگی کہ اگر یہ سب غلط ہے یا ممبر صاحب نے کہا یا اس آدمی نے خرد برد نہیں کیا، اس نے کچھ نہیں کیا ہے تو کم از کم دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائیگا۔ شکر یہ جناب۔

مولوی عبید اللہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: عبید اللہ صاحب! عبید اللہ صاحب۔

جناب محمود عالم: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: پہلے فلور ابھی ان کو دیا ہے، اس کے بعد آپ۔

مولوی عبید اللہ: حمد و صلوٰۃ اللہ و علی النبی ﷺ۔ جناب سپیکر صاحب، میں اس ساری بحث میں ایک بات سے انتہائی خوش بھی ہوں اور مطمئن بھی ہوں کہ کسی نامناسب ایک غلط کام کو برا کہا جا رہا ہے، یہ اپنی جگہ پہ ایک مسلم بات ہے۔ دوسری بات یہ ہے جناب، رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں "کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع" آدمی کو جھوٹا ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ سنی سنائی باتوں کو اچھالیں۔ جناب والا، آپ کی وساطت سے گزشتہ اجلاس میں میرا کونسچن تھا، میں نے کہا کہ کوہستان کیلئے کتنے پیسے زکوٰۃ کی مد میں دیئے گئے ہیں اور اس کا طریقہ کار کیا ہے؟ تو مجھے جواب ملا کہ تقریباً لاکھ بھگ ایک کروڑ اسی لاکھ روپیہ ضلع کوہستان کو آج تک زکوٰۃ کی مد میں دیا گیا ہے اور میرے اپنے پرائیویٹ ذرائع سے جب میں نے تحقیق کی تو یہ رقم جو یہاں سے گئی ہے، پشاور سے، خزانے سے گئی ہے کوہستان کیلئے، وہ ٹھیک تھی، تین کروڑ ساٹھ لاکھ روپے نہ کسی ریکارڈ میں ہیں، یہ کسی کی جیب میں جا کے نہیں وہاں پہنچتے ہیں، کسی سسٹم کے ناطے، کسی خزانے میں کچھ افسر ہوتے ہیں اور طریقہ کار ہوتا ہے، اس کے مطابق یہ پیسے چلے جاتے ہیں وہاں پہ اور یہ بات کہ تین کروڑ ساٹھ لاکھ، یہ من گھڑت اور جھوٹ ہے۔ جہاں تک یہ بات ہے کہ 419، 420 میں اپنے عبدالاکبر خان صاحب نے جس انداز سے بات کی ہے، پیر صاحب میرے بڑے محترم، میرے محبوب لیڈر بھی ہیں اور ایک سینئر ترین آدمی بھی ہیں، دیکھو ناجی، کراچی کا کوئی آدمی کسی پر الزام لگائے، اس پر ایک الزام کراچی میں ہو، دوسرا کوہستان میں ہو تو وہ کہیں گے کہ یہ کوہستان والا الزام اس لئے ٹھیک ہے کہ اس پر کراچی میں بھی اس طرح الزام تھا۔ یہ دو آدمیوں کا آپس میں Tussle ہے، 2005 میں تحصیل ناظم کیلئے ایک تھاشیر باز خان، وہ اور ایک دوسرا آدمی آپس میں الیکشن لڑے۔

اب جب الیکشن لڑے تو وہ دوسرا آدمی کامیاب ہوا۔ شیر باز نے اس کی مخالفت میں کہا کہ یہ ایک ان پڑھ آدمی ہے، یہ خلاف قانون الیکشن لڑا ہے۔ کورٹ نے اس کو ختم کر دیا۔ اب اس کے بعد اس ناظم نے شیر باز کے بارے میں کہا کہ یہ بھی ان پڑھ ہے، یہ دونوں نہیں ہونگے، تو وہ الیکشن کے غیر قانونی لڑنے پر 419، 420، یہ الگ سلسلہ ہے، زکوٰۃ کے سلسلے میں کورٹ نے کسی پر یہ الزام نہیں لگایا، زکوٰۃ کے سلسلے میں وہی ہے، ایک وزیر صاحب ہیں، ایوان کے، حکومت کے معتمد آدمی ہیں، ہم تو اسی کی رپورٹ پر، گورنمنٹ کے کسی ادارے کی رپورٹ پر ہمیں اعتراض بھی کرنی چاہیے، اگر وہ گورنمنٹ پوری جھوٹی ہے، پوری وزارت جھوٹی ہے، پورا محکمہ جھوٹا ہے تو پھر تو خدا حافظ ہے اس ملک کا، ہر ایک محکمہ اس طرح ہوگا، پھر فقط زکوٰۃ نہیں، جتنے محکمے ہمارے صوبے میں ہیں، وہ سارے کے سارے جھوٹے ہونگے۔ اگر اس طرح جھوٹا ہے تو ہر ایک جھوٹا ہے تو پھر ان کی انکوائریاں چلیں، ہر ایک محکمے پر انکوائریاں چلیں گی۔ یہ 419/420، مفتی کفایت اللہ صاحب عالم دین ہیں، آپ کو تو تحقیق کرنی چاہیے تھی، فقط سنی سنائی بات کہنے پر آپ کو جھوٹا نہیں بنا چاہیے، آپ تو اس حدیث کو پڑھے ہوئے ہیں، آپ کیلئے کافی ہے کہ سنی سنائی بات بول کر آپ کیوں جھوٹے بن گئے ہیں؟ اسی طرح اور بھی لیکن آپ تو عالم دین ہیں، ہمارے کو ہستان کے قریب بھی ہیں، آپ کو حالات معلوم ہیں، مطلب یہ ہے ہم یہاں آجاتے ہیں، بجٹ پیش ہوتا ہے، کوئی ادارہ بجٹ پیش کر لیتا ہے، محکمہ خزانہ بجٹ پیش کرتا ہے۔ وہ اگر کہے کہ دس بلین کسی محکمے کیلئے ہم نے رکھا ہے تو ہم کہیں گے کہ بھائی ٹھیک ہے، محکمہ ذمہ دار ہے، تو اسی طرح ایک کروڑ اکیاسی لاکھ کو تین کروڑ ساٹھ لاکھ بنانا، یہ میرے خیال میں ظلم ہے اور 419، 420 کی بات یہ ہے جناب سپیکر صاحب، یہ اور کسی کا کیس ہے جو کہ آپس میں دو سیاسی لوگ لڑ رہے ہیں، وہ کہتا ہے کہ تمہارے پاس ڈگری نہیں ہے، یہ کہتا ہے تمہارے پاس ڈگری نہیں ہے، وہ الگ چیز ہے اور محکمہ زکوٰۃ کے سلسلے میں اس آدمی پر 419، 420 نہیں ہے۔ میں کہنا نہیں چاہتا لیکن میں نے کہا کہ یہ بہت بڑا ظلم ہو رہا ہے کسی مظلوم پر، یہ حقائق میں اسمبلی کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ شکر یہ۔

جناب سپیکر: محمود عالم صاحب۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: محمود عالم صاحب۔

جناب محمود عالم: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، میں بھی ڈسٹرکٹ کوہستان سے ممبر ہوں تو اسی حوالے سے میں بھی چند گزارشات پیش کرونگا آپ سے کہ بات دراصل یہ ہے کہ یہاں پر مطلب ہم بات اس طرح کریں گے کہ یہاں ہمارے جو چیز مین صاحب ہیں، ضلع کوہستان کے، حقیقت یہ ہے کہ ہمارے پارلیمانی لیڈر عبدالاکبر خان صاحب نے جو بات کی ہے میں مختصر یہ کہوں گا، لمبی تقریر بھی نہیں کرونگا، میں اس کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ انکو آری جو ہے، وہ صحیح ہونی چاہیے، انکو آری صحیح طریقے سے ہونی چاہیے، میں انکو آری سے مطمئن نہیں ہوں، انکو آری سے میں مطمئن نہیں ہوں۔ چونکہ اس میں زیادہ انٹرسٹ میں نے نہیں لی ہے کیونکہ اس میں عبدالستار خان صاحب نے یہ جتنے جو کاغذات تھے، اس میں جو چیک تھے، جو جعلی چیک تھے، وہ لازمی بات ہے، وہاں سے جب بینک کا چیک ایٹو ہوا ہے، کوئی جعلی چیز تو نہیں ہوئی، تو اس کی انکو آری ہونی چاہیے اور عبدالاکبر خان صاحب ہمارے پارلیمانی لیڈر جو کہ رہے ہیں، میں نے پارلیمانی لیڈر سے مشورہ بھی کیا ہے کہ میں یہ کہوں گا کہ اس کی صحیح انکو آری ہونی چاہیے کیونکہ اتنا بڑا واقعہ جب ہوتا ہے، چونکہ یہ یتیموں کا حق ہے، غریبوں کا حق ہے، طلباء کا حق ہے اور یہ خون پسینہ ہے تو اسلئے میں کہتا ہوں کہ اس کی انکو آری صحیح طریقے سے ہونی چاہیے۔ اس کیلئے میں کہتا ہوں کہ آپ کے ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائی جائے جس میں اپوزیشن کے تین / چار ممبرز ہوں، حکومت کے تین / چار ممبرز ہوں اور جو بیورو کرہی ہے، ان کے جو افسران اس میں شامل ہوں گے، سب مل کے اس کی انکو آری کرائیں، تو یہ میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس آپ کا ٹائم، اور بھی بہت، اور بھی بہت لوگوں نے بولنا ہے۔

جناب عبدالستار خان: سپیکر صاحب! ایک منٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک گھنٹہ صرف ٹائم ہوتا ہے۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر! صرف ایک بات کرنا چاہتا ہوں، بس ایک منٹ کا ٹائم دے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ان کو تو ٹائم دے چکا۔ چلیں ایک منٹ بولیں۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔

جناب سپیکر: ایک منٹ سے زیادہ نہیں، یہ غلط روایت قائم ہو رہی ہے۔

جناب عبدالستار خان: مجھے نہایت افسوس ہے جناب سپیکر، کہ ہمارے اس ایوان کے ایک معزز رکن اور عالم دین، فاضل عالم، میرے بھائی مولانا عبید اللہ صاحب نے بڑی مفصل بات کر کے آخر جاتے جاتے اس چور کو مظلوم کہا جس کو اہل کوہستان سب چور کہتے ہیں (تالیاں) اور اس بات سے کچھ مجھے شک پڑا ہے کہ *چور کے دائرہ میں تینکا، شاید اس کا بھی ہاتھ ہو، (تمتھے) اسکی بھی *سر پرستی ہے۔ تمام کوہستان کے لوگ جانتے ہیں، تمام مظلوم جانتے ہیں کہ *اس کے بھائی کا ہاتھ ہے، اس کا بھائی اس میں برابر کا شریک ہے اور آج وہ بات ایوان کے سامنے ظاہر ہو گئی ہے، مجھے آگے اس کے اور کچھ نہیں کہنا ہے۔

مولوی عبید اللہ: جناب سپیکر صاحب، مجھے Personal explanation پر بات کرنی ہے۔
جناب سپیکر: تھینک یو، یہ Personal attack سے گریز کیا جائے اور یہ الفاظ میں حذف کرتا ہوں۔
 آپ بیٹھ جائیں، میں نے حذف کر دیئے۔

مولوی عبید اللہ: سر، دو منٹ مجھے دے دیں، صرف دو منٹ۔

جناب سپیکر: ثاقب اللہ خان صاحب۔ یہ الفاظ میں نے حذف کر لئے، آپ بیٹھ جائیں۔

جناب ثاقب اللہ خان چکنی: ڈیرہ مہربانی جناب سپیکر صاحب۔ سر، داسے دہ جی، پہ دے تاپک باندے د گھنٹے نہ زیاتے خبرے اوشوے جی، دا کیس لکہ ہاتھی پہ بدہ کول دی۔ دیکہنے زہ بہ ریکویسٹ دا کوم چہ د تولو نہ ورومبے خود فزیکل انسپکشن د پارہ As soon as possible دے ایوان نہ دوہ درے ممبران کہ وی چہ ہغوی لار شی، فزیکل انسپکشن اوکری چہ دا شتہ ہم کہ نہ جی؟ ہغے نہ پس د کمیٹی تہ حوالہ کری چہ دا پرا بلم Solve شی جی۔

جناب سپیکر: ثاقب اللہ خان صاحب! یہ آپ سب کی اطلاع کیلئے میں اس سٹیج پر۔۔۔۔۔

مولوی عبید اللہ: جناب سپیکر، مجھے ایک دو منٹ دے دیں جی۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں جی، میں نے حذف کر دیئے ہیں، آپ بیٹھ جائیں۔

مولوی عبید اللہ: سر، مجھے ایک منٹ دے دیں۔

*حکم جناب سپیکر حذف کیے گئے۔

جناب سپیکر: ایک سیکنڈ بھی نہیں، بیٹھ جائیں، ایک سیکنڈ بھی نہیں بیٹھ جائیں۔ اس سٹیج پر اس پر سوائے گورنمنٹ کی پوزیشن معلوم کرنے کے ہم آگے نہیں بڑھ سکتے۔ آپ دوسری موٹن لے آئیں اس پر۔ عبدالاکبر خان کدھر گیا؟ آپ جو کہتے ہیں، جس رول کے تحت ہم نے اس کو وہ کر لیا ہے تو اس پر خالی، اس کے علاوہ تو ہم آگے کچھ نہیں کر سکتے، اگر آپ پیر صاحب! آپ کی ٹیکنیکل بات ہے۔

سید محمد صابر شاہ: اگر ہم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے نہیں پڑھا، ہاؤس تو کچھ نہیں کر سکتا رولز کے آگے، صرف منسٹر صاحب کو آپ سن لیں پہلے، اسکی پوزیشن واضح ہو جائے۔ رول کو آپ Amend کر لیں پھر سب کچھ ہو سکتا ہے۔ جی، منسٹر صاحب، منسٹر زکوٰۃ و عشر، پلیز۔

جناب محمد زرشید (وزیر زکوٰۃ و عشر): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، زہ دیرہ زیاتہ مننہ کوم د عبدالستار خان صاحب چہ داسے اہم موضوع باندے ہغوی کوئسچن راورے دے خو یو خو خنے خبرو باندے افسوس ہم کوم چہ دیر غیر پارلیمانی لفظونہ پکبنے استعمال شول او زمونر۔ معزز چیئرمینان یا ممبران یا ہر شوک چہ وی، د ہغوی خپل عزت نفس ہم وی، د ہغوی خپل یو عزت ہم وی، د ہغوی خپل وقار ہم وی نو داسے لفظونہ او داسے خبرے کول چہ کوم دے نو ہغہ پہ داسے یو معزز خائے کبنے، یو معزز ایوان کبنے کول مناسب نہ وی۔ جناب سپیکر، د کوہستان چیئرمین خلاف چہ کوم شکایت راغلیے وو نو ہغہ د معزز رکن د طرف نہ نہ وو راغلیے، ہغہ د یو بل کس د طرف نہ راغلیے وو چہ محمد علی نوم ئے دے، د ہغوی د طرف نہ راغلیے وو او پہ ہغے باندے ما ایکشن واغستو، ہغوی ما سسپنڈ کرل او د ہغہ خائے دی زید او چہ زمونر کوم زکوٰۃ افسر وی، ہغہ مے د ہغہ خائے نہ بدل کرو او د ہغے دسترکت د پارہ ما زکوٰۃ دیپارٹمنٹ او زمونر چہ کوم انٹرنل آڈٹ افسر وی، ہغہ چہ کوم دے ما مقرر کرل چہ تاسو لا ر شی او انکوائری او کپری او وضاحت سرہ انکوائری او کپری۔ یو خل ہغوی انکوائری او کپری، بیا پہ دویم خل ما اولیبرل چہ پہ دویم خل باندے انکوائری او کپری، بالکل وضاحت سرہ او کپری۔ بینکونہ ہم او گوری ادارے ہم او گوری، خلق ہم انٹرویو کپری، د خپل دفتر ریکارڈ ہم او گوری۔ د ہغے نہ پس ہغوی چہ کوم دے دیتیل انکوائری رپورٹ راورے دے، دا دیتیل

ماسرہ پروت دے، دانہ دے شوے چہ ہغہ غبن شوے دے، ٹول بیلنس ئے ہم صحیح دے او د ہغے ہغہ Disbursement ہم شوے دے نو ہغہ ہم صحیح شوے دے، چونکہ ہیخ جواز بیا نہ پاتے کیدو خکے چہ ڈیرہ لویہ سزا ہغہ لہ مونر ورکرہ، دا ڈیرہ لویہ بدنامی دہ چہ ہغہ مونر سسپنڈ کروا دا ما یو روایت قائم کپے دے پہ ورومبی خُل باندے پہ زکوٰۃ ڈیپارٹمنٹ کبے، پہ دے صوبہ کبے چہ چرتہ نہ ہم شکایت ملاویری نوزہ ہغہ سسپنڈ کوم او د ہغہ خلاف انکوائری کوم، (تالیاں) ایکشن اخلم او زہ نن دا خبرہ پہ دے ایوان کبے کوم چہ زمونر د زکوٰۃ ڈیپارٹمنٹ کارکردگی د خلورو وارو صوبو نہ بہترہ دہ۔ پہ مرکز ہم د ہغے د ہغے دغہ کیری (تالیاں) او مونر تہ زیات نہ زیات فنڈ ہم را کوی، مونر تہ د آئی ڈی پیز د پارہ ہم فنڈز راکرل، مونر چہ سومرہ ہم 'پروپوزلز' ورکوؤ، د ہسپتالونو د پارہ فنڈز غوارو نو ہغوی مونر تہ را کوی خکے چہ زمونر کارکردگی بنہ دہ۔ زمونر تہیک تہاک Apparatus موجود دے، مونر تہیک تہاک Disbursement ہم کوؤ، تہیک تہاک ادارے ہم چلوؤ او چہ ڈیر لہ ہم شکایت ملاویری نو مونر پرے ایکشن اخلو خکے ما ہلتہ کبے دا ایکشن اغستے وو او د دے د پارہ مے اغستے وو چہ دا صحیح موجود نہ وی چہ دا انکوائری نو دوئی پرے اثرانداز نہ شی خو زہ ڈیر افسوس سرہ وایم چہ ستار صاحب بار بار پہ دے انکوائری باندے د اثرانداز کیدو کوشش کپے دے۔ مالہ ٹول خلق راغلیے دی، دا ماسرہ ریکارڈ پروت دے، چہ سومرہ مشران دی، د کوہستان جرگے راغلیے دی چہ دا سرے دے، دا مولانا صاحب بحال کرہ، ما نہ دے بحال کپے۔ ما سرہ دا محمود عالم صاحب ناست دے، د ہغوی لیک راسرہ دا دے موجود دے چہ پہ دوئی باندے چہ کوم دا Allegations دی، دا غلط دی او دا تہ بحال کرہ۔ ما ورتہ دا وئیے دی چہ ترخو پورے انکوائری نہ دہ راغلیے، تر ہغے پورے د دہ د بحالی سوال نہ پیدا کیری او چہ کلہ انکوائری راغلیے چہ پہ ہغہ باندے ہیخ ہم ثابت نہ شو نو د ہغے نہ پس ہغہ مونر بحال کروا او بحال مو د دے د پارہ کرو چہ مونر سرہ کوم فنڈ دے نو دا Lapsable دے، کہ دا فنڈ مونر Use کوؤ نہ، دا زمونر د مستحقینو د پارہ دے، دا بیا مرکز تہ واپس خئی او زمونر دا ریکارڈ دے چہ زمونر نہ یو پیسہ نہ دہ Lapse شوے۔ د درے وارو

صوبو نہ فنڈز Lapse کیبری، زمونہ نہ یو پیسہ نہ دہ Lapse شوے او دا خکہ چہ کوم دے ما بحال کرو چہ ہغہ خپل سسٹیم او چلوؤ چہ ہغہ مستحقینو تہ ہغہ خپل فنڈز اورسی او خکہ چہ ورپسے اوس بیا پہ دے بلہ میاشت کبنے فنڈ راروان دے او دا دوئی چہ د کوموسنتیرو خبرہ کوی، دا درے وارہ سنتہرے موجودے دی او دا د 2003-04 نہ موجودے دی۔ دا اوس مونہ نہ دی کرے، دا پہ 2003-04 کبنے تیر حکومت چہ خوک دلته کبنے وو، ذمہ دار وو، ہغوی دا قائمے کرے دی او وخت پہ وخت د ہغے آڈٹ رپورٹ مونہ تہ راخی۔ ہلتہ کبنے آڈٹ خی او د آڈٹ رپورٹ راخی، د ہغے ستوڈنٹس دغہ ٹول ریکارڈ موجود دے، نو داسنی سنائی خبرے دی، زہ ڈیر زیات مشکوریم چہ دا دے تہ راغلو، دے سٹیج تہ راغلو چہ ایوان کبنے پتہ اولگی چہ مونہ خہ کوؤ؟ زہ دا پہ یقین سرہ وایم چہ مونہ د غریبانانو یوہ یوہ پیسہ رسوؤ او زہ دا وایم چہ زمونہ سرہ بہترین Apparatus دے، مونہ پندرہ ہزار ستوڈنتان پہ شپہر میاشتے کبنے د تیکنیکل ایجوکیشن نہ اوباسو، لکہ مونہ تیس ہزار ستوڈنتان تہ ووکیشنل تیکنیکل ٹریننگ ورکوؤ۔ مونہ چہ کوم دے ٹول سکولونو کالجونو او یونیورسٹو تہ فنڈ ورکوؤ، مونہ جھیز فنڈ ورکوؤ، مونہ بحالی سکیم ورکوؤ۔ دا چاتہ پتہ نشتہ چہ مونہ خومرہ لویہ پیمانہ باندے سوشل پروٹیکشن ورکوؤ او پہ کومہ طریقہ باندے مونہ ارم یو او زہ ورکبنے دومرہ Involveیم، دومرہ تپوس کوم، زہ ریڈیو پاکستان تہ خم پہ میاشت کبنے، کیننم چہ خلق واورم چہ د چرتہ نہ شکایت راتہ راشی، پہ اخبار کبنے ہم چہ داسے خہ شکایت راشی نو زہ ئے نوٹس اخلم نو داسے ہیخ خبرہ نشتہ (تالیاں) ٹولہ انکوائری بالکل صفا ستہرا شوے دہ، صفا ستہرا انکوائری شوے دہ، یو یو خیز وضاحت سرہ شوے دے، دا فائل ماسرہ موجود دے او د ہغے نہ پس مونہ ہغہ بحال کرے دے۔ ہغہ مولانا صاحب، ہغہ مولانا صاحب، مولانا شیرباز خان چہ دغہ دوارہ ایم پی ایز حضرات، دوارہ مولاناگان صاحبان دی، دوئی دوارو مالہ لیکلے راکرے دی چہ ہغہ بے گناہ دے خود دوئی مانہ دی منلے، د انکوائری پہ بنیاد باندے ما واپس بحال کرے دے نوزہ دا خبرہ کوم چہ علم نہ وی چاتہ، پتہ چاتہ نہ وی نوزہ معزز اراکینو تہ وایم چہ ڈیرہ مہربانی کوئی، د میدیا ملگرو تہ وایم چہ دوئی

’نیوز‘ جو رول غواہی نو پیر صاحب زمونر ڈیر زیات دغہ دے، د هغوی د زیات کوریج لگوی، د عبدالاکبر خان صاحب هم زیات کوریج لگوی کہ د دے د پارہ کول غواہی خو د خلقو عزت نفس سرہ او هغوی سرہ لوبے کول نہ دی پکار۔
ڈیرہ مہربانی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب، جی۔

سید محمد صابر شاہ: میں انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں، بڑے اچھے انداز سے اور پہلی دفعہ میں نے ان کو سنا ماشاء اللہ، جس طریقے سے انہوں اس کیس کو ڈیفنڈ کیا ہے، یہ انکا حق بھی ہے، انکا Right بھی ہے اور انکی تقریر سننے کے بعد جناب سپیکر، یہ ضروری ہو گیا ہے کہ اگر ایک ایسی بات جو ہماری طرف سے کسی پر اگر الزام لگا ہے اور حقائق سامنے نہ آئے، ہمیں بر ملا حقیقت سامنے آئی، یہ تو ہم کو ہستان جیسے، وہ مولانا صاحب کا کیا نام ہے، ان کا۔۔۔۔۔

ایک آواز: شیر باز۔

سید محمد صابر شاہ: شیر باز صاحب سے ہم معافی مانگتے ہیں کہ ہم نے اس پہ الزام لگایا ہے لیکن حقائق جو ہیں وہ اس ہاؤس کے سامنے آنے چاہیے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ جو نوٹس میں نے دیا ہے، یہ آپ کی کمیٹی جو ہے، اس میں نہیں جاسکتا لیکن یہ کونسپن جو ہے، اس کو کمیٹی کے اندر آپ لے جاسکتے ہیں اور In case امان اللہ صاحب کی طرف سے کوئی چٹ آئی ہے تو میں یہ گزارش کرونگا کہ 240 کے تحت اس سب رول (4) کو معطل کر کے اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ سچ اور جھوٹ جو ہے، یہ سامنے آجائے، تو یہ ہماری آپ سے گزارش ہوگی۔

جناب سپیکر: جی، اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، مونر خو جی پہ دے باندے حقیقت دا دے، دا تقریباً د ایوان رائے یو شان راغلہ نو مونر۔ تول خاموشہ شو او مونرہ وئیل چہ گورنمنٹ بہ ہم د دے سپورٹ او کپری، د تولو، د اکثریتی د ممبرانو د رائے نو دیکھنے خو جی لبر یوہ خبرہ چہ ہسے ہم راشی او پکار خودا وو چہ ڈیپارٹمنٹ ہیڈ چہ دے، منسٹر صاحب هغوی خپلہ ہم وئیلے وو چہ پہ دے باندے زما خہ اعتراض دے چہ دا کمیٹی تہ لارشی او کہ کمیٹی تہ خی نو د دے

ایوان، د معزز ایوان کمیٹی به وی او که چرته مونږ د دے معزز ایوان په ممبرانو باندے اعتماد نه کوؤ چه دا به غلطه فیصله او کړی، که چرته دلته چا غلط شه پیش کړے وو چه د کمیٹی رپورٹ راشی نو هغه شه به واش شی، چه چرته بڼه کار شوه دے د هغه به ستائنه اوشی نو زه خو به دا گزارش کوم چه په دے باندے د گورنمنٹ سٹینډ نه اخلی جی او هغه د دے سره بالکل اتفاق اولری چه کله کمیٹی فیصله او کړی او بیا به په دے ایوان کښے راشی چه دا بالکل غلطه وه او دا سرے چه وو، تهپیک وو او ده دا جرم نه دے کړے نو مقصد دا دے چه کمیٹی ته نه لیرلے کپری نو دا اوس داسے دے چه لکه یو شه دے په هغه باندے ئے پرده اچولے ده۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر): سپیکر صاحب، افسوس دا کوم چه آنریبل منسټر صاحب په فلور آف دی هاؤس وائی چه ما انکوائری کړے ده او زما انکوائری چه ده هغه تهپیک ده، که دوئی ته خه اعتراض وی، پریویلج موشن د راولی چه یره دا غلط بیانی دوئی کړے ده نو دا هر یو شه چه مونږه کمیٹی ته بوخو، هغوی دا کلیئر کټ خبره او کړه چه ما یو ځل نه، دوه ځله انکوائری پرے او کړه، سسپنډ مے کړو سرے، هلته نه مے بدل کړو، د هغه نه پس بیا د کمیٹی د تگ خه مطلب شو؟ پکار دا ده چه د دوئی دا اعتماد دے چه دا غلطه انکوائری ده او دا منسټر صاحب دلته غلط بیانی نه کار اغسته دے نو پکار دا دی چه دوئی د پریویلج موشن راوروی، دیکښے دا څنگه کمیٹی ته ولے یوسو دا خبره؟ دا هر یو شه چه مونږ کمیٹی ته بوخو نو بیا اسمبلئ کښے مونږ خه د پاره ناست یو، دا منسټرانو، دا پوره سیکرټریټ، دوئی بیا خه د پاره کار کوی؟ چه هغوی پوره ډیټیل ورکوی او یو یو خبره ئے تاسو ته او کړه۔ هغوی دا هم او وئیل چه ما دوه ځله د دے انکوائری او کړه، دوه ځله، هغه سرے مے سسپنډ کړو، دوه ایم پی ایز صاحبان راغلل چه دا بحال کړه او ما اونکړو او د هغه نه پس بیا کمیٹی ته د لیرلو زما خو خه خیال نه راخی چه دا کمیٹی ته لار شی او داسے د دوئی څوک وی نو د هاؤس نه د تپوس او کړی۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: میں نے توجہ Personal explanation پر جب تقریر شروع کی تو میں نے یہ کہا کہ میں کوہستان کے ان معاملات کو نہیں جانتا، میں نے شروع میں کہا لیکن سٹار خان اور پیر صاحب چونکہ اس علاقے کے رہنے والے ہیں، انکو معلومات ہیں اور ان کی بات پر میں یقین کرتا ہوں کہ یہ جو بات کہیں گے، ٹھیک کہیں گے اور شاید پریس میں یہ بلسٹی کیلئے ان لوگوں کو ضرورت ہوگی جو سال میں ایک دفعہ کبھی پریس میں آتے ہیں۔ عبدالاکبر کو بلسٹی کی ضرورت نہیں، وہ جب چاہتا ہے پریس میں آسکتا ہے۔

جناب سپیکر: اچھا، ابھی 48 رول جو ہے اس کا (4) کیا کہتا ہے عبدالاکبر خان؟

جناب عبدالاکبر خان: سر، اب کتاب نہیں ہے میرے پاس (قلمی) آپ پڑھ لیں سر، آپ پڑھ لیں۔

جناب سپیکر: 48 کا (4) کیا کہتا ہے؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بتادیں اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر۔ اس میں سر، سب رول (4) کہتا ہے کہ “There shall be no voting nor any formal motion in the course of or at the conclusion of such a discussion، تو جیسے پیر صاحب نے کہا کہ 240 کے تحت اگر ہم اس

کو سپنڈ کر لیں پھر تو ہو سکتا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں رول کی سپنشن کی بات کر رہا ہوں۔ آپ کی بات بھی صحیح ہے اور بشیر خان نے بھی صحیح بات کی ہے، ٹھیک ہے یہ موشن Basically جو آیا ہے، یہ 48 کا آیا تو ہے کوئٹہ کی Base، اس کی Base تو کوئٹہ ہے، کوئٹہ کو تو کمیٹی کے سپرد کیا جاسکتا ہے لیکن میرے خیال میں یہ چونکہ کافی منسٹر صاحب نے جواب دے دیا ہے اور گورنمنٹ بھی اس پر وہ ہے اور پھر بھی وہ کہتے ہیں کہ اگر ان کو شک ہے کہ ہم مطلب ہے، غلط کہہ رہے ہیں اور پھر اس پر پریوینٹ موشن لے آئیں، اس کو کمیٹی کے حوالے کریں کہ اس ہاؤس کے ساتھ غلط بیانی کی گئی ہے، غلط انفارمیشن دی گئی ہے تو اس کی بنیاد پر لیکن میرا خیال ہے کہ ہاں اگر ہاؤس چاہتا ہے، اگر ہاؤس چاہتا ہے تو پھر تو ریفر کیا جاسکتا ہے کیونکہ وہ تو 240 کے تحت 48 کا (4) سپنڈ کر کے پھر اس کو ہاؤس میں Put کریں لیکن میں سمجھتا ہوں، ریکوریسٹ کرونگا کہ اگر ان کو یہ شک ہے کہ ہم نے جو بات کی ہے کہ یہ سنٹز نہیں ہیں اور منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ یہ ہیں تو پھر میرے خیال میں یہ تو بہت اچھا ہوگا کہ وہ پریوینٹ موشن لے آئیں، غلط جواب دینے پر۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اس میں اصل میں کلیئر کٹ رولز ہیں جو آپ نے Quote کیے نا، اس میں اور Difficulty بھی نظر نہیں آتی لیکن یہ دوسری جو آپ نے آپشن بتائی، پریولوج موشن کی، وہ موشن۔۔۔۔۔ (مداخلت)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر!

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میرے خیال میں۔۔۔۔۔
سید محمد صابر شاہ: میں گزارش کر رہا ہوں جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: میں نے کہا کہ جی، جو کونسیجین دیا گیا ہے اس میں سنٹرز کے نام دیئے گئے ہیں اور آزیبل ممبر کہتے ہیں کہ یہ سنٹرز ہیں ہی نہیں، انکا وجود ہی نہیں ہے تو جب وجود ہی نہیں ہے تو پھر ان میں سٹوڈنٹس کہاں سے آئے ہونگے؟ منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ ہیں، چونکہ محکمہ نے جواب دیا ہے تو اگر یہ غلط بیانی ہے، اس کونسیجین کا جواب غلط دیا گیا ہے تو اگر آپ Contest کرنا چاہتے ہیں اور آپ سمجھتے ہیں کہ آپ صحیح کہہ رہے ہیں تو کل پریولوج موشن لا کر اس کو کمیٹی کے حوالہ کر دیں، پتہ لگ جائیگا کہ یہ سنٹرز ہیں کہ نہیں ہیں، پھر اس میں سارا معاملہ اور اس سے تحقیقات بڑھ جائیں گی۔۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، جو میں نے گزارش کی کہ منسٹر صاحب ہمارے بہت قابل احترام اور قابل عزت ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی پیر صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: انہوں نے 'پروپوز' کیا کہ پریولوج موشن لائی جائے، اگر اس میں غلط بیانی سے کام لیا گیا ہو تو پریولوج موشن تو ایسی ہی ہے کہ ایک مریض جو ہے اس کو اگر آپ Simple injection لگائیں گے، ایک دوائی 'پروپوز' کر کے اور اس انجکشن سے کام ہوتا ہے لیکن مریض اس پہ Insist کرے کہ نہیں آپ نے آپریشن کرنا ہے، پریولوج موشن تو جناب، یہ کمیٹی سیدھی سادھی انکوائری کرے گی، ممبر صاحب نے جو بات کی ہے، اگر غلط ہے، ہم نے کہا ہم یہاں معافی نہیں مانگیں گے، ہم کو ہستان جا کر ان سے معافی مانگ لیں گے۔ حقائق کو تو سامنے لانے دیں، آپ کی پریولوج موشن اب یہاں پہ آئے گی، منسٹر صاحب کے خلاف پریولوج موشن ہم لائینگے، اتنی بڑی بات ہم کریں گے یا محکمے کے خلاف لائینگے، محکمے کے خلاف بھی لائینگے تو پریولوج

موشن سے تو بہتر ہے کہ اس پر انکوائری ہو، سچائی سامنے آجائے۔ اگر یہ بات حقیقت پہ ہے تو پور کو سزا دیں، اگر جو بات مولانا صاحب نے کہی ہے، وہ سچی ہے تو کم از کم ہم اپنے ضمیر کے بوجھ کو ہلکا کر سکتے ہیں۔
جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر، میں ایک بات جی، معمولی سی بات Quote کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: بس کافی ہو گیا، میرے خیال میں اس پر کافی بحث ہو چکی۔

جناب عبدالستار خان: بس ایک بات اس ہاؤس کے سامنے لانا چاہتا ہوں، اس بات کو کہ اس کے جرنل نمبر 3 میں انہوں نے کہا کہ یہ وو کیشنل سنٹر جو ہے، محمدیہ ٹیکنیکل کالج آف ایجوکیشن بشام، سریہ بات کلیئر ہے کہ بشام میرے ضلع میں نہیں آتا ہے، یہ ضلع شالنگہ کا ایک علاقہ ہے، اس وو کیشنل سنٹر کا اگر وجود ہو، میں جھوٹا ہوں پھر، Practically اگر اس کا وجود نہیں ہے، ہوائی طور پر جو لسٹ دی ہے ان لوگوں نے، میں ابھی ثابت کرتا ہوں کہ یہ بعض سکول کے ٹیچرز ہیں، طلباء Show کر کے یہ جو لسٹ ہمارے ہاتھوں میں تھمائی گئی ہے، اس میں ٹیچرز ہیں بہت سے آن ڈیوٹی، ان کو طلباء Show کر کے ان سنٹرز کا وجود نہ ہونے کے باوجود ٹوٹل حساب برابر کر کے اس کو ایک اکاؤنٹ میں جمع کر کے وہ پیسے نکالے ہیں۔ یہ میں نے ابھی ثابت کر دیا کہ یہ بشام میں ہے، یہ سنٹر جو ہے یہ کوہستان میں نہیں ہے۔ بات اس طرح نہیں ہے، وزیر صاحب کی بات میں اس لحاظ سے مانتا ہوں کہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے آپ کو کہا ہوگا، ڈیپارٹمنٹ کی بات سے اس ایوان نے اتفاق نہیں کیا تھا، انہوں نے غلط بیانی کی تھی، خود انہوں نے کہا تھا کہ طریقہ کار میں بھی غلطی ہوئی ہے، جب اس کے بعد ہم نے محسوس کیا تو یہ اس ہاؤس کے سامنے لایا، اس ہاؤس کی پراپرٹی بنا، وہ سوال اس کے بعد 419، 420 کا پرچہ میرے پاس ہے، اس کے ساتھ 468، 471 بھی ہیں، جلسازی کا اس بندے پر، جلسازی کا پرچہ ہوا ہے۔ کوئی یہاں پہ لڑنے کی بات نہیں ہے، یہ وو کیشنل سنٹر نظر آتے ہیں انسان کو، وہاں پر جا کر دیکھ لیں تو اگر وجود ہے تو ٹھیک ہے، وجود نہیں ہے تو ہم مانیں گے، اس طرح بات نہیں ہے سر، جس طرح بعض لوگوں کو بخار لگتا ہے یہاں پہ جب ہم حق بات کرتے ہیں، یہ بات واللہ بالعظیم میں سیاسی بناء پہ نہیں کتنا ہوں، کوئی میرا غرض نہیں ہے اس سے۔

جناب سپیکر: جی۔ جی، جناب بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر): دیکھیں، جیسے معزز رکن فرما رہے ہیں اور منسٹر صاحب نے ایک انکوائری رپورٹ، آپ سے کہا ہے کہ ہم نے انکوائری کرائی ہے تو میرے صرف کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم اس پریولج موشن کو پریولج کمیٹی میں اس لئے کہتے ہیں کہ جائیں کہ اگر کسی افسر نے غلط بیانی کی ہے اور وہ

اسمبلی کو یا منسٹر کو غلط گائیڈ کر رہے ہیں تو ان کو سزا ملنی چاہیے۔ اگر ایسے آپ کمیٹی میں لے جائیں گے تو اس کا تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا، تو ہم تو اپنے افسر کو جو غلط بیانی سے کام لیتے ہیں، ہم تو کہتے ہیں کہ ان کو عملاً سزا ملے گی کیوں غلط جواب دیتے ہیں؟ اس پہ تو میرے خیال میں کوئی بری بات نہیں ہے، وہ تو ہم بھی چاہتے ہیں کہ جس نے غلط بیانی کی، اگر یہ ٹھیک کہتے ہیں تو اچھی بات ہے نا، جس افسر نے غلط بیانی کی، اس کو ہم سزا دیں گے۔

جناب سپیکر: ابھی بات ایسی ہے، آپ بیٹھ جائیں جی، جس رول کے تحت آپ لوگوں نے اس کو ایڈمٹ کیا ہے وہ میں آپ کو پڑھاتا ہوں:

“Discussion on a matter of public importance arising out of answer to a question.- (1) On every Tuesday, the Speaker may, on two clear days` notice being given by a Member, allot one hour for discussion on a matter of public importance which has recently been the subject of a question, Starred or Un-starred.
(4) There shall be no voting nor any formal motion in the course of or at the conclusion of such discussion.”

It is very much clear اس پر More than one hour ڈسکشن ہو چکی ہے، اس کو میں اسی طرح Dispose of کرتا ہوں، اس پر اگر آپ دوسری موشن لانا چاہتے ہیں تو ’موسٹ ویلکم‘، آپ کا اپنا ہاؤس ہے، Any time you are most welcome. Ji, next, Abdul Akbar،

-Khan.

Mr. Abdul Akbar Khan: Janab Speaker, I beg to move under rule 194 of the Provincial Assembly of the North West Frontier Province Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, for the Constitution of a Special Committee under the chairmanship of Mr. Speaker, comprising Mr. Akram Khan Durrani, Leader of the Opposition, Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao, MPA, Haji Qalandar Khan Lodhi, MPA, Syed Sabir Shah, MPA, Mr. Bashir Ahmad Bilour, Senior Minister, Syed Zahir Ali Shah, Minister for Health, Sardar Hussain Babak, Minister for Elementary and Secondary Education. The Committee will examine Postings and Transfers Policy in Health and Elementary & Secondary Education Departments and will submit its report to the Assembly within thirty days.

Mr. Speaker: Those who are in favour of the motion may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. اس سلسلے میں جلد ہی نوٹیفیکیشن جاری کر دیا جائے گا۔

گا، The House is adjourned till tomorrow 4.00 p.m.

(اسمبلی کا اجلاس بروز بدھ مورخہ 17 فروری 2010ء سہ پہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)